

طِبِ نَبَوِی

اور

نباتاتِ احادیث



کتاب خانہ طبیب | Facebook

ڈاکٹر اقبال فاروقی

طِبِ نَبَوِی

اور

نباتات احادیث

یعنی

ارشادات نبوی میں مذکور ادویہ،
غذائیں اور خوشبوئیں

از

ڈاکٹر افتخار فاروقی

ناشر

سدرہ پبلشر، لکھنؤ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ISBN-978-81-901352-7-6

نام کتاب : طب نبوی اور نباتات احادیث

(یعنی ارشادات نبوی میں مذکور ادویہ، غذائیں اور خوشبوئیں)

نام مصنف : ڈاکٹر محمد اقصیٰ حسین فاروقی۔ سائنسٹ اور سابق صدر شعبہ

نباتاتی کیمیا۔ نیشنل یونیورسٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ 226001

Tibb-e-Nabvi Aur Nabatat-e Ahadith

(Irshadat-e-Nabvi Mein Mazkur Adwiya, Ghizaen Aur Khushbuen)

by Dr. M.I.H. Farooqi (Dr. Mohammed Iqtedar Husain Farooqi)

Retd. Scientist/Incharge, Plant Chemistry Division,
National Botanical Research Institute Lucknow

Address: C-3/2 Shahid Apartments, Golaganj,
Lucknow-226018 Tel. No. 2610683, Mob 9839901066

Rs. 150-(H.B.)



کتاب خانہ طب | Facebook

ناشر:

Sidrah Publishers

C-3/2 Shahid Apartments, Golaganj,

Lucknow-226018 Tel. No. 2610683, 9839901066

Email: mihfarooqi@sify.com

mihfarooqi@yahoo.com

انتساب



مفکر اسلام

عالیجناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی
کے نام جن کی شفقت اور حوصلہ افزائی ہمیشہ ناچیز
کے تحقیقی کاموں میں مددگار ثابت ہوئی ہے

قدر شناسی شہنشاہ مراقش: ایک مراسلہ

محترم ڈاکٹر فاروقی السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
نباتات قرآن اور احادیث کی تصنیفات موصول ہوئیں، میں دل کی گہرائیوں سے
آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان تصنیفات سے
کتنا زیادہ متاثر ہوں۔ یہ آپ کی علوم قرآنی اور علم حدیث میں دلچسپی اور ایمان کا نتیجہ ہی
ہے کہ جس کی بنا پر آپ نے یہ عظیم کام انجام دیا ہے۔ میں آپ کی اچھی صحت کی دعا کرتا
ہوں اور سائنسی تحقیق میں کامیابی کی امید رکھتا ہوں۔

فقط

شاہ محمد ششم

فرماں رواں اسٹیٹ آف مراقش

3 جون 2010

سائنسداں ڈاکٹر افتد ار فاروقی کو شاہ عمان کا ایوارڈ

تحقیق کتاب 'نباتات قرآن' کی تصنیف کیلئے

لکھنؤ۔ ریاستی راجدھانی لکھنؤ کے معروف سائنسداں اور نیشنل بائیوٹکنال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے سبکدوش ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد افتد ار حسین فاروقی کو عمان کے فرمانرواں سلطان قابوس بن سعید نے 25 ہزار امریکی ڈالر (Rs 12 Lakhs) کے انعام و ایوارڈ سے نوازا ہے۔ سلطان قابوس بن سعید نے ڈاکٹر فاروقی کو یہ ایوارڈ اور اعزاز ان کی گراں قدر تصنیف 'نباتات قرآن' (PLANTS OF QURAN) اور نباتات طب نبوی (MEDICINAL PLANTS OF PROPHETIC TRADITIONS) کے لئے دیا ہے۔ لکھنؤ کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر افتد ار فاروقی پہلے ہندوستانی سائنسداں ہیں، جنہیں عمانی سلطان نے اس اعزاز سے نوازا ہے۔ جو کہ نہ صرف لکھنؤ اور این بی آر آئی کیلئے بلکہ پورے ملک کے لئے فخر کی بات ہے۔

ڈاکٹر افتد ار فاروقی نباتات پر تحقیق کرنے والے معروف سائنسداں ہیں، ان کے 125 سے زائد تحقیقی مقالے ہندوستان اور بیرونی ممالک کے سائنسی رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں، گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کی تنظیم "یونیسکو" نے ڈاکٹر فاروقی کی تصانیف کی بنیاد پر خلیجی ممالک میں کروڑوں ڈالر پر مبنی 'قرآنی باغات' کا پروجیکٹ شروع کیا ہے، جس کے مطابق شارجہ اور قطر میں کام تیزی سے جاری ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کے بانی مولانا علی میاں ندوی مرحوم، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور مولانا کلب صادق نے 'نباتات قرآن' کو اسلامی لٹریچر میں اہم اضافہ قرار دیا ہے اسکے علاوہ سعودی عرب کے سابق وزیر اور اسلامی اسکالر ڈاکٹر اکبر ایم، اے ایمانی نے ڈاکٹر فاروقی کی اسلامک اور قرآنی اسٹڈیز کے تعلق سے کی گئی تحقیق کو صدیوں کی خلاء کو پُر کرنے والا کام قرار دیا ہے۔

(روزنامہ "سہارا"، روزنامہ "صحافت"، روزنامہ "قومی خبریں"، روزنامہ

"جاگرن" (ہندی)، روزنامہ "ہندوستان ٹائمز" (انگریزی)، روزنامہ "ٹائمز آف

انڈیا" (انگریزی) بتاریخ: 15 مارچ 2011 وغیرہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو مسلمان کوئی درخت لگائے اور اس میں (پھل یا چارہ) سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو بونے والے کے لئے وہ تاقیامت باعث ثواب (صدقہ) ہوگا۔

(راوی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ۔ مسلم)

ہاں۔ اللہ کے بندو! علاج کراؤ۔ اس لئے کہ اللہ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لئے شفا اور دوا رکھی ہے۔

(راوی۔ حضرت اسامہ۔ ترمذی)

”جب دوا کے اثرات بیماری کی ماہیت سے مطابقت رکھیں تو اس وقت اللہ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔“

(راوی حضرت جابر بن عبد اللہ۔ مسلم)

”خداے عز و جل نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کے لئے شفا نہیں بھیجی جس کے لئے شفا نہ رکھی ہو۔ جس نے جاننا چاہا اسے بتایا اور جس نے پرواہ نہ کی اسے نادانف رکھا۔“

(راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود۔ نسائی۔ مسند احمد)

”طب کو اچھی طرح نہ جاننے کے باوجود جس نے علاج کیا اور اس سلسلہ میں وہ متعارف نہ تھا۔ وہ کسی بھی نقصان کا ضامن ہوگا۔“

(راوی حضرت عمرو بن شعب۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

”کسی خالی برتن کا بھرنا اتنا برا نہیں جتنا کہ آدمی کا خالی شکم (پورا) بھرنا۔“

(مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

”انسان کی موت کے بعد اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ صرف باقی رہتے ہیں۔ صدقہ جاریہ، علم نافع، صالح اولاد۔“

(راوی۔ حضرت ابو ہریرہ۔ مسلم)

(راوی حضرت علی۔ ابن ماجہ)

”بہترین دوا قرآن ہے۔“

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

- پیش لفظ - مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی 8
- مقدمہ - ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی 11
- تاثرات - مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا کلب صادق،
حکیم عبدالحمید، سید حامد، شجاعت علی سندیلوی،
ڈاکٹر محمد الیاس، ضیاء سندیلوی وغیرہ 17
- طب نبوی - ایک نظر میں 22
- باب 1 طب نبوی - ایک ہدایت، ایک پیغام 27
- باب 2 صحیح بخاری شریف - ماخذ طب نبوی 46
- باب 3 زراعت - احادیث نبوی کی روشنی میں 48
- باب 4 ارشادات رسول بسلسلہ صحت عامہ اور علاج و معالجہ 51
- باب 5 احادیث رسول میں مذکور ادویہ 55
- کلونچی • قسط • پیلو • سناء • نیل • کاسنی • تخم رشاد • گھیکواڑ •
میتھی • کابی مستکی • عنم • مرزنجوش • درس • جرجیر • اجود •
کلفاء • اندرائین • کبر • لبتانی دیودار • طرفاء • رائی • سنوت •
• سماق • سرہ • زرگس • اظفار • عرفط • سعدان • شجر ملعونہ •

شبرم

- باب 6 احادیث رسول میں مذکور غذائیں 104
- کھجور • زیتون • انگور • انار • انجیر • بہی • لیمو • پیر • تربوز
 - کھیرا • لوکی • بینگن • چغندر • کھمبھی • ادروک • پیاز • لہسن
 - گندنا • جو • گیہوں • چاول • جوار • مسور • شہد • سرکہ • شراب
- باب 7 احادیث رسول میں مذکور خوشبوئیں 153
- مرکبی • لوبان • زعفران • اذخر • ذریہ • کافور • مہندی •
 - حنوط • مشک • عنبر • کرمالا • جنگلی پودینہ • ریحان
- ببلیوگرافی 188
 - طبی ڈکشنری 194
 - نباتات قرآن - ایک نظر میں 199

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

مولانا محمد رابع حسنی ندوی ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

قرآن وحدیث کی صداقت اور ان کے مضامین کے حکمت وعقل کے مطابق ہونے کے سلسلے میں مسلمانوں کو تو ایمان ولیقین حاصل رہتا ہی ہے خاص طور پر جبکہ ان کا مسلمان ہونے کا دارومدار بھی اس کو ماننے اور تسلیم کرنے پر ہے، اس لئے ان سے یہ کہنا کہ قرآن میں جو کہا گیا ہے وہ سچ ہے، اور جو بیان کیا گیا ہے وہ حکمت وعقل کی بات ہے اور ان سے یہ کہنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ رسول برحق ہیں، کے فرمودات بھی شک وشبہ اور نقص و کمزوری سے پاک اور حکمت وعقل کے مطابق ہیں، ایک بالکل حاصل شدہ بات ہے، قرآن مجید میں بتائی ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات میں آئی ہوئی باتوں کی عقل وعلم سے تصدیق بھی ہوتی رہتی ہے، لیکن اسی کے ساتھ قرآن اور حدیث میں انسانی زندگی، اس زمین وفضا اور کائنات عالم سے تعلق رکھنے والی بعض باتیں ایسی بھی آئی ہیں جن کو گزشتہ صدیوں میں مسلمانوں نے محض اپنے ایمان کی بنیاد پر مانا تھا، کیونکہ وہ ظاہر میں ان کے تجربہ وعلم کے خلاف معلوم ہو رہی تھیں۔ لیکن تحقیق وجستجو کا سلسلہ جاری رہا، اور ان میں سے اکثر باتوں کی بھی تصدیق تجربہ وعقل سے ہوتی گئی۔ اس طرح وہ ایمان نہ رکھنے والوں کے لئے بھی قابل قبول ہوتی گئیں، اور مسلمانوں کا ایمان مزید مضبوط ہوا۔ اور ان کا یہ یقین بڑھا کہ اسلام علم وعقل کا دین ہے اس طرح قرآن مجید اور کلام رسول کے علم وعقل کے مطابق ہونے کے سلسلہ میں بحث وتحقیق کی جو کوششیں کی جاتی ہیں وہ لائق صد تحسین ہیں، ان سے صرف یہی نہیں کہ ایمان ولیقین بڑھتا ہے بلکہ متعدد ایسے حقائق بھی سامنے آتے

ہیں جو دوسرے طریقوں سے سامنے نہیں آ رہے تھے۔

بچہ کی پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ میں اس کے ہونے کی شکمیں اور مدارجِ قرآن مجید میں جس طرح ظاہر کئے گئے ہیں وہ آج سے کئی صدی قبل ناقابلِ فہم ہو رہے تھے، لیکن اب بتدریج ثابت ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ میں قرآن مجید کا ایک ایک لفظ بالکل مطابق واقعہ ہے۔ سمندر کی موجوں کی تہیں اور دو سمندروں کے درمیان فرق و اتصال، مینھے اور کھارے پانی کا ایک دوسرے سے ربط و اختلاف، اسی طرح سورج اور چاند کی گردشوں کا فرق اور ان کے مابین تعلق و علیحدگی زمین و آسمان کا پہلے ایک ہونا پھر علیحدہ ہونا، اسی طرح زمین کی نباتات اور معدنیات کے سلسلہ کے متعدد اشارے، یہ سب اب جدید سائنسی تحقیقات کی رو سے فکر انگیز صداقتوں کے حامل ثابت ہو چکے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں حمل ٹھہرنے کے بعد کی شکل کے لئے قرآن مجید میں علقہ کا استعمال، زمین کے اوپر کی فضائی تہوں کے سلسلہ میں ازون (Ozone) جیسی شئی کے وجود کا اشارہ اور اسی طرح کی متعدد دیگر باتیں ہیں جو عصرِ جدید سے قبل سمجھ میں آنے والی نہ تھیں۔ اب سائنس سے ثابت ہو گئی ہیں۔ زمین میں پہاڑوں کا کھونٹوں کی طرح گڑا ہونا، ہر سیارہ و ستارہ کا اپنے اپنے مدار رکھنا اور ان پر گردش کرنا، شہد اور بعض دیگر اشیاء کی طبعی افادیت ہر ذی حیات کے وجود کے لئے پانی کا لازم ہونا اور اسی طرح کی چند در چند باتیں جو قرآن وحدیث میں برسمیل تذکرہ آئی ہیں جدید سائنسی تحقیقات سے بالکل صحیح ثابت ہوتی جا رہی ہیں۔ متعدد ماہرین سائنس نے قرآن وحدیث کی سائنسی باتوں کی تحقیق کو اپنا موضوع بنایا اور حقائق ثابت کئے انہی میں نباتاتی کیمیا کے ایک بڑے ماہر و محقق جناب ڈاکٹر افتخار حسین فاروقی صاحب بھی ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید میں بتائی ہوئی متعدد اشیاء کے سلسلہ میں بہت عالمانہ اور محققانہ کوشش کی ہے۔ انہوں نے اولاً نباتاتِ قرآنی پر کام کیا، اور ایسی تحقیقات پیش کیں جن سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والوں کی متعدد الجھنیں یکسر دور ہو جاتی ہیں، اور قرآن مجید نے جو بعض گہرے حقائق بتائے تھے، ان پر سے دھندلکے کا پردہ اٹھ جاتا ہے، مثلاً نباتات میں سے سدرہ، کافور اور زقوم کی تحقیق اس سلسلہ میں خاص طور پر بطور مثال پیش کی جاسکتی ہے۔

نباتات کے سلسلہ میں ان کی تحقیقات پر مشتمل کتاب ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“ اہل علم کے طبقے میں بہت مقبول ہو چکی ہے، اور قد روستائش کے لائق بنی ہے۔

اب ان کی دوسری کوشش ان دواؤں کی تحقیق جدید سائنسی معلومات و تحقیقات کی روشنی میں آ رہی ہے جن کا فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور علاج ذکر کیا گیا ہے، اس کو ڈاکٹر صاحب نے عالمانہ تحقیق اور سائنسی تجربوں کی روشنی میں واضح کیا ہے، اور یہ دکھایا ہے کہ عرصہ تک لوگ ان اشیاء کے اس طبی فائدہ کو پوری طرح سے سمجھنے سے قاصر رہے، جو اس میں مضمر تھا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا، لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ اللہ کے رسول نے جو دین و مذہب کی باتیں بتائی ہیں وہ سراً کھوں پر۔ لیکن وہ کوئی ڈاکٹر یا حکیم تو تھے نہیں، لہذا ان کی طبی رنگ رکھنے والی باتوں کا معاملہ دوسرا ہے، ان پر توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ڈاکٹر افتخار صاحب نے اپنی عالمانہ تحقیقات کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحتوں اور ان کے فوائد کا بیان کسی بھی طب کے ماہر کی بتائی ہوئی باتوں سے کمتر نہیں ہے، بلکہ اس سے فائق ہی ثابت ہوتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی ثابت کیا ہے حضور رسول خاتم المرسلینؐ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بیماریوں میں طب سے مدد لینا چاہئے اور تعویذ و عملیات کی طرف توجہ کرنے کی ہمت کھینی کی ہے جب کہ رومیوں اور مغرب کے لوگوں میں جو آج بڑے ترقی یافتہ بن گئے ہیں طب کی مخالفت کی جاتی تھی اور تعویذ و عملیات پر زور دیا جاتا تھا۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف یہ کہ فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقتوں کو ثابت کیا ہے بلکہ طبی معلومات کے ذخیرہ میں قیمتی اضافہ بھی کر دیا ہے، اس کی مثالوں کے لئے آپ کے سامنے ان کے ان مضامین کا یہ مجموعہ ہے جس میں ایسی تمام اشیاء کو سائنسی تحقیق کی روشنی میں انہوں نے واضح کیا ہے۔ جن کا ذکر صحت کے لئے ان کی افادیت کے ساتھ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس طرح کے عالمانہ و محققانہ کام سے علمی ذخیرہ میں بیش بہا اضافہ کیا ہے، میں ان کو ان کی کامیاب کوششوں پر مبارکباد دیتا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ ان کی یہ کتاب ”نباتات احادیث“ ادویہ اور غذائیں“ بھی اسی دلچسپی سے پڑھی جائے گی جس دلچسپی سے ان کی ”نباتات قرآن“ نام کی کتاب پڑھی گئی۔

مقدمہ

”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“ (انگریزی: Plants of the Quran) میری ایک تحقیق کاوش تھی جسے خوش قسمتی سے ہندوستان اور بیرون ملک کے علماء اور دانشوروں نے بہت پسند فرمایا اور سائنسی تبصروں اور خطوط سے نوازا بیشتر علماء نے اس تحقیق کو اپنے موضوع پر پہلی کامیاب کوشش سے تعبیر کیا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو علوم قرآنی کے باب میں ”مفید اضافہ“ بتایا جب کہ مولانا سید محمد رابع ندوی کی نظر میں کتاب میں دی گئی ”تحقیقات سے قرآن مجید کے تفسیر کرنے والوں کی متعدد الجھنیں یکسر دور ہو جاتی ہیں“۔ جناب ڈاکٹر عبدالہ یمنی (سعودی عرب) کا فرمانا ہے کہ ”کتاب نے علوم قرآن کے باب میں ایک ایسی خلا کو پر کیا جو صدیوں سے موجود تھا“۔

”نباتات قرآن“ کی مقبولیت عام نے مجھ میں یہ خواہش پیدا کی کہ ان نباتات پر بھی تحقیقی کام کروں جن کا ذکر احادیث میں یا توطب کے ضمن میں ہوا ہے یا پھر غذا کے طور پر کچھ نباتات کا ذکر بعض دیگر واقعات کے سلسلہ میں بھی آیا ہے۔ کئی سال کی محنت کے بعد میں اس کام کو کسی حد تک مکمل کرنے کے لائق ہو سکا ہوں چنانچہ ”احادیث میں مذکور نباتات۔ ادویہ اور غذائیں“ کے عنوان کے تحت زیر نظر کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حالیہ برسوں میں طب نبوی کے موضوع پر کثیر تعداد میں مسلم علماء اور دانشوروں کی تصنیف کردہ کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن میں علاج و معالجہ کا دینی اور روحانی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے نیز اعتقادات کے پہلو پر زور دیتے ہوئے پیغمبری دواؤں کی افادیت بیان ہوئی ہے۔ عام طور سے فرمودات رسول کو موجودہ سائنسی علم کی روشنی میں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے، جب کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی سائنس نے مسلمانوں کے اس ایمان و یقین کو تقویت پہنچائی ہے کہ قرآن وحدیث کے ارشادات میں عین حکمت وعقل کے مطابق ہیں لہذا اسلام دراصل علم

و عقل کا زین ہے۔ اس سچائی کو اب مغرب کے مورخین بھی تسلیم کرنے لگے ہیں، اور محسوس کرتے ہیں کہ ارشادات رسولؐ نے طبی علم کو حیات نو بخش کر انسانیت پر احسان فرمایا ہے کیونکہ اسلام سے قبل طبی علم تقریباً بھلایا جا چکا تھا۔ یہی نہیں طبی علاج و معالجہ غیر دینی علم تصور کیا جاتا تھا۔ مشہور مورخ ڈگلس گٹھری تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں طبی سائنس کی گہری دلچسپی اور فروغ کی اصل وجہ وہ ارشادات اور احکام تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دئے تھے۔

طب نبوی سے متعلق بعض اردو تصانیف یا مشہور عربی کتابوں کے انگریزی اور اردو ترجمے منظر عام پر آئے ہیں جن میں ادویہ کی سائنسی پہچان قابل قدر کوشش کی گئی ہے لیکن یہ کوششیں ایسی نہیں ہیں جن کو سائنسی اعتبار سے قبولیت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ بعض بہت ہی فاش غلطیاں کی گئیں۔ مثلاً زیادہ تر کتابوں میں بھی (حدیث سفر جل)، بلو بان (حدیث۔ لبان)، کندر (حدیث۔ کندر)، عواہندی (حدیث۔ عوداہندی)، ورس (حدیث۔ ورس) اور کافور (حدیث۔ کافور) وغیرہ کی شناخت ایسی نباتاتی ناموں سے کی گئی ہے جو سراسر غلط ہیں۔ ان غلطیوں کے ساتھ طب نبوی کی تصانیف نہ تو اس اہم موضوع کے شایان شان ہیں اور نہ ہی اس کا حق ادا کرتی ہیں۔ بعض تصانیف میں کچھ نامناسب خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ یہ اپنایا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج کا ذکر کرتے ہوئے اس کے سامنے موجودہ طبی علاج کو بیچ بتایا گیا ہے۔ یہ موازنہ نامناسب ہے۔ مصنفین نے یہ ملحوظ نہ رکھا کہ موجودہ طبی علم کی بنیاد وہ طبی سائنس ہے جس کو مسلمانوں نے فروغ دیا اور مسلمانوں کا طبی علم ارشادات رسولؐ کا مرہون منت ہے۔ کسی بھی دوسرے علم کی طرح طبی علم ہمیشہ ترقی پذیر ہونے والا علم ہے اور اس کے اشارے احادیث میں بکثرت ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ مغرب کے مورخین یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دور وسط میں جس جہاز پھونک کا چلن نصرانیوں اور یہودیوں میں عام تھا اسے ختم کرنے میں اسلامی نقطہ نظر بسبب طب کا سب سے اہم رول رہا ہے۔ یہ چلن نہ ختم ہوا ہوتا تو آج طبی انقلاب بھی پانہ ہوا ہوتا۔

طب نبوی کا اصل مقصد دینی مسلمانوں کو طبعی علاج کی طرف متوجہ کرنا تھا نہ کہ عام طبیبوں کی طرح دواؤں کے نسخے جات عطا کرنا۔ لہذا طب کے سلسلہ کے فرمودات رسول کو آج کل کے طبیبوں کے نسخوں کی روشنی میں پرکھنا نہ مناسب طریقہ فکر ہے۔ ابن خلدون نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ”مقدمہ“ میں اس نقطہ نظر کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

Prophet's mission was to make known to us the prescriptions of Divine Law and not to instruct us in medicine of common practice---

ابن خلدون طب نبوی کو ایک زبردست پیغام تصور کرتے ہوئے لکھتا ہے

"if one take them with sincere faith, one may derive from it the great advantage"

ابن خلدون کی نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طبی اور غیر طبی سارے علوم میں مسلمانوں کو دلچسپی لینے کی تلقین فرمائی اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا طریقہ اپنایا۔ اس ضمن میں ابن خلدون مسلم کی وہ حدیث بیان کرتا ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہے اور جس کے بموجب کھجور کے درختوں میں تاجیر (Fecundation) نہ کرنے کے مشورہ کی بنا پر پیداوار میں کمی واقع ہوگئی تو حضور اکرمؐ نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ دنیاوی معاملات میں اپنی علم اور ہانکاری کی روشنی میں کام کریں۔ اس واقعہ نے مسلمانوں میں یقیناً خود اعتمادی کا زبردست احساس پیدا کیا تھا۔

ہندوستان اور پاکستان کے بعض مصنفین نے طب نبوی کا جائزہ لیتے ہوئے جو طریقہ اپنایا ہے وہ ابن خلدون کے نظریات سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً ایک مصنف نے حضرت سعد بن وقاصؓ کی بیماری دل سے متعلق بخاری کی حدیث کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ دل کے دورہ کے لئے حضور اکرمؐ جو نسخہ حضرت سعدؓ کے لئے تجویز کیا تھا یعنی پیسی ہوئی سات کھجوریں وہ آج کل کی Bypass Heart Surgery سے کچا بہتر ہے۔

موصوف نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت سعدؓ کو کھجور کھانے کی صلاح دیتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ چونکہ وہ دل کے مرض میں مبتلا ہیں لہذا اقیف کے طبیب حادث بن کلدہ سے رجوع کریں جو ایک یہودی حکیم تھا اور بڑا ماہر بھی۔ گویا اس

حدیث میں پیغام مضمحل ہے کہ کسی بھی جان لیوا مرض میں لازم ہے کہ مریض یا اس کے متعلقین اس علاقے کے ماہر طبیب سے رجوع کر کے بہتر سے بہتر دوا اور علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

زیر نظر کتاب میں احقر نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ جن نباتات، ادویہ اور غذاؤں کا ذکر احادیث میں ہوا ہے ان کی شناخت موجودہ سائنسی علم کی روشنی میں کی جائے تاکہ لوگ ارشادات رسول کو سمجھنے میں آسانی محسوس کریں۔ یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہے اس کا فیصلہ قارئین ہی کریں گے۔ قارئین سے یہ درخواست بھی ہے کہ اس میں جو کمی یا غلطی محسوس کریں اس سے راقم الحروف کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔

اس کتاب کے لکھنے میں میرے بزرگوں اور دوستوں نے جو تعاون دیا ہے اس کا ذکر بہت تفصیل طلب ہے۔ مولانا سید رابع حسنی ندوی، مہتمم ندوۃ العلماء جو اس حقیر کے علمی اور دینی کاوشوں کی بڑی قدر فرماتے ہیں، ان کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے نہایت عالمانہ پیش لفظ تحریر فرمایا جو شامل کتاب ہے۔ ڈاکٹر ایس۔ کے جین، ریٹائرڈ ڈائریکٹر، یونیٹیکل سروے آف انڈیا، کلکتہ نے مجھے ہمیشہ ہی مفید مشوروں سے نوازا ہے اور اس کتاب میں مذکور پودوں کی نشاندہی میری راہ نمائی کی ہے۔ ان کے Introduction نے گویا مجھے سائنسی شوقیلیٹ عطا کیا ہے۔ جس کا میں نہایت ممنون ہوں۔ بزرگ محترم جناب پروفیسر شجاعت علی سندیلوی نے ہمیشہ ہی میری تحقیقی کاموں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور ہمیشہ ہمت افزائی کی ہے ان کا لکھا ہوا تعارف میرے لئے باعث مسرت ہے۔

میں جناب شجاعت علی صدیقی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے مرتب کرنے میں حسب سابق میری بہت مدد فرمائی ہے۔ میرے دوست اسی سائنسدان ڈاکٹر ایس۔ ایل۔ کپور اور ڈاکٹر پی۔ ایس۔ ایچ۔ خاں نے اس کتاب میں بیان کردہ پودوں کی Taxanomic Studies میں میری رہنمائی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ میں ان دونوں کا نہایت مشکور ہوں۔ میری اہلیہ بیگم شمع فاروقی نے مسودہ اور پروف کی تصحیح کرنے میں میری بڑی معاونت کی جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔ میں جناب محفوظ الرحمن

صاحب کا بھی شکر یہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کمپیوٹر کے ذریعہ کتابت کی اور باوجود انگریزی اصطلاحات کی مشکلات کے اس کام کو بڑی خوبی سے پورا کیا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی لائبریری سے میں نے ہمیشہ جی فیض حاصل کیا ہے۔ اس کے بھائی پین مرحوم مولانا سید مرتضیٰ صاحب نے ہمیشہ میرے ساتھ شفقت فرمائی اور علم دوستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حسب ضرورت کتابیں مہیا فرمائیں۔ مشوروں سے بھی نوازا اور خوشی کا بھی اظہار کیا کہ میں احادیث نبوی کے ایک پہلو پر سائنسی نقطہ نظر سے تحقیقی کوشش کر رہا ہوں۔ خدا مرحوم کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ندوہ کی لائبریری کے موجودہ لائبریرین جناب مولانا ہارون صاحب نے بھی ادارہ کی روایت برقرار رکھی اور کتابوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ بعض اہم عربی حوالوں تک پہنچنے میں میری معاونت کی۔ میں ان کا بطور خاص مشکور ہوں۔

اس کتاب کی تالیف میں عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین عمری کی ادبی و دینی صلاحیتوں کا بھر پور فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے عربی کتابوں کے اہم حوالوں کے اردو تراجم فراہم کئے اور احادیث سے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔ زیر نظر کتاب کی تدوین میں جن اہم تصانیف کی مدد لی گئی ہے ان کے نام ہلیو گرافی میں دے دئے گئے ہیں۔ ان تصانیف کے بعض اہم حوالوں کے صفحات کی نشاندہی متعلقہ ابواب کے آخر میں کر دی گئی ہے۔ جن احادیث کے تذکرے کئے گئے ہیں ان کا عربی متن کتاب کے آخر میں (لائبریری ایڈیشن) دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح ناموں کے ایڈکس بھی لائبریری ایڈیشن میں شامل کر دئے گئے ہیں۔

جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف طب نبوی کے ضمن میں بیان کردہ پودوں کی پہچان شامل نہیں بلکہ ہر وہ پودہ جس کا ذکر رسول کی زبان مبارک سے ہوا ہے خواہ وہ کسی بھی ضمن میں ہو اس کی شناخت کی کوشش کی گئی ہے قارئین کے علم میں اگر کوئی ایسا پودہ ہے جو مستند احادیث میں مذکور ہے لیکن یہاں شامل نہیں ہے تو درخواست ہے کہ اس بابت احقر کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کی جائے۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے

شکریہ کے ساتھ شامل کتاب کیا جاسکے۔

کتاب کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ مولانا محترم کی ذات بابرکات معاشرہ کی اصلاح اور سماج میں امن کے قیام کے لئے بڑا سہارا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مولانا نہایت شفقت فرماتے تھے اور حقیر کی تحقیقی کاوشوں کی قدر فرما کر حوصلہ بڑھاتے تھے چنانچہ زیر نظر کتاب پر بھی قبلہ محترم نے اپنے تاثرات کو قلم بند کیا تھا جو شامل کتاب ہیں اور تاجیز کے لئے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اقصیٰ ار حسین فاروقی، لکھنؤ

C-3/2 Shahid Apartments, Golaganj,

Lucknow-226018,

Tel: 0522-2210683 Mobile:9839901066

Email: mihfarooqi@gmail.com

تاثرات

1- حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

حدیث نبوی شریف میں جن نباتات کا تذکرہ آیا ہے ان میں بعض کا ان کے بھی فائدہ کے لحاظ سے اور بعض کا کسی دوسری افادیت کے ضمن میں تذکرہ ملتا ہے، اس سلسلہ میں ابھی تک اس موضوع پر انفرادی طور پر کوئی علمی و تحقیقی کتاب لکھنے کی طرف توجہ نہ یاد نہیں تھی، اس کام کے لئے ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی نے خصوصی توجہ کی، موصوف علم نباتات میں قدرت رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلامیات سے بھی تعقیق و واقفیت رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے علمی ذوق کو علم جدید کی روشنی میں اس رخ پر استعمال کیا اور اپنی علمی صلاحیت سے ان نباتات کے سلسلہ میں تحقیق کی اور قدیم و جدید علمی حوالوں کے ساتھ ان نباتات کی طبی خصوصیات پر روشنی ڈالی، انہوں نے شروع میں ایک قیمتی علمی مقدمہ بھی تحریر کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علاج معالجہ کی اہمیت پر توجہ دانی ہوئی ہے، اور آپ نے دینی کے ساتھ دنیاوی فائدے کی طرف جو اشارے کئے ہیں، ان کو فصاحت سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے یہ دکھایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو دینی و اخلاقی صلاح و خوبی اختیار کرنے کے ساتھ دنیا کی واقعی اور حقیقی ضرورتوں کا مداوا کرنے کو بھی بتایا ہے، اس میں دواؤں کا استعمال بھی ہے۔

ڈاکٹر اقتدار صاحب کا یہ علمی و تحقیقی کام بہت قابل قدر اور قابل تعریف ہے۔ انہوں نے اس سے قبل قرآن مجید میں مذکور نباتات پر تحقیقی کام کیا تھا جو کتاب کی صورت میں شائع ہو چکا ہے، اور اہل قلم سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے، ان دونوں کتابوں سے ہمارے مدارس دینیہ کے طلبہ و اساتذہ اور علوم عصریہ سے وابستہ حضرات دونوں ہی قیمتی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس سے ایک طرف حکمت نبوی کی وضاحت ہوتی ہے، اور دوسری طرف تعلیمات اسلامی کی عظمت تک پہنچنے میں مدد بھی ملتی ہے، میں ڈاکٹر صاحب کو ان کے اس شہسور اور مفید کام پر مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی علمی پیش سے زیادہ سے

زیادہ نشہ پیچھے، اور اللہ تعالیٰ ان کو اس کا صلہ دے۔

2- مولانا ڈاکٹر کلب صادق

(نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ)

ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی سائنس کے اسکالر ہیں اور یہ ان لوگوں میں جنہوں نے اپنی سائنس دانی سے اسلامی معارف کو منظر عام پر لانے میں قابل داد و ستاد کا نامہ انجام دیا ہے۔ سب سے ممتاز ہیں۔ وہ کتاب خدا اور احادیث رسول میں مذکور نباتات پر سائنسی نگاہ ڈال رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی ایک تصنیف ”نباتات قرآن“ ایک سائنسی جائزہ“ شائع ہو چکی ہے اور جو مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے پیش لفظ سے آراستہ ہے۔ قرآن کے نباتاتی جائزہ کے بعد ذی علم و دیندار مصنف نے احادیث میں نباتات کا یا ان دواؤں کا جو سرد و رکائات صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جائزہ لیا ہے اور یہ جائزہ بہت پر شمر اور مضمت بخش ہے۔ یہ دونوں کتابیں باعتبار معنی انتہائی فکر انگیز ہیں۔

3- سید حامد

چانسلر ہمدود یونیورسٹی، نئی دہلی

ڈاکٹر اقتدار فاروقی دوا ایسی تصانیف کے خالق ہیں، جو عام روش سے بہت کر نکھی گئی ہیں۔ وہ ایک سائنس داں ہونے کے ساتھ دین اسلام کے سچے پیروکار ہیں۔ ان کی اسی خصوصیات نے ان میں وہ اہلیت پیدا کی، جس کی بنا پر وہ ان سپائیوں کو عیاں کرنے میں کامیاب ہوئے جو صحیفوں میں پوشیدہ ہیں۔ اپنی تصنیفات (پلانٹس آف دی قرآن۔ میڈیسنل پلانٹس ان دی ٹریڈیشن آف پروفیٹ محمد) میں ڈاکٹر فاروقی نے ایمان اور عقل و ادراک میں توازن قائم رکھا ہے۔ انہوں نے علوم مختلف کی مدد سے جو تحقیقات پیش کی ہیں اس سے کوئی بھی قاری متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔ یہ تحقیقات مسرت بخش ہونے کے ساتھ ساتھ علم کو فروغ دینے والی بھی ہیں۔

4- شجاعت علی سندیلوی

شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی

ڈاکٹر محمد اقبال فاروقی صاحب نے ”نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ“ لکھ کر علوم قرآنی میں بیش بہا اضافہ کیا ہے اور نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک، سعودی عرب، یمن، انگلینڈ، فرانس، کینیا، امریکہ وغیرہ کے محی وادبی اور دینی ارباب حل و عقد نے ان کتابوں کی اہمیت و افادیت اور انفرادیت تسلیم کی ہے، اردو کیا دوسری زبانوں کے بھی ایسے مصنف کم ہوں گے، جن کی تحقیقات شائع ہوتے ہی عالمگیر شہرت و مقبولیت حاصل کر لیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ڈاکٹر اقبال فاروقی کو یہ شرف و سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے سائنسی جائزہ سے قرآن کریم کی عظمت و خصوصیت پر روشنی ڈالی ہے۔

ایں سعادت بزرگوار و نیست تانہ بخشد، خدا کے بخشدہ

زیر نظر کتاب ”طب نبوی (احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذا کیں)“ بھی انتہائی مفید، اہم اور معلوماتی ہے۔ اس میں مختلف عنوانات کے تحت ان نباتات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے جن کا ذکر احادیث میں ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تصنیف بھی ان کی علمی، تحقیقی، تنقیدی، دینی اور سائنسی بصیرت کی آئینہ دار ہے۔ اللہ کرے شغف قرآن شریف اور زور قلم زیادہ ہو:

”ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد“

5- حکیم عبدالحمید

(چانسلر جامعہ ہمدرد، دہلی)

ڈاکٹر فاروقی نے قرآن اور طب نبوی کے تعلق سے میڈیسنل پلانٹس پر جو یہ تالیف اہل علم خصوصاً اطباء کے لئے جس قرینے اور سلیقے سے پیش کی ہے وہ انتہائی قابل تعریف بھی ہے اور مفید بھی۔ میں آپ کو اس تصنیف کی مبارکباد دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ آپ ایسے نیک کاموں کے لئے صحت و عافیت سے رہیں۔

6- ڈاکٹر ایم اے قریشی

(ماہنامہ ”سائنس کی دنیا“ نئی دہلی)

ڈاکٹر محمد اقدار حسین فاروقی ایک قابل نباتاتی سائنس داں ہیں ان کی قابلیت کی مکمل جھلک اس کتاب میں ملتی ہے، تقریباً چوراسی نباتات کا اس میں ذکر ہے۔ ہر نبات پر تاریخی، سائنسی اور استعمال کے اعتبار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ ایک نہایت مفید معلوماتی کتاب ہے۔

7- ڈاکٹر محمد الیاس

صدر شعبہ کیمسٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

ڈاکٹر محمد اقدار حسین فاروقی نے (جو اس یونیورسٹی کے مایہ ناز اہلذہبائے ہیں) اپنے تحقیقاتی کاموں سے نہ صرف اپنا نام روشن کیا ہے بلکہ اپنی مادر علمی کا بھی نام روشن کیا ہے۔ ان کی متعدد تصنیفات اور تحقیقی مضامین سے اہل علم اچھی طرح واقف ہیں۔ خاص طور سے نباتاتی کیمیاوی سائنس سے تعلق رکھنے والے سائنس داں انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کی کتاب "Plants of Qu'ran" نے عالمی شہرت حاصل کی ہے اور اپنے موضوع پر سب سے مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اب انہوں نے طب نبوی پر موجودہ کتاب شائع کر کے ایک دوسرا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کتاب میں مربوط سائنسی دلائل کی بنیاد پر غالباً پہلی مرتبہ طب نبوی کی عظمت کو ثابت کیا ہے۔ اور اسی لئے اس نظریے کی سختی سے مخالفت کی ہے جس کے اعتبار سے لوگ طب نبوی کو حکیموں کے نسخے سے تعبیر کرتے ہیں۔ جب کہ دراصل طب نبوی نہ تو حکیم کے نسخے ہیں اور نہ ہی کوئی علاج و معالجہ کی کتاب۔ طب نبوی اصل میں ایک پیغام ہے مومنوں کے لئے کہ وہ علاج کے لئے طبی طریقے استعمال کریں اور جھاڑ پھونک سے گریز کریں۔

8- مشاہد سعید خان

(روزنامہ "اردو ایکشن" بھوپال)

اس کتاب کی اشاعت قابل تحسین ہے ڈاکٹر اقدار فاروقی نے اپنی عالمانہ تخلیقات کے ذریعہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ فرمودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان طبی وضاحتوں اور ان کے فوائد کا بیان انتہائی عظمت والا ہے۔ اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بیماریوں میں طب سے مدد لینا چاہئے۔ اور تعویذ و عملیات کی طرف توجہ کرنے

کی بہت شگنی کرنی چاہئے۔ سائنسی جائزہ پر مبنی یہ کتاب عوام الناس کیلئے بہترین نسخہ بھی ہے اور علم سے روشناس ہونے کا ایک زبردست ذریعہ بھی۔ روشن دماغی اور عقیدے کی چٹنگی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

9- ڈاکٹر سید محمد حمید الدین شرفی (روزنامہ ”سیاست“ حیدر آباد)

موضوع اور مواد کے لحاظ سے احادیث میں مذکور نباتات بہت ہی وسیع قابل قدر اور مفید کتاب ہے۔ ڈاکٹر افتخار فاروقی قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے ملت کے ہونہاروں، طلباء، اساتذہ، عصری تعلیم سے آراستہ لوگوں، سائنس اور طب سے وابستہ حضرات کیلئے خصوصاً تمام مسلمانوں کے لئے عموماً ایک گراں قدر تحفہ تحقیقی شکل کتاب دیا ہے۔ اس کتاب سے استفادہ حکمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند ہونے کی سعادتوں کا موجب ہے۔ ہر علم و دست کے ذخیرہ کتب میں اس کی موجودگی ضروری ہے۔

10- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (ماہنامہ ”تحقیقات اسلامی“ علی گڑھ)

احادیث میں مذکور نباتات کے موضوع پر یہ کتاب ایک دستاویزی اہمیت کی حامل ہے۔ اس اہم علمی خدمت پر فاضل مصنف دینی اور علمی حلقوں کی جانب سے از حد شکریہ کے مستحق ہیں، انہوں نے بجا طور پر طب نبوی کو ایک پیغام بتایا ہے۔

11- ضیاء سندیلوی (روزنامہ ”قومی آواز“ لکھنؤ) ڈاکٹر افتخار فاروقی کا یہ علمی اور تحقیقاتی کام ایسا ہے جو ہمیشہ بقائے انسانی کے لئے کام کرنے والوں کو فیض پہنچائے گا۔ اور اس سے بہت سی گتیاں اور الجھنیں بسلسلہ نباتات حل ہو سکیں گی۔

12- ڈاکٹر ابراہیم سید، صدر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل - یو ایس اے

بہترین تحقیقی تصنیفات جو قرآن وحدیث کے اہم موضوعات سے متعارف کراتی ہیں اور جو تحقیقی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔

طبی نبوی ایک نظر میں

فہرست نمبر 1

طبی اہمیت کے پودے حدیث نبوی میں
(طبی نبوی)

عربی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام	نباتی نام
حبہ السوداء	کلونجی	Black Cumin	<i>Nigella sativa</i>
قسط	کتھ	Costus	<i>Saussuria costus</i>
المسواک	ہیلو	Tooth Brush Tree	<i>Salvadora persica</i>
سنا	سنا	Senna	<i>Cassia angustifolia</i>
کتھ (وسمہ)	نیل	Indigo	<i>indigofera tictorea</i>
ہندبا	کاسنی	Chicory	<i>Cichorium intybus</i>
الشفاء	حلیم	Cress Seed	<i>Lepidium sativum</i>
صبر	کھدینکار	Aloes	<i>Aloe barbadensis</i>
حلبہ	میتھی	Fenugreek	<i>Trigonella foenumgraecum</i>
بطم	مسکی	Terebinth	<i>Pistacia terebinthus</i>
عنم	عنم	Anam	Not identified

<i>Origanum vulgare</i>	Majoram	مردہ	مرزنجوش
<i>Flemingia grahamiana</i>	Pseudo-saffron	درویں	ورس
<i>Eruca sativa</i>	Water -Cress	ترامیرا	جر جیر
<i>Apium graveolens</i>	Celery	اجمود	کرفس
<i>Portulace oleracea</i>	Purslane	کلفا	الحوماء
<i>Citrullus colocynthis</i>	Colocynth	اندراکین	حنظل
<i>Capparis spinosa</i>	Caper	کپیرا	کبر
<i>Cedrus libani</i>	Cedar	دیودار	اوز (سدر)
<i>Tamarix aphylla</i>	Tamarisk	جھاؤ	طرفاء
<i>Brassica nigra</i>	Mustard	رائی	خردل
<i>Anethum graveolens</i>	Dill	سودا	سنوت
<i>Rhus coriaria</i>	Sumac	سامگ	سماق
<i>Acacia spirocarpa</i>	Rush	سمره	سمرة
<i>Narcissus tazetta</i>	Narcissus	زگس	نوجس
<i>Not identified</i>	Izfar	اظفار	اظفار
<i>Crataegus oxyantha</i>	Hawthorn	دگھو	عرفط

Not identified	Sa,adan	سعدان	سعدان
Euphoriba resenifera	Crused-Tree	قشورہ	زقوم
Euphorbia spp	Shibrum	شبرم	شبرم

فہرست نمبر 2

غذائی پودے حدیث نبوی میں
(طب نبوی)

عربی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام	نباتی نام
تمر	کھجور	Dates	Phoenix dactylifera
زیت	زیتون	Olive	Olea europaea
عنب	انگور	Grape	Vitis vinifera
رمان	انار	P'grante	Punica granatum
تین	انجیر	Fig	Ficus carica
سفرجل	ہکی	Quince	Cydonia oblonga
اترچ	نیمو	Citrus	Citrus species
نبق	جیر	Jujube	Ziziphus mauritiana
بطیخ	تریوز	W-Melon	Cucumis vulgaris
فتا	کھیرا	Cucumber	Cucumis sativus
قرعة	لوکی	Gourd	Lagenaria siceraria
بازینجان	بیتلن	Brinjal	Solanum melongena
سلق	چندر	Beet-Root	Beta vulgaris

<i>Agaricus campestris/</i> <i>Tirmania. Terfezia sp</i>	Mushroom/ Truffle	کھمبھ	کھمبھ
<i>Zingiber officinale</i>	Ginger	ادریک	زنجبیل
<i>Allium cepa</i>	Onion	پیاز	بصل
<i>Allium sativum</i>	Garlic	لہسن	ثوم
<i>Allium ascalonicum</i>	Leek	گندنا	کراث
<i>Hordeum vulgare</i>	Barley	جو	شعیر
<i>Triticum aestivum</i>	Wheat	گہوں	حنطہ
<i>Oryza sativa</i>	Rice	چاول	ارز
<i>Sorghum vulgare</i>	Millet	جوار	ذرة
<i>Lens culinaris</i>	Lentil	مسور	عدس
Flowering Plants	Honey	شہد	عسل
Grape. Dates. Sugarcane	Vinegar	مرکہ	خل
Barley. Grape. Dates. Rice, etc.	Wine	شراب	خمر

فہرست نمبر 3

خوشبودار پودے حدیث نبوی میں

(طب نبوی)

عربی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام	نباتیاتی نام
مو	مرکی	Myrrh	<i>Commiphora mormol</i>
لبان	لوبان	Olibanum	<i>Boswellia carterii</i>
زعفران	کیسر	Saffron	<i>Crocus sativus</i>

<i>Cymbopogon</i> <i>shoenanthus</i>	C a m e l Grass	اذخر	اذخر
<i>Acorus calamus</i>	Sweet Flag	بکچہ	ذریرة
<i>Dryabalanops</i> <i>aromatica/</i> <i>Cinnamomum</i> <i>aromaticum</i>	Camphor	کپور	کافور
<i>Lawsonia inermis</i>	Henna	مہندی	حناء
<i>Aromatic Mixture</i>	Hanut	حنوط	حنوط
<i>Artemisia maritima</i>	Wormwood	کرمالا	شیخ
<i>Thymus vulgaris</i>	Thyme	ہشاء	سفتہ
<i>Ocimum basilicum</i>	Basil	پایون آسمی	ریحان
Animal/Plant Product	Musk	مشک	مسک
Animal/Plant Product	Amber	عنبر	عنبر

Images of Plants of Prophetic Traditions



Figure 5.1(a)

Image No. 1

Black Cumin *Nigella arvensis* (Arabic - *Habb al-Sauda*) (See Chapter-5/1)

Courtesy : Prof. Lytton John Musseiman



Image No. 2

Costus-*Saussurea costus* (Arabic - *Kust, Qust*)

(See Chapter-5/2)

Courtesy : Unani Harbalist



Image No. 3

Toothbrush Tree-*Salvadora persica* (Arabic - Miswak Arak)

Courtesy : Deserto Verde Burkina

(See Chapter-5/3)



Image No. 4

Senna-Cassia *angustifolia*

(Arabic - Sanna)

(See Chapter-5/4)

Courtesy : MD Idea



Image No. 5

Indigo-*Indigofera tinctoria*

(Arabic - Kulm, Wasma)

(See Chapter-5/5)

Courtesy : Zawischa

ان کو کئی اعتبار سے مکمل سمجھنا مشکل ہے۔ زیادہ تر تصانیف میں پیغمبری دواؤں کی پہچان کی بابت فاش غلطیاں کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کمی جو بیشتر طب نبوی کی کتابوں میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ مصنفین نے عام طور سے نبی کریم کی طبی ہدایات کے ان مثبت پہلوؤں پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالی ہے جن سے ساری دنیا فیضیاب ہوئی ہے۔ یورپ کے غیر مسلم مورخین کا خیال ہے اور جسے سائنس کی تاریخ کی بیشتر کتابوں میں پڑھا جاسکتا ہے کہ ساتویں صدی سے دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دلچسپی اور زبردست فروغ کی اصل وجہ پیغمبر اسلام کی وہ طبی ہدایات تھیں جو انہوں نے عام مسلمانوں کو دیں اور جن پر پوری امت نے صدق دلی سے عمل کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ساتویں صدی اور اس سے قبل کے مروجہ جھاڑ پھونک اور جادو ٹوٹا جیسے علاجوں سے بہت کم مسلمان دوا پر اتنا زور کیوں کر دیتے اور دنیا کے بہترین اسپتالوں کی بنیاد بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ، اشبیلیہ وغیرہ میں کیوں کر پڑتی اور یونانی طب کی بنیادوں پر اسلامی طب کی اہمیت کو ساری دنیا ماننے پر مجبور ہوتی ہے اور مسلمان اطباء کی ”القانون“ (Canon) اور ”الحادی“ (Continens) جیسی تصنیفات کو یورپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں میں چھ سو سال سے زیادہ عرصہ تک کیوں کر پڑھایا جاتا۔

طب نبوی کے موضوع پر کثیر تعداد میں مسلم علماء اور دانشوروں کی تصنیف کردہ زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن میں علاج و معالجہ اور روحانی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ نیز اعتقادات کے پہلو پر زور دیتے ہوئے پیغمبری دواؤں کی افادیت بیان ہوئی ہے۔ عام طور سے فراغت رسول کو موجودہ سائنسی علم کی روشنی میں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے جب کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی سائنس نے مسلمانوں کے اس ایمان و یقین کو تقویت پہنچائی ہے کہ قرآن و حدیث کے ارشادات عین حکمت و عقل کے مطابق لہذا اسلام دراصل علم و عقل کا دین ہے۔ اس سچائی کو اب مغرب کے مورخین بھی تسلیم کرنے لگے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ ارشادات رسولؐ نے طبی علم کو حیات نو بخش کر انسانیت پر احسان فرمایا ہے۔ کیونکہ اسلام سے قبل طبی علم تقریباً بھلایا جا چکا تھا۔ یہی نہیں طبعی علاج و معالجہ غیر دینی عمل تصور کیا جاتا تھا۔ مشہور مورخ ڈگلس گرتھری (Arab Medicine)

تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں طبی سائنس کی گہری دلچسپی اور فروغ کی اصل وجہ و ارشادات اور احکام تھے جو رسول اکرمؐ نے مسلمانوں کو دئے تھے۔

طب نبوی سے متعلق بعض اردو تصانیف یا مشہور عربی کتابوں کے انگریزی اور اردو ترجمے منظر عام پر آئے ہیں جن میں ادویہ کی سائنسی پہچان کی قابل قدر کوشش کی گئی ہے لیکن یہ کوششیں ایسی نہیں ہیں جن کو سائنسی اعتبار سے قبولیت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ بعض سائنسی غلطیاں بہت واضح ہیں۔ مثلاً زیادہ تر کتابوں میں مکی (حدیث۔ سفر جمل) لوہان (حدیث، لہان) کنذر (حدیث، کنذر) عود (حدیث، عود الہندی) ورس (حدیث، ورس) اور کافور (حدیث، کافور) وغیرہ کی شناخت ایسی ناپائیدار مسموں سے کی گئی ہے جو سراسر غلط ہیں۔ ان غلطیوں کے ساتھ طب نبوی کی تصانیف نہ تو اس اہم موضوع کے شایان شان ہیں اور نہ ہی اس کا حق ادا کرتی ہیں۔ بعض تصانیف میں کچھ نامناسب خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج کا ذکر کرتے ہوئے اس کے سامنے موجود طبی علاج کو بیچ بتایا گیا ہے۔ یہ موازنہ نامناسب ہے۔ مصنفین نے طوطا نہ رکھا کہ موجودہ طبی علم کی بنیاد وہ طبی سائنس ہے جس کو مسلمانوں نے فروغ دیا اور مسلمانوں کا طبی علم ارشادات رسولؐ کا مرہون منت ہے۔ کسی بھی دوسرے علم کی طرح طبی علم ہمیشہ ترقی پذیر ہونے والا علم ہے اور اس کے اشارے احادیث میں بکثرت ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ مغرب کے مؤرخین یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دور وسطیٰ میں جس جھاڑ پھونک کا چلن نصرانیوں نے اور یہودیوں میں عام تھا اسے ختم کرنے میں اسلامی نقطہ نظر بہ سلسلہ طب کا سب سے اہم رول رہا ہے۔ یہ چلن نہ ختم ہوا ہوتا تو آج کا طبی انقلاب بھی پانا ہوا ہوتا۔

طب نبوی کا اصل مقصد و مدعا مسلمانوں کو طبی علاج کی طرف متوجہ کرنا تھا نہ کہ عام طبیعوں کی طرح دواؤں کے نسخہ جات عطا کرنا۔ لہذا طب کے سلسلہ کے فرمودات رسولؐ کو آج کل کے طبیعوں کے نسخوں کی روشنی میں پرکھنا نامناسب طرز فکر ہے۔ ابن خلدون نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ”مقدمہ“ میں اس نقطہ نظر کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے: (ترجمہ)

Prophet's mission was to make known to us the prescriptions of Divine Law and not instruct

us in medicine of common practice

ترجمہ: رسول کریم کا پیغام خدا کی قانون کا ہم تک پہنچانا تھا کہ عام طبی نسخوں کو بتانا۔

ابن خلدون طب نبوی کو ایک زبردست پیغام تصور کرتے ہوئے لکھتا ہے: ترجمہ:

if one take them with sincere faith, one may derive from them great advantage

ترجمہ: اگر کسی میں ایمان مکمل ہے تو وہ ان سے (طب نبوی) فیض حاصل کر سکتا ہے۔

ابن خلدون کی نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طبی اور غیر طبی سارے علوم میں مسلمانوں کو دلچسپی لینے کی تلقین فرمائی اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا طریقہ اپنایا۔ اس ضمن میں ابن خلدون مسلم کی وہ حدیث بیان کرتا ہے جو حضرت انس سے مروی ہے اور جس کے بموجب کھجور کے درختوں میں تاثیر (Fecundation) نہ کرنے کا مشورہ کی بنا پر پیداوار میں کمی واقع ہوگئی تو حضور اکرمؐ نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ دنیاوی معاملات میں اپنے علم اور جانکاری کی روشنی میں کام کریں۔ اس واقعہ نے مسلمانوں میں یقیناً خود اعتمادی کا زبردست احساس پیدا کیا تھا۔

ہندوستان اور پاکستان کے بعض مصنفین نے طب نبوی کا جائزہ لیتے ہوئے جو طریقہ اپنایا ہے وہ ابن خلدون کے نظریات سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً ایک پاکستانی مصنف نے حضرت سعد بن وقاصؓ کی بیماری دل سے تعلق بخاری کی حدیث کو بیان کرتے ہوئی تحریر فرمایا کہ دل کے دورہ کے لئے حضور اکرمؐ نے جو نسخہ حضرت سعدؓ کے لئے تجویز کیا تھا یعنی پیسی ہوئی سات کھجوریں وہ آج کل کی Bypass Heart Surgery سے کچا بہتر ہے۔ موصوف نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت سعد کو کھجور کھانے کی صلاح دیتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ چونکہ وہ دل کے مرض میں مبتلا ہیں لہذا ثقیف کے طبیب حارث بن کلدہ سے رجوع کریں جو ایک یہودی حکیم تھا اور بڑا ماہر بھی۔ گویا اس حدیث میں پیغام مضمحل ہے کہ کسی بھی جان لیوہ مرض میں لازم ہے کہ مریض یا اس کے متعلقین اس علاقے کے ماہر طبیب سے رجوع کر کے بہتر سے بہتر دوا اور علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

ساتویں صدی اور اس سے قبل افریقہ اور ایشیا کے سارے علاقوں میں جہاں رومیوں یا

بازنطیوں کا اقتدار تھا طب سے شدید نفرت پائی جاتی تھی اور دینی اعتبار سے کسی مرض کے لئے دوا کے استعمال کو نامن سب عمل تصور کیا جاتا تھا۔ مرض پر قویہ پانا یا اس سے چھٹکارا دلانا صریح کاکومر نہ تھا بلکہ یہ فریضہ کاکہنوں، جادوگروں یا چھرمہدات کاکہنوں میں رہنے والے دینی رہنماؤں کا تھا۔ بعض یورپین مؤرخین نے لکھا ہے کہ رومن سلطنت کے زوال کے بعد کئی موسام تک کلیسیا نے یونانی طبی علم کو جاہلیت (Heathen) سے تعبیر کر کے الجادوتایا اور اس مرض کے علاج کے لئے صرف روحانی علاج کی اجازت دی۔

علاج معجزہ کے سلسلہ میں یورپ کا حال فارس، عراق، شام، مصر کے حال سے زیادہ خراب تھا۔ ہاں قسوائے جادو، نوٹا اور گنڈو تعویذ کے مرض سے نجات پانے کاکوئی دوسرا طریقہ ہی نہ تھا۔ صحیح علاج کرنے والے سزا کے مستحق قرار دئے جاتے۔ ڈونلڈ کیمبل (Donald Cambell) نے اپنی کتاب Arabian Medicine-1926 میں یورپ کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :

During the period of Islamic Science, Europe was in Dark Ages and evils of pedantry, bigotry, cruelty, charms, amulets and relics were common there.

ترجمہ : اسلامی سائنس (کے فروغ) کے دور میں یورپ تاریکی کے دور سے گزر رہا تھا۔ جہل کی برائیاں، شرپن، ظلم، جادو، نوٹا اور تعویذ عام تھے۔

کیمبل کے نزدیک یورپ میں ظلم سے بیزاری کی اصل وجہ کیمساکاروں کا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ :

Christian Church helped in lowering further intellectual depths in Europe during dark Ages.

ترجمہ : عیسائی کلیسا نے یورپ کی علمی سطح (ماحول) کومزید گرانے میں مدد کی۔

یورپ کی جاہلیت کے ماحول کا تذکرہ کرنے کے بعد کیمبل عیسائیت اور اسلام کاموازنہ پے سلسلہ طب ان الفاظ میں کرتا ہے :

While Christianity was still in dark Age, the Arabic scholars of Islam began to display

remarkable activity in the department of medicine.

ترجمہ : جن دنوں یونانی دنیا تاریک دور ہی سے گزر رہی تھی اس وقت اسلام کے عالموں نے علم الطب میں حیرت انگیز سرگرمی کا مظاہرہ شروع کر دیا۔

چارل سارٹن کے خیالات کیسبل کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ Medicine was more of a magic than medicine before Islam. (History of Science-1927)

ترجمہ : اسلام سے قبل دوا کے معنی جادو کے تھے نہ کہ اصل دوا کے۔

یورپ میں علاج و معالجہ کے لئے کلیسیا کی مخالفت لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کے پیش نظر ڈی بوئر (Deboire) نامی دانشور یہ لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے :

Muslims made science secular, free from dogmos (Islamic Thought-1937)

ترجمہ : مسلمانوں نے سائنس کو فرسودہ اعتقادات سے پاک کر دیا۔

ڈگلس گتھری (Douglas Guthrie) نے رومن اور بازنطین کے علاقوں میں طبعی طریقہ علاج کے خلاف عام رجحان کی بہت سی مثالیں دیں ہیں اور تحریر کیا ہے کہ اگر کوئی طبعی علاج کیا بھی جاتا اور اس سے فائدہ ہوتا بھی تو تاثر یہ دیا جاتا کہ کامیاب علاج دعا کا نتیجہ ہے نہ کہ دوا کا۔

امراض کو تقدیر الہی سمجھ لینا اور اس کے لئے علاج کو غیر ضروری سمجھنا ایک ایسا طرز فکر تھا جو رومن سلطنت میں عام تھا اور کہا جاتا ہے کہ یہی منفی طرز عمل اس کے زوال کا سبب بنا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک زبردست ملیریا کی وبا نے رومن سلطنت کی کافی آبادی کو موت سے ہلکان کر دیا۔ لاکھوں افراد دماغی اور جسمانی اعتبار سے مفلوج ہو گئے۔ سلطنت کا ڈھانچہ گرنے لگا لیکن صورت حال پر قابو پانے کے لئے کوئی طبعی طریقہ نہ اپنایا گیا۔ کیونکہ ایسا کرنے کو دین کی مخالفت سمجھی گئی۔

غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس دور میں سارا عالم بالعموم دنیا اور عرب دنیا بالخصوص طب یا طبی علم سے بے خبر ہی نہ تھی بلکہ اس پر اعتقاد و دین کی ضد تصور کرتی تھی۔ پانچویں صدی عیسوی قبل مسیح کا یونانی طبی علم تاریکیوں میں کھو چکا تھا۔ بقراط (Hippocrates) کا کوئی نام لیوا نہ تھا۔ ایسے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

طب، دوا و علاج، صحت و تندرستی، صفائی و ستھرائی اور پاکی کے لئے انتہائی ہدایات عطا فرمائیں۔ دوا و دفسوں کاری کے رشتہ کو توڑنے کا مشورہ دیا۔ امراض کے تدارک کے لئے طبعی علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔ ہا معنی دعا کی اجازت دی لیکن بے معنی جھاڑ پھونک کی مخالفت فرمائی۔ دعا سے قبل مناسب دوا کا راستہ اپنانے کی تلقین کی۔ مرض کو اور مرض کے علاج دونوں کو تقدیر الہی سے تعبیر کیا۔

واضح رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج و معالجہ کے لئے جو ہدایات دیں ان پر خود بنفس نفیس عمل کر کے امت کے لئے مثالیں قائم فرمادیں۔ مختلف مواقع پر ضروری طبی مشورے دیئے۔ سنن ابوداؤد میں ایک روایت بیان ہوئی ہے جس کی رو سے حضرت سعد بن وقاصؓ کو سینہ میں شدید درد کی شکایت ہوئی تو حضور اکرمؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے حال معلوم کیا اور حضرت سعدؓ کے سینہ پر اپنا مہر مریمؑ ہاتھ رکھا۔ حضرت سعدؓ کا فرمانا ہے کہ نبی کریمؐ کے ہاتھ رکھنے سے ان کے سینے میں شندک محسوس ہوئی گویا وہ ٹھیک ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ ایک پیغمبر اپنی امت کے کسی بیمار فرد پر ہاتھ رکھ دے تو اس کا کیا سوال کہ وہ مریض فوراً صحت یاب نہ ہو جائے اور یہ معجزہ کسی نبی، کسی پیغمبر کے لئے بڑی بات بھی تو نہیں لیکن پیغمبر اسلامؐ اس موقع پر کسی معجزاتی علاج کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے حضرت سعدؓ کو طبعی علاج کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ مشورہ یقیناً آئندہ نسلوں کے لئے پیغام ثابت ہوتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ چونکہ انہیں (سعدؓ) دل کی تکلیف (دورہ) ہے اس لئے اچھے طبیب سے رجوع کیا جائے اور جس طبیب سے رجوع کرنے کا مشورہ مرحمت فرماتے ہیں وہ حارث بن کلدہ نامی شخص تھا جو شقیف کا باشندہ تھا۔ اس نے طب کا فن ایران کے مشہور شہر شاپور میں حاصل کیا تھا اور عقیدہ کے اعتبار سے ایک یہودی تھا۔ ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ اس نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ حضور اکرمؐ اس کے یہودی ہونے اور ماہر فن ہونے سے خوب واقف تھے۔ غرضیکہ حضرت سعدؓ کا علاج حارث کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں اور ایک عرصہ تک اسلامی افواج کی قیادت فرماتے ہیں۔ عراق و فارس کی مہم سر کرتے ہیں۔ ابوداؤد کی حدیث جس میں حضرت سعدؓ کی بیماری اور علاج کا ذکر ہے وہ اس طرح بیان ہوئی ہے:

ترجمہ : میں ایک مرض میں گرفتار ہو گیا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرض عیادت تشریف لائے۔ آپ نے دست مبارک میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھا۔ مجھے آپ کے سرمے میں ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس ہوئی آپ نے فرمایا تم دل کے مریض ہو اس لئے حارث بن کلدہ شقی سے رجوع کرو کہ وہ ایک ماہر طبیب ہے۔ ویسے سات دو مجھ کو یہ حدیث کی لئے اور خطی مسیت میں لکھا لو۔ (راوی۔ حضرت سعد بن وقاص)

اگرچہ بالا احادیث کا اگر فور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ حضرت سعد کے لئے صرف ایک علاج ہی نہیں بلکہ ایک پیغام ہے پوری امت کے لئے کہ جب بھی کوئی فرد کسی شدید مرض میں مبتلا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے قرب کے کسی ماہر طبیب سے رجوع کرے۔ طبیب کا صرف ماہر ہونا شرط ہے۔ اس کا دین اور نسل اور قومیت کیا ہے اس کا کوئی واسطہ علاج سے نہیں۔ آج کی دنیا میں یہ مشورہ شاید لوگوں کو نیا نہ معلوم پڑے لیکن ساتویں صدی کے پس منظر میں جب کہ طب اور طبیب کے کوئی معنی نہ تھے۔ اس مشورہ کو انقلابی طبی مشورہ کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔

طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت رسول کا ایک ہی واقعہ نہیں ہے بلکہ اس ضمن میں کئی احادیث ملتی ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت سعد کو حارث بن کلدہ نے جو نسخہ تجویز کیا اسے حضورؐ نے پسند فرمایا۔ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے اور یوں بیان ہوا ہے :

مکہ معظمہ کی فتح کے بعد حضرت سعد بن وقاصؓ یہاں ہوئے تو حارث بن کلدہ حکیم نے ان کے لئے ایک دوا تیار کرنے کی ہدایت کی جس میں تھا کہ کھجور، جو کا دلیا اور میتھی پانی میں اُبال کر مریض کو نہار منہ شہد ملا کر گرم گرم پلایا جائے۔ یہ نسخہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے اسے پسند فرمایا اور مریض کو شفا ہو گئی۔ الجوزی نے اس واقعہ کی مزید تفصیل بتاتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ ”حارث بن کلدہ کو بلایا گیا (نبی کریمؐ کے مشورہ پر) اس نے دیکھ کر کہا کہ خطرہ کی بات نہیں ہے۔ ان کے نسخہ میں میتھی کو شامل کیا گیا۔ تو یہ شفا یاب ہو گئے۔“

بعض احادیث سے اس بات کا واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے صحابی جب بھی آپ کے زبان مبارک سے کسی مریض کے لئے طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت سنتے تو

قدر سے آجب میں پڑ جاتے اور کبھی دریافت بھی کر لیتے۔ یہ آپؐ فرماتے ہیں: ”یہ جانا لیجئے“
حضرت عمرو بن وہبانؓ کی سند سے ایک حدیث اس طرح بیان ہوئی ہے:

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپؐ نے فرمایا: ”طیبہ کو بلا کر انہیں دیکھاؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا: ”اب وہاں کس سے آپؐ فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں (راوی حضرت عمرو بن وہبانؓ۔ ابوداؤد)۔

امام مالک کی موطا میں بھی اسی موضوع پر ایک حدیث حضرت زید بن اسلمؓ سے مروی ہے جس کے مطابق نبیؐ کے مبارک دور میں ایک شخص کو زخم آ گیا تو آپؐ نے فواکش یا طرب کو بلا لیا۔ اس وقت آپؐ سے پوچھا گیا ”یا رسول اللہ کیا طلب میں بھی شریک ہے۔“ (مسند ابوفی لطلب خیر یا رسول اللہ) تو آپؐ نے فرمایا ”جس نے یہ دینی نازل کی ہے۔“ اسی نے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔“

طب میں خیر کا پیغام موطا کی اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی ملتا ہے۔
بخاری، مسلم وغیرہ میں ملتی ہیں۔ ان میں سے چند میں درج ہیں:

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی جس کی شفا پیدا کی ہو۔

(راوی۔ حضرت ابو ہریرہؓ بخاری۔ مسلم)

(۲) ترجمہ: سبحان اللہ۔ اللہ نے زمین میں کوئی مرض نہیں اتارا مگر یہ کہ اس کے لئے

شفا بھی رکھی ہے۔ (راوی۔ انصاری صحابی۔ مسند احمد)

(۳) ترجمہ: ہاں اللہ کے بندو۔ علاج کراؤ۔ اس لئے کہ اللہ نے جو بیماری پیدا کی

ہے اس کیلئے شفا اور دوا بھی رکھی ہے۔ سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے پوچھا اللہ کے رسولؐ کے وہ کیا بیماری ہے۔ فرمایا یہ عیاض۔ (راوی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

(۴) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو جو چیزیں اتاری ہیں اور ہر

بیماری کی دوا رکھی ہے۔ لہذا تم علاج کرو اور حرام چیزوں سے نہیں۔ (راوی۔ حضرت ابوداؤد۔ ابوداؤد)

حضور اکرمؐ جن اخلاقی کاموں پر زور دیتے تھے ان میں بیمار کی عیادت خاص طور سے

شامل تھی۔ آپ خود بھی لوگوں کی عیادت کو ضرور تشریف لے جاتے۔ بخاری میں حضرت موسیٰ اشعری سے منسوب حدیث کے مطابق آپ نے فرمایا :

ترجمہ : بھوکے کو کھانا کھاؤ۔ بیمار کی عیادت کرو۔ غلام کو آزاد کرو۔

اسی موضوع پر حضرت سہیل بن حنیف روایت کرتے ہیں کہ :

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکینوں کی عیادت فرماتے اور ان کے حالات دریافت فرماتے۔ (نسائی۔ موطاء امام مالک)

عیادت کے دوران مریض سے خوش کن باتیں کرنے کی اہمیت بھی اس حدیث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جو ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے :

ترجمہ : جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اسے زندگی کی امید دلاؤ۔ یہ چیز ہونے والے واقعے کو روک تو نہیں لے گی البتہ وہ اس سے خوشی محسوس کرے گا۔

کسی مرض کے لئے دوا کا صحیح اور ضروری استعمال ہر انسان کا فرض ہے لیکن دوا سے شفا بخشا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا :

ترجمہ : جب دوا کے اثرات بیماری کی ماہیت سے مطابقت رکھیں تو اس وقت اللہ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔ (راوی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ۔ مسلم)

احادیث نبوی سے صاف نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دعا سے قبل مریض یا اس کے متعلقین پر واجب ہے کہ وہ صحیح دوا کا انتظام کرے اور انسان کی یہی خواہش نئی دواؤں کی ایجاد کی محرک بنتی ہے۔ جو شخص دوا کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے وہی

مرض میں افادہ یا اسی سے ازالہ کا مستحق ہوتا ہے اور کسی مرض کو لا علاج سمجھ کر عمل اور کوشش و جستجو سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں فرماتا۔ اسی لئے تو رسول خدا نے فرمایا :

ترجمہ : خدائے عزوجل نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کے لئے شفا نہ رکھی ہو۔ جس نے جانتا چاہا اسے بتایا اور جس نے پرواہ نہ کی اسے ناواقف رکھا۔ (راوی۔ حضرت

عبد اللہ بن مسعود مستد احمد۔ نسائی)

طب نبوی کے ضمن میں نہ جانے کتنی احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہر انسان مرض کے ظاہر ہونے کے فوراً بعد اس کے تدارک کے لئے طبی طریقہ اپنائے پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آپ کی زندگی کے نہ جانے کتنے واقعات بیان ہوئے ہیں جن کے مطابق جب بھی کوئی شخص حاضر ہوتا اور کسی مرض کی شکایت کرتا تو آپ یا تو اسے کوئی دوا بتاتے یا کسی طبیب سے رجوع کرنے کی صلاح دیتے۔ حضرت ام قیس روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو حضمہ کی غلہ مست میں لے گئیں۔ بیٹے کے حلق میں تکلیف تھی اور تکلیف رفع کرنے کے لئے اس کا کھانا دیا گیا تھا۔ نبی کریم نے بڑے کدو کچھ کر قندارے ناگواری سے فرمایا۔

ترجمہ : اپنی اولاد کو حلق دبا کر افیت نہ دو۔ عود البندی استعمال کرو۔ (بخاری)

اسی موضوع پر ایک دوسری حدیث اس طرح ہے۔

ترجمہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے یہاں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور کان سے خون نکل رہا تھا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ جواب ملا کہ بچہ کو عذرہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ”اے خواتین تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل کرتی ہو۔ کسی بچہ کو حلق کا عذرہ ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط الہندی کو رگڑ کر اسے چٹا دو۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔ (راوی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ۔ مسلم)

کتنے غور و فکر کا مقام ہے کہ جغیر اسلام کے پاس لوگ آتے ہیں اپنی تکلیف بتاتے ہیں اور آپؐ ان کو طبی علاجوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ آپؐ کے اس وضع کا اس وقت کے لوگوں پر کیا اثر ہوا ہوگا اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اور پھر خاص طور سے جب کہ ایسے واقعات چند نہ ہوں بلکہ متعدد ہوں۔ جب کوئی معدہ کی خرابی کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے جو (عربی۔ شعیر) کا حریرہ (تلبینہ) استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے۔ کبھی آپؐ کھونجی (عربی۔ حب السوداء) کے استعمال پر زور دیتے تو کبھی سنا اور کاسنی (عربی۔ ہندبا) کے طبی فوائد بیان فرماتے۔ کھجور (عربی۔ تمر) صحت کے لئے انتہائی مفید بتاتے۔ غذا کے طور پر سرکہ اور شہد کے فوائد سے آگاہ فرماتے۔ زیتون اور مسواک (اراک) کے نفع کی اطلاع دیتے۔ درس۔ شہرم۔ حنا۔ حلبہ (میتھی) ذریعہ، مرزنجوش، الوہ، شج، سفرجل، صتر، قسط وغیرہ نا جانے کتنی

اور جب آپؐ نے حضورؐ نے شفا پائی۔ ان دواؤں کو تجویز کرنے کے علاوہ آپؐ ماہر اطباء سے منتخب دواؤں کا علم حاصل کرنے کی تلقین فرماتے۔ گویا کہ ہر دوا جو تجربہ سے نفع بخش ثابت ہو اس کے استعمال کی اجازت آپؐ نے متوجہ ہونے کا مشورہ فرمایا۔ آپؐ نے قیامت کے طریقوں (پہنچنے کے طریقوں) اور قصہ کھلانے کے طریقوں سے بہ وقت ضرورت فائدہ اٹھانے کے لئے حکم کیا۔ (حکومت میں کرنے کے لئے داغ لگانے) (Cautery) کی بھی اجازت دی لیکن اس تکلیف دہ طریقہ سے اس تک کہ ہونے پر میز کی بھی تاکید کی اور فرمایا کہ وہ بذاتِ خود اس علاج کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ساری باتیں ثابت ہے کہ مسلمانوں میں آہستہ آہستہ اس علاج کو ترک کرو، اگر الجوزی نے طبِ نبویؐ میں تحریر کیا ہے: ”نبی کریمؐ ہمارے لئے جہانِ نبوت اور داغ لگانے کے معانات میں بدقالی و بد شگون کی پسند فرماتے اور ان قسم میں بخاری و مسلم اس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے:

ترجمہ: کہ وہ لوگ وہی ہیں جو ہمارے چھوٹے نہیں کرتے۔ نہ داغ دلاتے ہیں۔ نہ بد شگونی و بدقالی کے قائل ہیں۔ بلکہ اپنے خدا پر پوری طرح بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔

جراحی آج کل انتہائی ترقی یافتہ علم سمجھا جاتا ہے اور علاج میں ایک اہم مقام رکھتا ہے حالانکہ دورِ قدیم میں ازمنہ و سطنی میں اسے عزت و وقار کے ساتھ نہ دیکھا جاتا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ نے کئی موقعوں پر جب دوا کو بے اثر محسوس کیا تو جراحی کا مشورہ دیا۔ اس سلسلہ کی دو احادیث الجوزی نے اپنے طبِ نبویؐ میں شامل کی ہیں۔ پہلی حدیث جو حضرت علیؓ سے مروی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریمؐ ایک شخص کی عیادت کو گئے۔ مریض کے پشت پر درم تھا جس میں مواد پڑ گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”اس کی جراحی کر دو“۔ چنانچہ اس مریض کی جراحی کر دی گئی اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ”میں عملِ جراحی کے دوران موجود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ کرتے رہے“۔ الجوزی نے جو دوسری حدیث بیان کی ہے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منسوب ہے اور جس کے مطابق حضور اکرمؐ نے ایک طبیب کو مریض کا چھٹ شتہ کے پانی نکالنے کا حکم دیا۔ جراحی سے متعلق یہ دونوں احادیث حضور اکرمؐ کا جراحی کے لئے ضرورت اور اجازت کا اشارہ دیتی ہیں۔ ان ہی اشاروں کی روشنی میں

مسلمان طبیبوں نے عمل جراحی میں اتنی ترقی کی کہ گردہ کی پتھری وغیرہ کے کامیاب آپریشن
کے۔۔۔ منس کے مورخین کا بھی خیال ہے کہ بارہویں صدی کے بعد ابوالقاسم بن ابی اسحاق
ابن زہرہ جیسے جدید بنوں کے توسط سے بنی یورپ میں علم جراحی کو فروغ حاصل ہوا اور اسے
ایک باعزت فن کا درجہ دیا گیا اور نہ تو اس سے قبل جراحی ایک قابلِ غرے کا متعہ کیا جاتا تھا
جسے صرف حجام انجام دیتے تھے۔ دواؤں کی افادیت کو محسوس کرانے اور ان کے لازمی
استعمال کی ضرورت جتانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے لحاظ
ہونی معنویت رکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ آپ اپنی امت میں طبی دواؤں کے
استعمال کا عام رجحان چاہتے تھے۔ مثلاً کھونٹی کے لئے آپ نے فرمایا ”یواریوں میں موت
کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے کھونٹی میں شفا نہ ہو“۔ (مسلم) اسی طرح ایک
دوسرے موقع پر دوا پر زور ان الفاظ میں دیا گیا ہے ”اگر کوئی چیز موت سے پہلے آتی ہو تو
ہوئی“ (ترمذی۔ ابن ماجہ) سنا کی بابت حضرت ابوالنصرائی سے مروی حدیث میں وارد
ہے کہ ”سنا اور سنوت میں بریکاری سے شفا ہے۔ (ابن عساکر)۔

دوا کی بابت احادیث کا طرز بیان اور الفاظ اس امر کی دلیل ہیں کہ حضور اکرمؐ خواہش
رکھتے تھے کہ ان کی امت امراض کے علاج کے لئے صرف دعا پر تکیہ نہ کرے اور نہ ہی جادو
نوعہ، شہدہ تعویذ کا عیسائی طریقہ اپنائے جسے وہ لوگ روحانی علاج جتاتے تھے۔ عیسائی سماج
میں امراض کے لئے طبیب کی کوئی اہمیت نہ تھی برخلاف اس کے مذہب کی زندگی میں اور پھر
آپ کے بعد پورے اسلامی معاشرہ میں مریض کے لئے طبیب نہایت اہم درجہ پایا گیا۔
خلافت امیہ اور عباسی دور میں جب خلیفہ کسی عارضہ میں مبتلا ہوتا تو فوراً اچھے طبیب سے رجوع
کرتا۔ یہ طبیب بسا اوقات مسلمان یا مجوسی ہوتے۔ کبھی عیسائی یا پھر یہودی۔ خلیفہ کے دربار
میں ان سب کی بڑی قدر و منزلت ہوا کرتی۔ انہیں بڑے انعام و اکرام سے نوازا جاتا۔ جبریل
تخفہ شومان کا ایک نسطوری طبیب عباسی دور میں نہایت مقبول تھا۔ خلیفہ وقت کے علاوہ امراء اور
روساء اس کے مشورہ کے طالب رہتے۔ عام آدمی آج بھی علاج کے لئے اس سے رجوع
کرنے کے خواہشمند ہوتے۔ نتیجتاً حکمت۔ سے اسے بے پناہ دولت حاصل ہوئی۔ ایک مورخ

نے لکھا ہے کہ جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے پاس ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ درہم پائے گئے۔

جہاں تک بامعنی دعا پڑھ کر دم کرنے کا طریقہ ہے اس کی بابت رسول خدا کی بہت صاف ہدایات موجود ہیں۔ آشوب چشم کی تکلیف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ ”آٹھ میں ٹھنڈا پانی ڈال کر خدا سے شفا کی دعا کرو کیونکہ یہی طریقہ پیغمبر خدا کا تھا“۔ ابو داؤد ترمذی (اسی طرح کا ایک واقعہ ابن اسنی اور مسند احمد میں درج ہے کہ حضور کی ایک زوجہ کی انگلی میں دانہ نکلا تو آپ نے کہا کہ ”اس پر ذریعہ لگاؤ اور خدا سے دعا کرو کہ وہ اسے چھوٹا کر دے“۔

رسول خدا کی اپنی زندگی کے بہت سے واقعات ہیں کہ جب آپ کو تکلیف ہوتی تو اس کا طبعی علاج فرماتے اور اللہ سے شفا کی دعا کرتے۔ ترمذی اور مسند ابن ابی شیبہ کی ایک حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ کو ایک بچھو نے ڈنک مار دیا تو آپ نے پہلے تو ڈنک کی جگہ پر نمک کا پانی ڈالا پھر دعا پڑھ کر دم کرتے رہے۔ اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں :

ترجمہ : حضرت ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہماری موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے جو نبی آپ نے سجدہ کیا ایک بچھو نے آپ کی انگلی میں ڈنک لگا دیا، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا بچھو پر لعنت کرے جو نبی کو نہ کسی دوسرے کو چھوڑتا ہے۔ پھر آپ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن طلب فرمایا جس میں نمک آمیز کیا ہوا تھا۔ اور آپ اس ڈنک زدہ جگہ کو نمک آمیز پانی میں برابر ڈبواتے رہے اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ بالکل سکون ہو گیا۔

ابن ماجہ کی ایک حدیث میں جو حضرت عائشہؓ سے منسوب ہے۔ درج ہے کہ رسول اللہ نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے میں مصلح جھاڑ پھونک کی رخصت دی۔ چنانچہ ابن شہاب زہری کے حوالے سے ابن القیم نے جھاڑ پھونک کی بابت جو واقعہ بیان کیا وہ اس طرح ہے : ایک صحابی کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپ (رسول اکرمؐ) نے فرمایا کہ کوئی دم کرنے والا موجود ہے؟ لوگوں نے کہا، اے رسول خدا آل حزم سانپ کے ڈسنے پر جھاڑ پھونک (دور جاہلیت) میں کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے جھاڑ پھونک سے منع کیا تو انہوں نے (اسلام

نے کے بعد) اسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمارہ بن حزام کو بدو۔ لوگوں نے انہیں بلایا۔ وہ آئے اور اپنے دم کرنے کے طریقہ کو پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی ”مضائقہ“ نقصان نہیں ہے۔ آپؐ کی اجازت پر انہوں نے جھار پھونک لی۔

مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جھار پھونک کی عام روش سے آپؐ نے منع فرمایا لیکن ایسے وقت میں جب کہ کوئی دوسری صورت نہ ہو تو منہ ٹرہٹنے کی نفسیاتی سکون کے لئے آپؐ نے اس کی اجازت دی۔ یہاں یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ قطعی اسلام آل حزام کی جھار پھونک کے طریقہ میں کوئی بامعنی بات (آیاتِ قرآنیہ یا انجیل) کہہ کر دعا کی جاتی تھی۔ اس لئے حضور اکرمؐ نے اس کی اجازت دے دی۔

دوا کے استعمال میں احتیاط لازم ہوتی ہے۔ اور علاج کے اس پہلو پر نبی کریمؐ کی ہدایات ملتی ہیں۔ ایسی دوائیں جو وقتی فائدہ پہنچائیں لیکن بعد میں ان کے نقصانات نمودار ہوں۔ ان سے پرہیز کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے اپنی زہید محترمہ ام سلمہؓ کو پیٹ صاف کرنے کے شہرم کے استعمال سے منع فرمایا اور کہا کہ اس کی جگہ سناہلی کا استعمال کرو۔ اس واقعہ کی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں اس طرح مذکور ہے :

ترجمہ : خلیفہ اسلامؐ نے فرمایا کہ تم کس چیز سے دست لاتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ شہرم۔ آپؐ نے فرمایا گرم اور مضر ہے۔ پھر اس کے ہم سناہلی کا استعمال کرنے لگے۔

دوا کے استعمال میں احتیاط اور نقصان دہ دواؤں سے بوشیاد رہنے کے لئے نبی کریمؐ نے طبیب پر بھی فرائض عائد فرما دیے اور خیال رکھا کہ دوا اسی طبیب کو دینی چاہئے جو فنِ طب کا جانکار ہو ورنہ کسی نقصان کی صورت میں ذمہ داری طبیب پر عائد ہوگی۔ اس ضمن میں ابن ماجہ اور ابوداؤد کی وہ حدیث جو حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

ترجمہ : ”طب کو اچھی طرح نہ جاننے کے باوجود جس نے علاج کیا اور اس سلسلہ میں وہ متعارف نہ تھا وہ کسی بھی نقصان کا ضامن ہوگا۔“

یہی روایت کچھ فرق کے ساتھ ابن السنی اور ابو نعیم میں اس طرح درج ہے :

ترجمہ : جس کسی نے مطب کیا وہ علمِ طب میں اس سے پہلے مستند نہ تھا اور اس سے کسی

کو تکلیف ہوئی یا اس سے کم تو اپنے فعل کا قہر وار ہوگا۔

رسول کریم کی طب کے سلسلہ میں اہمیت اور احتیاط کی ہدایات کافی شمرہ تھا کہ اسلامی مملکتوں میں طبیعوں کی بڑی تعداد ہوا کرتی تھی۔ خلافت عباسی کے دور میں ایک وقت میں بغداد میں حکماء کی تعداد ۸۶۰۰ تھی جس میں کافی نسطوری طبیب تھے۔ ان طبیعوں کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا اور پھر مطب کرنے کی اجازت دی جاتی۔ بغیر اجازت (لائسنس) کے مطب کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جاتیں۔ یورپین مورخین لکھتے ہیں کہ دنیا میں مطب کرنے کے لائسنس کا طریقہ سب سے قبل اسلامی دنیا ہی میں اپنایا گیا۔ اس کے کافی بعد یہ طریقہ یورپ نے اختیار کیا۔

حفظان صحت کے سلسلہ میں رسول خداؐ نے روزمرہ کی زندگی میں صفائی، ستھرائی اور دوسری احتیاط رکھنے کی تاکید فرمائی۔ صفائی کے لئے تو یہ بھی فرمایا کہ "پاکی کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی (لا تقبل صلوٰۃ بغير طهور) ایک حدیث یوں بھی ہے کہ "صفائی (طہارت) نصف ایمان ہے"۔ ایک موقع پر پینے کے آداب بھی متعین فرمائے۔ جن کا مقصد بھی اچھی صحت قائم رکھنا اور چاق و چوبند رہنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں :

ترجمہ : کسی خالی برتن کا بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم بھرنا۔ انسان کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی توانائی برقرار رکھیں۔ اگر پیٹ بھرنے کا خیال ہے اور اس سے مفر نہ ہو تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی نفس (سانس) کے لئے۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

کھانے کے علاوہ پینے کے آداب بھی بتائے گئے ہیں جو حفظان صحت کا ہی ایک سبق ہیں ان آداب سے متعلق چند احادیث ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) ترجمہ : جب تم میں سے کوئی پے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(راوی۔ حضرت ابو قتادہ۔ بخاری)

(۲) ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین سانس میں پیتے اور فرماتے کہ اس سے بڑی میرابی ہوتی ہے اور بیماری سے نجات ملتی ہے۔ (راوی۔ حضرت انس۔ مسلم)

(۳) ترجمہ : "بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں (پیتے وقت) سانس لینے

سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ اس میں پھونک ماری جائے۔

(راوی۔ حضرت عبداللہ بن عباس۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

اچھی صحت کے لئے دانتوں کی صفائی کی اہمیت اور ضرورت کو متعدد احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ان ساری احادیث کا خلاصہ صرف ایک ہی حدیث کے الفاظ سے لکایا جاسکتا ہے جس کی رو سے آپؐ نے فرمایا :

ترجمہ : مجھے اگر اپنی امت پر گرائی (مشکل) کا احساس نہ ہوتا تو ہر لہاڑ کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ (ترمذی۔ مسلم)

صحت اور تندرستی سے غافل نہ رہنے کی رسول اکرمؐ نے سختی سے تاکید فرمائی۔ بخاری کی ایک حدیث جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے اسی موضوع پر روشنی ڈالتی ہے۔ یعنی ترجمہ : دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے رہتے ہیں اور وہ ہیں صحت اور فرصت۔

مسند احمد اور ابن ماجہ کی یہ حدیث بھی صحت کی ضرورت پر مزید روشنی ڈالتی ہے۔ ترجمہ : جس شخص کے اندر خوف خدا اور تقویٰ ہو اس کے لئے دولت میں کوئی حرج نہیں۔ صحت و تندرستی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے دولت سے بھی بہتر ہے۔ طبیعت کی تازگی اور بشارت بھی ایک نعمت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی سند سے ایک حدیث میں جن پانچ باتوں کو بہت غنیمت سمجھا گیا ہے اس میں صحت و تندرستی خاص طور سے شامل ہیں۔

ترجمہ : ”پانچ چیزوں کی آمد سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ اپنی دولت اور تو گمری کو فقر و احتیاج سے پہلے۔ اپنی فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔“ (حاکم مستدرک)

اچھی صحت کے لئے ہر انسان کو کتنا فکر مند رہنا چاہئے اس بات کا اندازہ سنن نسائی کی اس حدیث سے ہو سکتا ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے اس طرح روایت ہے :

ترجمہ : ”تم اللہ سے فضل و عافیت اور صحت مانگو۔“

نبی کریم کی ہدایات کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اچھی صحت کے لئے ہر انسان کو ساری تدابیر اختیار کرنی چاہئیں لیکن احتیاط کے باوجود بیماری لاحق ہو جائے تو پریشان نہ ہونا چاہئے اور نہ یہ سمجھ کر کہ بیماری تقدیر الہی ہے اور اللہ کا غضب ہے علاج سے بے پروا نہ ہونا چاہئے۔ بیماری اور تکالیف کا سامنا متغیروں اور غیوں کو بھی کرنا پڑا ہے۔ خود رسول اکرمؐ کو بہت تیز بخار چڑھتا تو آپؐ فرماتے کہ ”مجھے بخار تم لوگوں سے زیادہ ہی ہوتا ہے“ (بخاری) گویا کہ آپؐ کو لوگوں کو دلاسا دلاتے اور بخار یا کسی دوسری بیماری پر لعنت بھیج کر غم میں مبتلا ہونے سے منع فرماتے۔ بیمار کو تسلی دلانے ایک انداز آپؐ کا یوں بھی تھا۔ ترجمہ : ”کچھ حرج نہیں۔ بس بیماری سے پوری طرح پاکی ہو جائے گی۔“

(راوی حضرت ابن عباسؓ۔ بخاری)

آنحضرتؐ ہمیں چاہتے تھے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ بیماریاں صرف برے کام کرنے والے لوگوں کو لاحق ہوتی ہیں ان سے تو اچھا یا برا ہر شخص دوچار ہوتا ہے۔ لہذا امراض سے ڈر اور خوف کو اپنے دل سے منادینا ہی حقیقت پسندانہ طریقہ ہے۔ تکلیف کا مقابلہ کرنے کے لئے آپؐ اس نظریہ کو اپنانے کا حکم دیتے ہیں۔

ترجمہ : مسلمان کو جو بھی تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ جو بھی کاٹنا چھبتا ہے تو اللہ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (راویہ حضرت عائشہؓ۔ بخاری)

غرضیکہ امراض کا سامنا کرنے کے لئے ایک طرف تو طبعی طریقے استعمال کرنے کی ہدایات دی گئیں اور دوسری جانب کسی مایوسی میں نہ پڑنے کا سبق بھی سکھلایا گیا۔ ابن القیم نے رائے ظاہری ہے کہ جو امراض حضور اکرمؐ کے زمانہ میں گویا لا علاج تھے اور بظاہر ان میں مبتلا ہو کر انسان کی موت بہت کچھ یقینی سمجھ لی جاتی تھی ان میں مبتلا ہو کر مرنے والوں کے لئے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ”وہ شہید ہیں“ بخاری میں درج ہے کہ ”طاعون سے مرنا مسلمان کے لئے شہید ہونا ہے“۔ ابن القیم نے طاعون اور ہیضہ (اسہال) کو ان بیماریوں میں شامل کیا ہے جن میں مبتلا ہو کر مرنے والے کو شہادت کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شہادت کا درجہ دئے جانے کا مقصد بھی انسانوں کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچاتا ہے۔ یہ طرز فکر انقلابی نہ تھا تو اور کیا تھا۔

ارشادات نبویؐ بسلسلہ امراض و علاج کا اصل مدعا ساری انسانیت کو ایسا پیغام دینا ہے جس کی رو سے انسان علاج و معالجہ کو اپنی بقا کے لئے ضروری سمجھے نیز یہ محسوس کرے کہ علاج کے لئے ترقی پسند رویہ اپنایا جائے۔ تو جہات سے دور رہا جائے۔

طب نبویؐ کو دوا کی تاریخ میں ایک نیا موڑ کہا جاسکتا ہے اور بقول ابن القیمؒ "طبیعی علاج کراہت سنت رسولؐ ہے"۔ ایک عالم نے یہ بھی لکھا ہے کہ صرف دوا کرنا یا صرف دوا کرنا دونوں ہی طریقے حق و سواب سے بچے ہوئے ہیں اور کتاب و سنت کی تعلیم سے دور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں علاج ایک ساتھ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

طب نبویؐ کے معنی اور مفہوم نہ تو طب کی کتاب کے ہیں اور نہ ہی اس سے مراد کسی طبی نسخہ سے ہے۔ لہذا اس کا موازنہ موجودہ طبی علم سے کرنا یا قدیم طبی کتابوں سے اس کا مقابلہ کرنا ایک نامناسب طریق کار ہے۔ یہ بات انہی شخصیتوں ذہنی چاہئے کہ اسلامی انقلاب صرف ایک دینی انقلاب نہیں ہے بلکہ یہ دنیاوی انقلاب بھی ہے یا یوں کہا جاسکے کہ یہ ایک ہمہ جہتی انقلاب تھا جس کا مقصد پورے نظام زندگی میں تبدیلی لانا تھا اور طب نبویؐ بھی اسی مقصد کا ایک حصہ ہے۔ اس طرح طبی انقلاب کو اسلامی انقلاب کا ایک حصہ مانا جاسکتا ہے اور اس سچائی سے طب کی تاریخ پر نظر رکھنے والے لوگ بخوبی واقف ہیں۔

طب نبویؐ اصل میں نام ہے ایک پیغام کا جو طب کے سلسلہ میں ذہنوں کو مجتمع و متحد کرتا ہے۔ طب نبویؐ نام ہے اس ہدایت کا جو ہمیں دوا اور دعا کی ضرورت سمجھانے کے لئے دی گئی۔ طب نبویؐ نام ہے ایک نصیحت کا ان لوگوں کے لئے جو علاج و معالجہ میں روحانی علاج کے نام سے غلط روایات کا شکار رہتے ہیں۔ طب نبویؐ ایک فہمائش ہے ان حضرات کے لئے جو مرض کو فقہ ریالہی سمجھ کر علاج و دوا کو گناہ سمجھتے ہیں۔ طب نبویؐ نام ہے اس حکم کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو طب کے میدان میں نئی راہیں تلاش کرنے کے لئے دیا۔ طب نبویؐ کے پیغامات، ہدایات، نصائح اور احکام اصل میں قرآن کریم کے ارشادات کی روشنی میں دئے گئے ہیں جس کی بابت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ:

ترجمہ: بہترین دوا قرآن ہے۔ (راوی۔ حضرت علیؓ، ابن ماجہ)

Chapter-2

باب - ۲

صحیح بخاری شریف - اہم ماخذ طب نبوی

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری (194ھ - 256ھ) اپنے زمانہ کے ایک جید عالم اور با کمال محدث گذرے ہیں۔ وہ بے پناہ اور بے مثال قوت حفظ کے بھی مالک تھے جس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ کم عمری سے ہی ان کو ایک لاکھ سے زیادہ احادیث زبانی یاد ہو چکی تھیں۔ جن صحابہ سے یہ احادیث مروی تھیں ان میں اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخیں اور جائے سکونت کی تفصیلات انہیں زبانی یاد تھیں۔ ایک مرتبہ بغداد کے بعض محدثین نے ان کی یادداشت کا امتحان لینا چاہا اور دس آدمیوں کو ان کے سامنے حدیثیں پڑھنے کیلئے متعین کیا، ہر آدمی کو دس احادیث اس طرح لکھا دی گئیں کہ ایک حدیث کی سند دوسری میں جوڑ دی گئی۔ ان آدمیوں نے ایک ایک کر کے ساری حدیثیں غلط اسناد کے ساتھ پڑھیں اور امام بخاری سے ہر ایک حدیث کے بعد دریافت کیا کہ آیا آپ کو اس حدیث کا علم ہے۔ امام بخاری متواتر نفی میں جواب دیتے رہے اور آخر میں ممبر پر کھڑے ہو کر ساری ایک سو احادیث پہلے ان دس اشخاص کی بیان کردہ غلط اسناد کے ساتھ سنائیں اور پھر ہر ایک تصحیح کر کے اصل اسناد کے ساتھ بیان کر دیں۔ سامعین حیرت زدہ رہ گئے یہ واقعہ سن کر دروازے سے لوگ ان کو دیکھنے اور ملنے بغداد آنے لگے۔

امام بخاری حدیث کے سارے فنون کے ماہر تھے۔ حافظ احمد بن حیدون کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے محمد بن یحییٰ دہلی کو امام بخاری سے اسماء اور غل حدیث کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا۔ امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر کیے بعد دیگرے نکل رہے ہوں۔

خلیق، بردبار اور حلیم امام بخاری کثیر مال و دولت کے مالک ہونے کے باوجود لذت دنیا



Image No. 6

Chamaecrista fasciculata
(Arabic - *Hubba*)
(See Chapter-5/8)



Image No. 7

Atriplex confertifolia (Arabic - *Alwad Sahi*)
(See Chapter-5/8)
(Courtesy: Mark Walters)



Image No. 8

Fenugreek-*Trigonella foenum-graecum* (Arabic - *Hubba*)
(See Chapter-5/9)



Image No. 9

Terebinth-*Pistacia terebinthus*
(Arabic - *Butri*)
(See Chapter-5/10)



Image No. 10

Marjoram-Majorana hortensis
(Arabic - Marzanjishi)
(See Chapter-5/12)



Image No. 11

Water-Cress-Eruca sativa (Arabic - Jarir)
(See Chapter-5/14)



Image No. 12

Celery-Apium graveolens
(Arabic - Karafas)
(See Chapter-5/15)



Image No. 13

Purslane-Portulaca oleracea
(Arabic - Humqa)
Courtesy : Alpineology
(See Chapter-5/16)

اور بخش و عشرت سے بہت دور رہتے تھے۔ سو کئی روایتی کلمہ نا اور اپنی دولت کو صدقہ کر دینے ان کا معمول تھا۔ سادگی اور خدمت خلق کا جذبہ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ ان کے شاگرد محمد بن حاتم ورق نے ایک سرائے کے بنائے جانے میں انہیں دشمنی اٹھانے سے منع کیا تو فرمانے لگے مجھے مت روکو، قیامت کے دن میرا یہ عمل مجھے نفع پہنچائے گا۔

امام بخاری ماوراء النہر کے شہر بخارا میں پیدا ہوئے (194ھ) اور ساٹھ (62) سال کی عمر میں حرقہ سے کچھ فاصلہ پر خرچک نامی ایک بستی میں وفات پائی۔ امام بخاری کی مجلس سے نہ اند تصانیف ہیں جن میں سب سے مقبول الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ علیہ السلام ہونی جس کو مختصر لوگ الجامع الصحیح البخاری کہتے ہیں یا صرف بخاری شریف کے نام سے خوب جانتے ہیں۔ اس کتاب کو لکھنے میں امام بخاری کو سولہ سال کا وقفہ لگا اور اس کام کیلئے یعنی طلب حدیث کیلئے انہوں نے دو مرتبہ مصر اور شام کا دورہ کیا چار بار بصرہ گئے، چھ سال حجاز مقدس میں رہے اور متعدد موقعوں پر محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد کا سفر کیا۔ ان احادیث کا مسودہ مکہ مکرمہ، بصرہ اور بخارا میں تحریر کیا گیا اور مسجد حرام نیز مدینہ منورہ کے روضہ شریف کے پہلو میں بیٹھ کر اس کی تفسیر کی گئی اور تراجم لکھے گئے۔ بخاری شریف کی احادیث کی کل تعداد حالت بن صلاح کی تحقیق کے اعتبار سے سات ہزار دو سو پچتر بتائی جاتی ہے، جن کو مخصوص عنوانات کے تحت بانٹ دیا گیا ہے۔ بعض احادیث ایک سے زیادہ عنوانات کے تحت تحریر کی گئی ہیں اس طرح حذف مکررات کے بعد احادیث کی کل تعداد چار ہزار رہ جاتی ہے۔ بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث شامل کی گئی ہیں۔ یہ احادیث قرآن کریم کے معانی شریعہ متعین کرنے کا ذریعہ ہونے کے علاوہ اسلام کے ابتدائی دور کے تاریخی حالات، سماجی کیفیات اور اقتصادی تشریحات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

بخاری شریف کی تقریباً چار سو ستر احادیث ایسی ہیں جن میں کسی نہ کسی نبیاتی شے کا ذکر ہوا ہے۔ ان احادیث سے قرآن میں بیان کردہ نبیاتیات پر بھی بہت اہم روشنی پڑتی ہے۔ نیز ان پودوں کا علم بھی ہوتا ہے جن کا طب اور دیگر ضروریات زندگی کیلئے استعمال عرب کی سرزمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ہوتا تھا۔

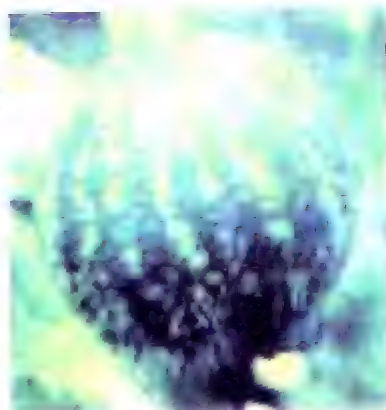
باب - ۳

Chapter-3

زراعت - احادیث نبوی کی روشنی میں

عام طور سے باور کیا جاتا ہے کہ اس سر زمین پر انسان کو اپنی موجودہ شکل میں ظاہر (منقول) ہوئے میں لاکھ سال بیت چکے ہیں اور ماضی کے اس طویل دور میں اس کو مہذب بنے صرف دس ہزار سال کا قلیل عرصہ ہوا ہے۔ مہذب ہونے کا تعلق براہ راست زراعت سے مانا جاتا ہے گویا کہ دس پندرہ ہزار سال قبل انسان بندروں کے مانند جنگلی پھلوں کی تلاش میں رہتا اور جہاں اسے یہ پھل دستیاب ہو جاتے وہ کچھ دن وہاں ٹھہرتا اور پھر آگے کا سفر اختیار کرتا۔ کبھی کبھی وہ جنگلی جانوروں کا شکار بھی کر لیا کرتا بہر حال خوراک کی خاطر وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا اور ”قیام“ کا خیال دماغ میں نہ لاتا، لیکن کوئی دس ہزار سال قبل جب اس نے جنگلی اناج کو کاشت کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا تو ایک جگہ قیام کرنے لگا اور بستیاں بسانے لگا۔ یہیں سے تہذیب کی داغ بیل پڑی اور وہ اپنے کو مہذب سمجھنے لگا۔ انسان کی اس جدوجہد کے اشارے مقدس کتابوں میں بکثرت ملتے ہیں۔

یہ خیال زیادہ تر سائنسدانوں کے لئے قابل قبول ہے کہ سب سے پہلے جو کی کاشت ہوئی تھی۔ اور اس کی کاشت کا علاقہ ابی سینا (موجودہ ایٹھوپیا) کے علاوہ مصر، شام اور فلسطین سمجھا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں جو اور گیہوں کی کاشت کاری کا فن آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے حضرت سلیمان کے دور اقتدار میں اس حد تک عروج پر پہنچ گیا کہ ان کی پیداوار سلطنت سلیمانی سے دوسری سلطنتوں کو سمندری جہازوں کے ذریعہ برآمد کی جانے لگی۔ گویا کہ زراعت کا طریقہ جو حضرت عیسیٰ سے کوئی آٹھ دس ہزار سال قبل معلوم کیا گیا تھا وہ ایک ہزار سال قبل مسیح فن کی صورت اختیار کر گیا۔

**Image No. 14**

Dolocynth-Carum dolocynthus
(Arabic - Hariza)
(See Chapter-5 17)

**Image No. 15**

Caper-Capparis spinosa
(Arabic - Kafir)
(See Chapter-5 18)

Courtesy: Flora Deutschland

Image No. 16

Cedar-Cedrus libani
(Supposedly
Sidrah of
Quran)
Courtesy
Prof. Lytton
John
Musselman, Old
Dominion
University
Norfolk,
(See Chapter-5,
19)



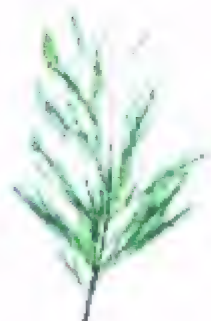


Image No. 17

Tamansk *Tamarix aphylla*

(Arabic - Tarfa)

(See Chapter-5/20)

Courtesy Bernard Toutain CIRAD France



Image No. 18

Dill-*Anethum graveolens*

(Arabic - Sunuf) (See Chapter-5/22)

Courtesy : Prof. Lytton John Musselman

Image No. 19

Sumac-*Rhus coriaria*

(Arabic - Sumaq)

(See Chapter-5/23)

کاشت کے لئے عربی زبان کا لفظ ”زرع“ مختلف موضوعات کے تحت قرآن پاک اور احادیث میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔ زرع اور زراعت الخ لے کر استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی نو آیات میں انسان کو دعوت فکری دی ہے کہ وہ غور کرے کہ اس زمین کیونکر روئیدگی پیدا ہوتی ہے۔ کیسے سبزہ زار آگتے ہیں اور حاصل ہوتے ہیں ”پھل“ (تمر۔ فاکتہ) اور ”اناج“ (زرع) (ملاحظہ ہوں سورۃ الانعام کی آیت ۱۴۲۔ سورۃ النحل کی آیت ۱۱۔ سورۃ الکہف کی آیت ۳۲۔ سورۃ الشعراء کی آیت ۱۳۸۔ سورۃ السجدۃ کی آیت ۲۷۔ سورۃ الزمر کی آیت ۲۱۔ سورۃ الدخان کی آیت ۲۶۔ سورۃ الفتح کی آیت ۲۹ اور سورۃ الحجرات آیت نمبر ۲۹)۔

احادیث نبوی میں بھی زراعت اور زراعتی پیداوار کے حوالے ملتے ہیں صحیح بخاری کی ایک بہت اہم حدیث میں زراعتی پودوں کی مثال مومن سے دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب المرتضیٰ کے باب ۳۷۳ کی حدیث نمبر ۶۰۲۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال . مثل المؤمن کالخامۃ من الزرع
نفسہا الريح مرة وتعدوہ مرة ومثل المنافق کالارزۃ لا تنزال حتیٰ یکون
انجہا منها من واحدۃ۔

مولانا عبدالکحیم شاہ جہاں پوری نے اس حدیث کا ترجمہ یوں فرمایا ہے :
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوا
کبھی اوھر اوھر جھکا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی
ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی دفعہ اسے نیچا و بن سے اکھاڑ پھینک
دیتی ہے (راوی حضرت کعب بن مالک)۔

اسی متن کی دوسری حدیث کتاب المرتضیٰ (بخاری شریف) میں بھی درج ہے۔ جو
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور جس کا ترجمہ مولانا موصوف نے اس طرح کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے۔ جب ہوا
آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے اور

دکار آدمی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکثر سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے نچوڑ بن سے اکھاڑ پھینک دیتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں کھیتی کے پودوں کے لئے لفظ ”زرع“ کا استعمال ہوا ہے جس کی مثال مومن سے دی گئی ہے جب کہ سیدھے اور اکڑے ہوئے درخت صنوبر (حدیث الارز) اور بدکار آدمی (حدیث - فاجر) سے دی گئی ہے۔ انہی معنی اور مفہوم کی ایک تیسری حدیث بخاری شریف کی کتاب التوحید میں مذکور ہے جس کے راوی بھی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ اس میں اکڑے ہوئے درختوں کے نہ جھکنے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ان تینوں احادیث میں مومنوں کو زرع (کھیتی کے لہلہاتے پودے) کے مثل بتانے کا بہت واضح مقصد ان کو یہ ہدایت دینا ہے کہ وہ ہمیشہ میانہ روی کا راستہ اختیار کریں۔ اصولوں میں لچک اور نرمی پیدا کریں اور بدلے ہوئے حالات اور زمانہ سے سمجھوتہ اختیار کریں اور پھر یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ اعتدال کی روشنی نہ اختیار کرنے کی صورت میں ان کا حشر وہی ہو سکتا ہے جو نیز آندھی میں بظاہر مضبوط درختوں کا ہوتا ہے یعنی یہ جز سے اکھڑ کر فنا ہو جاتے ہیں۔

زرع کی بابت ساری احادیث مسلمانوں کو سماجی معاملات میں افہام و تفہیم نیز دنیاوی مسائل میں اجماع اور اجتہاد کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ ان احکامات پر عمل کر کے ہی مسلمان اس دنیا میں سرخ رو ہوئے اور سارے جہاں کو نئے علوم سے روشناس کراتے رہے۔ یورپ کے اندھیروں کو بھی روشنی بخشی لیکن جب انہوں نے بدلتے زمانے اور نظام کو نظر انداز کیا۔ اجتہاد کا راستہ ترک کر کے انتہا پسندی میں وقتی فائدہ کیا تو عصری علوم سے نابلد ہوئے۔ توہمات کے شکار ہو کر خود اندھیروں میں پھنسنے لگے اور منزل مقصود سے دور ہو گئے۔



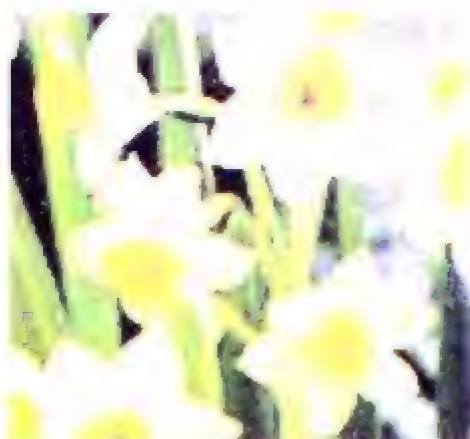


Image No. 20

Narcissus-Narcissus tazetta
(Arabic - Nars) (See Chapter-5/25)
(Courtesy : S. Garden)



Image No. 21

Hawthorn-Crataegus oxyantha
(Arabic - Urfut)
(See Chapter-5/27)



Image No. 22

Cursed Tree-Euphorbia resinifera
(Arabic-Zaqqum)
(Courtesy : The Exotic Garden, Monte Carlo)
(See Chapter-5/29)



Image No. 23

Euphorbia-Euphorbia species
(Arabic - Shibrum)
(See Chapter-5/30)



Image No. 24

Date: *Palm-Phoenix dactylifera*
(Arabic-Tamar, Rutb. Nakhil)

Courtesy : Prof. Lytton John
Musselman (See Chapter-6/1)



باب - ۴ Chapter 4

ارشادات رسول بسلسلہ صحت عامہ اور علاج و معالجہ

- 1۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ نے کوئی مرض نہیں پیدا کیا ہے جس کی وہ ابھی نہ یہاں ہو“ (راوی ابو ہریرہؓ: بخاری)
- 2۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ نے کوئی مرض نہیں پیدا کیا بغیر اس کے علاج کے۔ جو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو بے خبر ہے وہ نہیں جانتا۔ ہاں صرف موت کے علاوہ۔“ (راوی ابو سعید خدریؓ: ابن ماجہ)
- 3۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”یقیناً اللہ کے بندے پاکیں گے علاج کیونکہ اس نے کوئی مرض نہیں پیدا کیا ہے بغیر اس کے علاج کے۔“ (بخاری)
- 4۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”ہر مرض کا علاج ہے اور جب صحیح علاج ملتا ہے تو اللہ کے حکم سے مرض میں فائدہ ہوتا ہے۔“ (راوی جابرؓ: مسلم)
- 5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو گئے اور کہا کہ ”طیب کو بلو“ بیمار نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ آپ فرما رہے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں یہ میں کہتا ہوں۔ (ابو نعیم)
- 6۔ ایک شخص زخمی ہوا اور اندرونی طور سے خون تھلنے لگا رسول اللہؐ نے وہ بنی غمار قبیلہ کے دو اطباء کو بلایا اور پوچھا ”تم میں سے کون بہتر طبیب ہے؟“ ان میں سے ایک نے کہا ”یا علم طب کی کچھ اہمیت ہے“ جواب میں آپؐ نے فرمایا ”جس نے مرض نازل کیا ہے اس نے دوا بھی بھیجی ہے“ (زید ابن اسلمؓ: الموطا الماک)

- 7۔ ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی بیمار ہوئے تو رسول اللہؐ نے مدینے میں موجود دو طبیبوں کو بلایا اور ان سے کہا ”ان کا علاج کرو“ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا علم طب میں کوئی فائدہ ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں“ (راوی ابو ہریرہؓ: السوطی)
- 8۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”علاج کرو اور دوا کا استعمال جاری رکھو“ (السوطی)
- 9۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”جس نے اس سرزمین پر بیماری اتاری ہے اس نے اس کا علاج بھی قائم کر دیا ہے“ (راوی ابو ہریرہؓ: ترمذی)
- 10۔ یقیناً رسول اللہؐ اپنا علاج دوا سے فرماتے تھے۔ (الجزی)
- 11۔ رسول اللہؐ کو مختلف بیماریاں ہوئیں اور ایسے وقت میں عرب اور غیر عرب طبیب حاضر ہوتے تھے اور ان کے قریب بیٹھ کر ان کا علاج کرتے تھے۔ (راویہ عائشہؓ: ابن ماجہ)
- 12۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”میں نے نہیں دیکھا کسی کو اتنی تکلیف میں جو تکلیف رسول اللہؐ کو ہوئی۔“ (بخاری)
- 13۔ رسول اللہؐ کبھی بھی اپنی ان زچہ کے پاس نہیں گئے جو آنکھ کی بیماری Ophthalmia میں مبتلا ہوتی تھیں۔ (ابونعیم)
- 14۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ”جن کو شدید تکلیف ہوتی تھیں وہ اللہ کے نبی ہی تھے“
- 15۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”جس کسی نے علاج کیا اور وہ ماہر طبیب نہ تھا اور بیمار کو موت کا یا اس سے کم سامنا کرنا پڑا تو وہ (طبیب) اس کا ذمہ دار ہوگا۔“ (راوی عمر ابن شعب: ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)
- 16۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ”علاج کرنے والا اگر ماہر نہیں ہے تو وہ ذمہ دار ہے نقصان کا“ (ابوداؤد، نسائی)
- 17۔ حضرت ہشام نے ایک مرتبہ فرمایا ”میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ مجھے آپ کے علم طب کی گہرائی پر حیرت ہے، یا ام المومنین“ جواب میں انہوں نے کہا ”اے میرے بھانجے رسول اللہؐ بڑھتی عمر میں علیل ہو جایا کرتے تھے، بہت سے لوگ ان کے پاس آتے اور علاج بتاتے، میں نے انہیں سے دواؤں کا علم سیکھ لیا۔“ (نسائی)

18۔ ہشام ابن عروہ نے فرمایا: ”میں نے کسی کو علم طب میں اتنا ماہر نہیں پایا جتنا حضرت عائشہ تھیں۔ چنانچہ میں نے پوچھا اسے میری خالہ آپ کو دوا کا اتنا علم کیسے تھرا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں اکثر طبیعوں کی باتیں سنتی تھی اور اپنے عافیتے میں محفوظ کر لیتی تھی۔“ (نسائی)

19۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: ”جب ہمارے خاندان کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تھا تو میں اسے یا ہر لیتی تھی اور رسول اللہ کی بتائی دوا دوسروں کو بھیج دیتی تھی۔“ (راوی ہشام بن عروہ: نسائی)

20۔ علم طب سنت رسول کا ایک اہم حصہ ہے (اسیوطی)

21۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”دو تھکے انسان کے لئے ایسے ہیں جن سے وہ کبھی محروم ہو جاتا ہے اچھی صحت اور آرام۔“

22۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”بیمار کی عیادت کرو اور عوام کو آزار نہ کرو (بخاری)

23۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”کآدم کی اولاد کے پاس اگر کچھ نہیں بھی ہے لیکن صحت اور حفاظت ہے تو بھی کافی ہے۔“ (ابوداؤد)

24۔ علم کی دو اقسام ہیں: ایک علم جسم اور دوسرا علم دین (ترمذی) اسیوطی کے نظم یہ ہے یہ حدیث نہیں ہے بلکہ شافعی کا قول ہے۔

25۔ رسول اللہ نے ایسے علاج سے منع فرمایا جو جائز نہیں ہے۔ (اسیوطی) الواقعی کا کہنا ہے کہ اس سے مراد گندہ تعویذ (جادو) ہے۔

26۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے وہ جنت کے راستے پر ہے۔“ (بخاری)

27۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”بخار دوزخ کی آگ کی مانند ہے اس کو پانی سے کم کرو“ (ابن عمر: بخاری، مسلم)

28۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”ٹھنڈا کرو (بخار کو) پانی سے، کیونکہ یہ آگ کی مانند ہے۔“ (بخاری، مسلم)

29۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”بخار آگ کی طرح ہے اسے دور رکھو ٹھنڈے پانی کے

ہے۔“ (راوی ابو ہریرہ: ابن ماجہ)

30۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ سے گناہوں کی معافی مانگو اور اچھی صحت کی دعا مانگو“
بجائے ایمان کے بعد اچھی صحت کا مرتبہ ہے۔“ (نسائی)

31۔ رسول اللہؐ پانی پینے میں تین مرتبہ رک کر سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس
طرح فرحت اور صحت حاصل ہوتی ہے اور پیاس بجھتی ہے۔ (مسلم)

32۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”کہ کھانا آٹھم کرو اللہ کا نام لے کر اور کھانا کھا کر فوراً سونے
مست جاؤ۔“ (ابونعیم)

33۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”کہ آدم کی اولاد کہ جس طرح اپنا معدہ بھر لیتی ہے وہ غلط
ہے۔“ اچھا تو یہ ہے کہ معدے میں ایک تہائی غذا رہے ایک تہائی پانی اور باقی ایک تہائی
سانس لینے کی آسانی۔“ (نسائی، ترمذی)

34۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اگر تم بیمار کے کمرے میں داخل ہوتے ہو تو اس سے کہو کہ وہ
تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ یہ رکی دعا فرشتے کی دعا ہے۔“ (راوی عمر: السیوطی)

35۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”کہ بیمار کی عیادت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر
رکھو اور پوچھو کہ وہ اب کیسا محسوس کرتا ہے۔“ (ترمذی)

36۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”کہ شام کا کھانا ضرور کھاؤ چاہے وہ سوکھی روٹی ہی کیوں نہ ہو
کیونکہ ایسا نہ کرنے سے بوڑھا پا جلد آتا ہے۔“ (ترمذی)

37۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ غصہ مافی عمل ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے
اور آگ پانی سے ٹھنڈی کی جاتی ہے لہذا جب کبھی تم کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرو۔ (ابوداؤد)

38۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ”قرآن بہترین دوا ہے۔“ (راوی علی: ابن ماجہ)



Image No. 25

Olive-*Olea europaea*

(Arabic-Zaitun)

(See Chapter-6/2)

Courtesy : Prof. Lytton John Musselman

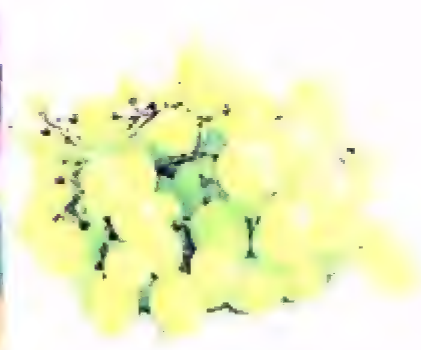


Image No. 26

Grape-*Vitis vinifera*

(Arabic- Inab)

(See Chapter-6/3)



Image No. 27

Pomegranate-*Punica granatum*

(Arabic-Rumman)

Courtesy Najma Mahmood

(See Chapter-6/4)



Image No. 28

Fig-*Ficus carica* (Arabic-Teen)

(See Chapter-6/5)

Courtesy : Prof. Lytton John Musselman



Image No. 29
Quince-*Cydonia oblonga*
(Arabic - Safaraj)
(See Chapter-6/6)



Image No. 30
Citrus-Citrus species
(Arabic - Utra/Turanj)
(See Chapter-6/7)



Image No. 31
Jujuve-*Ziziphus mauritiana*
(Arabic-Nabq Generally
confused with Quranic Sidrah)
(See Chapter-6/8)



Image No. 32
Watermelon-*Citrullus vulgaris*
(Arabic - Batikh)
(See Chapter-6/9)

Chapter 5

باب - ۵

احادیث رسولؐ میں مذکور ادویہ

- | | |
|-----------------------------|------------------------------|
| 5/16 Purslane کلفا ❖ | 5/1 Black Cumin کلونجی ❖ |
| 5/17 Calocynth اندرائین ❖ | 5/2 Costus قُسط ❖ |
| 5/18 Caper کبر ❖ | 5/3 Toothbrush Tree پیلو ❖ |
| 5/19 Cedar لبنانی دیودار ❖ | 5/4 Senna سناء ❖ |
| 5/20 Tamarisk طرفاء ❖ | 5/5 Indigo نیل ❖ |
| 5/21 Mustard رائی ❖ | 5/6 Chicory کاسنی ❖ |
| 5/22 Dill سوا ❖ | 5/7 Cress تخم رشاد ❖ |
| 5/23 Sumac سحاق ❖ | 5/8 Aloes گھیکواز ❖ |
| 5/24 Rush سمرہ ❖ | 5/9 Fenugreek میتھی ❖ |
| 5/25 Daffodil نرگس ❖ | 5/10 Terebinth کابلی مستگی ❖ |
| 5/26 Izfar اظفار ❖ | 5/11 Anam غنم ❖ |
| 5/27 Hawthorn عرفط ❖ | 5/12 Marjoram مرزنجوش ❖ |
| 5/28 Saadan سعدان ❖ | 5/13 Marjoram ورس ❖ |
| 5/29 Euphorbia شجر ملعونہ ❖ | 5/14 Water-Cress جرجیر ❖ |
| 5/30 Euphorbia شہرم ❖ | 5/15 Celery اجمود ❖ |

Black Cumin

کلونجی

عربی نام : حب السوداء۔ (حدیث) شونیز۔ (حدیث) حب البرکۃ۔
دیگر نام : Roman Coriander (انگریزی) ☆ Nielle (فرانسیسی) ☆
 Melathion (یونانی) ☆ Neguilla (ہسپانوی) ☆ Ketzach
 Ketyach (عبرانی) ☆ Nigella (اطالوی) ☆ Chemushker (روسی) ☆
 Corek otu (ترکی) ☆ شونیز (فارسی) ☆ کلونجی (اردو، ہندی) ☆ کرشن
 جیرک (سنسکرت) ☆ کلونجی جیرم (گجراتی) ☆ منگریلا (بنگالی) ☆ نیلا جیرکا (تیلگو) ☆
 کالی جیرا (مراٹھی) ☆ کرونجی رنگم (تامل) ☆ کرون چرالم (ملیالم)

نباتاتی نام : *Nigella sativa* Linn. (Ranunculaceae)

احادیث نبوی بسلسلہ کلونجی

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اس کلونجی (حدیث: حبة السوداء) کو استعمال کیا کرو۔ اس لئے کہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ اور کلونجی شونیز (حدیث: شونیز) ہے۔" (راوی حضرت ابوہریرہؓ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد)
- رسول اکرم نے فرمایا: "کلونجی (حدیث: شونیز) موت اور سام کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔" (راوی حضرت بریدہؓ، مسند احمد)۔
- خالد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن جبر کے ہمراہ سفر میں تھا۔ وہ راستہ میں بیمار ہو گئے۔ ہماری ملاقات کو ابن ابی عتیق (حضرت عائشہؓ کے بھتیجے) تشریف لائے۔ مریض کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ کلونجی (حدیث: حبة السوداء) کے پانچ سات دانے لے کر ان کو پیس لو۔ پھر انہیں زیتون کے تیل

میں ملا کر ناک کے دونوں طرف ڈالو۔ کیونکہ ہمیں حضرت عائشہؓ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ان کالے دانوں (حدیث۔ حبة السوداء) میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ مگر سام سے میں نے پوچھا کہ سام کیا ہے۔ انہوں نے کہا موت۔ (راوی حضرت خالد بن سعد۔ بخاری، ابن ماجہ) رسول خداؐ نے فرمایا: تم اپنے اوپر ان کالے دانوں (حدیث۔ حبة السوداء) کو لازم کر لو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (راویہ حضرت عائشہ، مسند احمد، راوی حضرت عبداللہ بن عمر، ابن ماجہ راوی حضرت ابوہریرہ، ترمذی)

- نبی کریمؐ نے فرمایا: "بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے کلونجی (حدیث۔ حبة السوداء) میں شفا نہ ہو۔" (راوی حضرت ابوہریرہ، مسلم)
- سیرت رسول کی کتابوں میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد (حدیث غسل) کے ساتھ کلونجی (حدیث حبة السوداء) کا استعمال مستقل فرماتے تھے۔

محمد شین نے عام طور سے فارسی لفظ شو نیز کو حبة السوداء کا ہم معنی بتایا ہے۔ اور چونکہ یہ بیج کالے ہوتے ہیں لہذا ان کو کمون اسود کا بھی نام دیا ہے۔ فارسی میں سیاہ برنج اور سیاہ دانہ کے نام سے جو بیج جانے جاتے ہیں وہ کرو یہ کے بیج ہیں جنہیں سیاہ زیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ نباتاتی طور سے یہ *Carum carvi* کے بیج ہیں جن کا کلونجی یعنی حبة السوداء سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسی طرح *Ipomea hederacea* سے حاصل کردہ بیج بھی کالا دانہ کہلاتا ہے۔ کچھ لوگ تو کالی رائی (*Brassica nigre*) کو بھی کالا دانہ کہہ دیتے ہیں۔ غرضیکہ سیاہ دانہ، کالا دانہ، سیاہ زیرہ سیاہ دانہ یا کالی جیری وغیرہ نام سے جو بیج بازاروں میں بکتے ہیں وہ کلونجی یعنی حبة السوداء سے مختلف ہیں۔

حبة السوداء کا ذکر کرناک (Kezach) کے نام سے مقدس بائبل میں بھی ہوا ہے جس

کاترجمہ انگریزی میں Black Cumin (Jastrow version) کے نام سے کیا گیا ہے۔ (مالاحظہ ہو 27: & 28: Iseah)۔

بقراط (Hippocrates) اور ڈائوسکورائیڈس (Dioscorides) نے اپنی تصنیفات میں حبہ السوداء کو Melathion کا نام دیا ہے جب کہ پلاکینی (Pliny) نے اسے Gith کہا ہے۔ ابن اعرابی حبہ السوداء کو حبہ الخزراء بھی لکھتے ہیں جب کہ کمال حسن کی لکھی گئی Encyclopaedia of Islamic Medicine میں *Pistacia terebinthus* نامی پودے کے بیجوں کو حبہ الخزراء بتایا گیا ہے قدیم فارسی لٹریچر میں شونیز بہ معنی حبہ السوداء کو شونیز بھی لکھا گیا ہے۔ کلونچی کا استعمال یوں تو کھانے میں خوشبو کے طور پر کیا جاتا ہے لیکن حالیہ سائنسی تحقیقی کے اعتبار سے کلونچی میں بے پناہ طبی فوائد بتائے گئے ہیں۔ اس میں Antibacterial activity بھی پائی گئی ہے۔

دواؤں کی افادیت کو محسوس کرانے اور ان کے لازمی استعمال کی ضرورت جتانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے الفاظ بڑی معنویت رکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ آپ اپنی امت میں طبی دواؤں کے استعمال کا عام رجحان چاہتے تھے۔ مثلاً کلونچی کے لئے آپ نے فرمایا ”بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے کلونچی میں شفا نہ ہو“۔ (مسلم) اسی طرح ایک دوسرے موقع پر دوا پروردگار ان الفاظ میں دیا گیا ہے ”اگر کوئی چیز موت سے بچاتی تو وہ سنا ہوتی“ (ترمذی۔ ابن ماجہ) سنا کی بابت حضرت ابوالنضرؓ سے مروی حدیث میں درج ہے کہ ”سنا اور سنوت میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (ابن عساکر) دوا کی بابت ان احادیث کا طرز بیان اور الفاظ اس امر کی دلیل ہیں کہ حضور اکرمؐ خواہش رکھتے تھے کہ ان کی امت امراض کے علاج کے لئے صرف دعا پر تکیہ نہ کرے اور نہ ہی جادو نو ناپ، گنڈہ تعویذ کا عیسائی طریقہ اپنائے جسے وہ لوگ روحانی علاج جتاتے تھے۔

کلونچی صرف ایک دوا ہی نہیں ہے بلکہ یہ مختلف غذاؤں میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ بو علی سینا نے القانون میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور اس کے طبی فوائد پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ کلونچی کے استعمال سے تھکن دور ہوتی ہے مزید یہ کہ جسمانی

قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ امریکہ میں کئے گئے ایک حالیہ تحقیق میں پتہ چلا کہ کلونجی کے تیس میں ایک جز Thymoquinone نام سے ہے جو دماغ میں Pancreatic کیفر کے Cell کو ختم کر دیتا ہے اور ایک دیگر تحقیق کے مطابق حاملہ عورت کیلئے کلونجی نہایت مفید ہے اور پیدائش اولاد کے بعد ماں کو کمزوری سے نکالت دیتی ہے۔

کلونجی کا استعمال مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے مثلاً پتوں کو شہ کے ساتھ کھانا یا گرم پانی میں بھگو کر استعمال کرنا یا گرم دودھ میں کچھ دیر تک بیجوں کو رکھ کر استعمال کر لینا وغیرہ۔

کلونجی کے کیمیائی اجزاء

a-Longipinene, Anisaldehyde, a-Phellandrene, a-Pinene, a-Pinene, Apiole, a-Thujene, Carvacrol, Carvone, Estragole, Fenchone, Limonene, Longifolene, Myrcene, Myristicin, n-Decane, n-Hexadecane, n-Nonane n-Tetradecane, p-Cymene, p-Cymene-8-ol, Sabinene, Terpinen-4-ol, Thymoquinone, Lauric acid, Myristic acid, Palmitic acid, Stearic acid, Oleic acid, Linoleic acid, Linolenic acid.

کلونجی کے طبی فوائد:

Antibacterial, diuretic, emmenagogue, galactagogue, carminative, stimulant, skin affection, puerperal fever, dyspepsia, loss of appetite, diarrhoea, amenorrhoea and dysmenorrhea. Locally used, it removes painful swellings of , coughs, emphysema. fevers, flu, general fatigue, headaches, heart trouble, increase milk production in nursing mothers, indigestion, inflammatory diseases, insomnia digestive, rheumatism stomachaches,

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Costus

گُست

عربی نام :- قُسط (حدیث)۔ گُست (حدیث) قسط الہندی (حدیث)۔ قسط البحری (حدیث)۔ عود الہندی (حدیث)۔ قسط الحلو۔

دیگر نام: Costus (انگریزی، فرانسیسی، جرمن) ☆ Costo (اطالوی) ☆ Sausurea (لاطینی) ☆ گُست، گُست شیریں (فارسی) ☆ کُھ، کُھ، کُت، پچک، کُٹ (ہندی، اردو، بنگالی) ☆ کُٹا (سنسکرت، مراٹھی، کنڑ) ☆ اپالیتا (گجراتی) ☆ کُستم (تیلگو) ☆ پُٹ، چُک، گوشتَم (تامل) ☆ سِڈی (ملیالی) ☆ کُھ، چوب کُھ (کاشمیری)

نباتاتی نام: *Saussurea costus* (Falc.) Lipsch. syn. *Saussurea lappa* C.b.Clarke (Asteraceae)

احادیث نبویؐ بہ سلسلہ کُتھ

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کے لئے ورس، کُتھ (حدیث: قسط) اور روغن زیتون کے پلانے کو مفید بتایا۔ (راوی حضرت زید بن ارقم۔ ابن ماجہ)
- رسول اللہ نے فرمایا: آئے عورتو! اپنے بچوں کے حلق کو سوزش سے جلا یا نہ کرو۔ جب کہ تمہارے پاس کُتھ (حدیث: قسط الہندی) اور ورس موجود ہیں۔ یہ ان کو چٹا دو۔ (راوی حضرت جابر بن عبد اللہ۔ مستدرک الحاکم۔ ابو نعیم۔ ابن السنی)۔
- رسول اکرم نے فرمایا: تم اس کُتھ (حدیث: العود الہندی) کو بطور دوا استعمال کرو۔ اس لئے کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ ذات الجنب (نمونیا یا پلوریسی) ان میں سے ایک ہے۔ (راویہ حضرت ام قیس۔ مسند احمد)۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں داخل

ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔ حضور نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ بچہ کو عذرہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے خواتین تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل کرتی ہو۔ اگر کسی بچے کو حلق میں عذرہ کی تکلیف ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو کتھ (قسط الہندی) کو رگڑ کر اسے چنا دو۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔ (راویہ۔ حضرت عائشہؓ، مسلم)

● رسول خدا نے فرمایا: "جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں سب سے بہترین دوا پچھنا (الحجامۃ) اور کتھ (حدیث۔ قسط الجری) ہے۔" (راوی حضرت انس بن مالک، بخاری، مسلم، نسائی)۔

● رسول کریمؐ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو۔ اپنے بچوں کو حلق دبا کر ان کو تکلیف کیوں دیتی ہو۔ کتھ (حدیث۔ عود الہندی) استعمال کرو۔ کیونکہ یہ سات (بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ ذات الجنب (پلیوریسی۔ نمونیا) ان میں سے ایک ہے۔" (راویہ حضرت ام قیس، بخاری)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عود الہندی (حدیث۔ العود الہندی) بہ معنی کست (حدیث۔ الکست) کو سات امراض میں مفید بتایا جس میں ایک ذات الجنب بھی ہے۔ (راویہ۔ حضرت ام قیس بنت محسن، ابن ماجہ)

● ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب (پلیوریسی) کا علاج کتھ (حدیث۔ قسط الجری) اور زیتون سے کریں۔ (راوی۔ حضرت زید بن ارقم، ترمذی، مسند احمد، ابن ماجہ)

● حضور اکرمؐ کو حضرت ام سلمہ اور حضرت اسماء نے مشورہ کر کے ان کی شدید بیماری کے دوران جو دوا پلائی اس میں کتھ

(حدیث: عود الہندی)، ورس اور زیتون کے چند قطرے شامل تھے۔ (طب نبوی، بخاری، مسلم)

● قسط الہندی وقسط البحرى وہی ہے جو کست۔ جیسے کافور اور قافور۔ پاکشت اور قشطت، (باب سعوط۔ کتاب طب نبوی، بخاری)

کچھ کے سلسلہ کی تمام احادیث پر ایک ساتھ غور کرنے کے بعد یہ بات کسی حد تک واضح ہو جاتی ہے کہ حضور اکرم نے قسط، گست، قسط الہند، قسط البحرى اور عود الہند کے ناموں سے جس دوا کا استعمال طلق اور ذات الجنب جیسی بیماریوں کے لئے بتایا ہے وہ ایک ہی دوا (جزی) کے کئی نام ہیں۔ عود الہندی سے مراد قسط اس لئے ہے کہ عود بمعنی لکڑی (عربی میں لکڑی کو عود کہتے ہیں) ہندوستان سے درآمد کی جاتی تھی۔ اس طرح قسط البحرى سے مراد ایسی قسط ہے جو سمندر پار سے لائی جاتی تھی نہ کہ خود سمندر سے۔ سچ تو یہ ہے کہ سمندر میں کوئی بھی نبات ایسی پیدا ہی نہیں ہوتی ہے جو قسط کی طرح لمبی اور مضبوط جڑ کی طرح ہو۔ کچھ محققین نے مصر کی ایک جڑ کو *Costus* کہا ہے جو نباتاتی اعتبار سے *Costus speciosa* ہے۔ لیکن حضور اکرم کے زمانہ میں عربوں میں اس کی مقبولیت تاریخی حوالوں سے ثابت نہیں ہے۔

”عود“ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی لکڑی یا درخت کی شاخ کے ہیں۔ اس طرح کسی بھی درخت کی لکڑی یا شاخ کو عود کہا جاسکتا ہے لیکن ہندوستان میں ”عود“ کا مفہوم صرف ”اگر“ (*Aquilaria agallocha*) کی لکڑی سے لیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستانی پودہ ہے اور صرف آسام کے پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یوں تو بعض لوگ لوہان کو بھی عود کا نام صرف اس لئے دے دیتے ہیں کیونکہ دونوں کا استعمال بطور بخور کیا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے عربی زبان اور عرب و مصر کی طب میں مختلف طبی اہمیت کی لکڑیوں کو عود کے نام سے جانا جاتا ہے مثلاً قے پیدا کرنے والی *Cyperus articulata* کی لکڑی کو اور پھوڑے پھنسیوں پر لگانے والی لکڑی عود القرح کہلاتی ہے۔ عود البرق

(*Myrica esculenta*) بھی طبی اعتبار سے اہم لکڑی ہے۔ وہ لکڑی جس پر حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا عود الصلیب کہلاتی ہے۔ عود الانجیر اور عود قاقی کچھ دوسری اہم لکڑیوں کے نام ہیں۔ عود قاقی غالباً اسی درخت کی لکڑی ہے، جس کا ذکر مولانا سید سلیمان ندوی نے ارض القرآن میں عود قاقی کے نام سے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے جنطانات حضرموت میں پائے جاتے ہیں۔

یہ تاریخی حقیقت اب بہت کچھ واضح ہو چکی ہے کہ عرب ہند کے درمیان تجارت کا سلسلہ اسلام کے قبل ہی شروع ہو چکا تھا۔ نباتاتی ادویات ہندوستان سے بڑے پیمانے پر عرب لے جاتی تھیں۔ ان ادویات میں کھنکھ نام کی لمبی اور موٹی جڑیں بھی کافی مقدار میں شامل ہوتی تھیں جن کو عرب کے حکماء قسط اور کست کے نام سے مختلف امراض کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اسے عود ہندی (ہندوستان کی لکڑی) بھی کہتے تھے۔ قسط کی جڑیں کشمیر کے علاقے کی پیداوار تھیں جن کا نباتاتی نام *Saussurea lappacea* ہے۔ یہ جڑیں آج بھی بے پناہ طبی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان جڑوں میں ایک خاص قسم کی خوشبو بھی ہوتی ہے جو چین میں بہت پسند کی جاتی ہے اسی لئے وہاں قسط کی دھوئی بھی دی جاتی ہے عود ہندی، قسط اور کست کا ذکر متعدد احادیث نبویؐ میں بھی ملتا ہے۔ شیخ بخاری شریف کی کتاب الطلاق کے باب 203 اور 204 کے تحت احادیث میں عورتوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ سوگ کے دوران قسط کی خوشبو کا استعمال کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب الطب کے باب 418 میں عود ہندی اور قسط کے بارے میں ایک حدیث یوں درج ہے۔

”عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جس کو گلے کی تکلیف تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی اولاد کو تالود با کر تکلیف کیوں دیتی ہو۔ تمہیں چاہئے کہ عود ہندی (بخاری شریف، العود ہندی) استعمال کیا کرو

کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے، جن میں ایک نمونینہ (بخاری شریف، ذات الحب) ہے۔ عود ہندی سے مراد کست (قط) ہے۔ (ترجمہ: مولانا عبدالحکیم) الطیب نبوی کے باب 405، 408، 416 اور 421 کے تحت بھی احادیث میں قط (کست) بنام عود ہندی کا ذکر ایک ایسی دوا کے طور پر ہوا ہے جس کو سات بیماریوں میں مفید بتایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ موجود سائنسی تحقیق کی روشنی میں قط کی جڑ گلے اور دمہ (Bronchial Asthma) کی بیماری میں بہت مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیمیائی جڑ (Saussurin) کو بہترین Bronchodilator پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ امراض جن میں قط مفید ہیں وہ ہیں کالرا، بخار، جلدی امراض، ناسور، معدہ کی خرابی (Dyspepsia)، دانت کا درد اور Rheumatism۔

بخاری شریف کی کتاب بد الخلق کے باب 292 کے تحت دو حدیثوں میں اور کتاب الانبیاء کے باب 302 کی ایک حدیث میں لفظ ”الالوة“ استعمال ہوا ہے، جس کا ترجمہ مولانا عبدالحکیم نے عود کیا ہے، مثلاً کتاب الخلق (باب 292) کی پہلی حدیث کا ترجمہ یوں ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے قبل داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند سے زیادہ تاباں اور درخشاں ہوں گے ان کی انگلیٹیوں میں عود (بخاری شریف، الالوة) سلگے گا اور پسینہ مشک (بخاری شریف، مسک) کی طرح خوشبودار ہوگا۔

اسی کتاب کی دوسری حدیث میں یوں فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی انگلیٹیوں میں الالوة سلگتا ہوگا اس سے ایوان الیمان نے العود مراد لیا ہے۔

کتاب الانبیاء باب 302 میں مزید وضاحت ملتی ہے جبکہ ارشاد ہوتا ہے کہ ”ان کی انگلیٹیوں میں الالوة سلگتا ہوگا جس میں عود کی خوشبو ہوگی۔“

مندرجہ بالا احادیث نبویؐ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جس عود ہندی کا ذکر کتاب الطیب میں ملتا ہے وہ اصل میں ہندوستانی ”کٹھ“ (سلکرت، کشت، عربی، قط) کی جڑ ہے، نہ کہ

ہندوستانی ”اگر“ کی لکڑی جبکہ کتاب بد الخلق اور کتاب الانبیاء کی احادیث سے الالوة کا ذکر ہے وہ عود کے مانند خوشبودینے والی چیز ہے۔ مولد گئے کی تحقیق کے اعتبار سے الالوة اصل میں درخت صبر یعنی *Aloe succotrina* (ہندی، ایلوہ) سے نکلا ہوا منجمد مادہ (انگریزی *Aloes*) ہے جو سڑ میں انتہائی تلخ ہوتا ہے یہ جتنے پر خوشبود بکھیرتا ہے اور سرزمین عرب کی نہایت اہم دوا ہے جس کے بے پناہ فوائد بتائے گئے ہیں سریانی (*Syriac*) زبان میں اس کو الالوة کہا گیا ہے جیسا کہ قدیم مصری لٹریچر سے واضح ہوتا ہے۔ مصر میں فرعونی دور میں الالوة (ایلوہ) کو لاشوں کو محفوظ کرنے (*Mummies*) کیلئے یونان اور مرکلی کے ساتھ استعمال میں لاتے تھے اس طرح یہ بات کسی حد تک یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ایلوہ (ہندی، فارسی) الالوة (سریانی) *Aloe* (انگریزی) اور الالوة (عربی) ہم معنی الفاظ ہیں اور ان سے مراد درخت صبر سے حاصل کئے گئے مادہ سے ہے حالانکہ عربی کی بعض لغات میں الالوة کے معنی اگر کی لکڑی کے بھی دئے گئے ہیں۔ مقدس بائبل میں ایلوہ کے لئے جو عبرانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ لاوت ہے اور یونانی لفظ لون ہے (دیکھئے کتاب ہان، باب 19) بعض محققین کا خیال ہے کہ بائبل کے الوت کے دو معنی ہیں ایک *Aloes* (ایلوہ) اور دوسرا *Aloewood* (العود) بہر حال عود کے سلسلہ کا سائنسی لٹریچر کسی حد تک صحیحیدہ اور مبہم ہے پھر بھی موجودہ سائنسی تحقیقات اور احادیث نبوی کی روشنی میں یہ بات بڑی حد تک واضح ہو جاتی ہے کہ قدیم دور میں عرب میں جس شے کو عود ہندی (ہندوستان کی لکڑی) کہتے تھے وہ اصل میں قسط کی لکڑی (جڑ) کا دوسرا نام تھا اور اس کا پودہ اب *Saussurea lappa* کہلاتا ہے اس کے علاوہ الالوة اصل میں ایلوہ کا عربی نام تھا جو صبر بھی کہلاتا ہے اور جس کا ذریعہ *Aloe Succotrina* نامی پودہ تھا۔

کیت کے کیمیائی اجزاء:

Acetic-acid, Alkaloids, (Alpha-amyrin-stearate, Beta-amyrin-stearate, Betulin, Camphene, Caryophyllene, Caryo-phyllene-oxide), Inulin, Kushtin, Lactones, Linalool, Lupeol, Myrcene,

Naphthaline, Octanoic-acid, Oleic-acid, P-cymene, Palmitic-acid, Phellandrene, Resinoids, Saussurine, Stigmasterol, Tannin and Taraxasterol

کست کے طبی فوائد: Stimulant, spasmodic diseases, cough, asthma, cholera and deranged digestion, skin diseases and rheumatism. cooling lotion to sprains, headache, astringent ointment on ulcers.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ذخیرہ)



Chapter 5/3

Image No 3

Tooth Brush Tree

پیلو

عربی نام: شجرة المسواک (حدیث)، اراک (حدیث)، اراک (حدیث)، اقط۔

دیگر نام: Mustard Tree & Tooth Brush Tree (انگریزی)

☆ Brasse A Dents (فرانسیسی) ☆ Zahnburste (جرمن)

☆ Spazzolino albero (اطالوی) ☆ Dis Fircasi Agasi

☆ Sikatgigi Pohon (اندونیشیا) ☆ درخت مسواک، درخت خرول

(فارسی) ☆ پیلو (سنسکرت، ہندی، اردو، بنگالی) ☆ کلرواہ، کارول (تامل) ☆ وراگوگو

(تیلگو) ☆ چلونو (گجراتی) ☆ کریمھا پریا (سنسکرت)

نباتی نام: *Salvadora persica* Linn. (Salvadoraceae)

احادیث بسلسلہ پیلو

- عبدالرحمن بن ابوبکرؓ اندر آئی ان کے پاس مسواک تھی جس سے وہ اپنے دانت صاف کر رہے تھے۔ حضورؐ نے اس جانب نظر بھر کے دیکھا۔ میں نے مسواک عبدالرحمنؓ سے مانگ کر اس کو کانا۔ پھر اپنے دانتوں سے نرم کیا اور ان کو دی۔ انہوں نے

مسواک کی۔ (نبی کریمؐ کی دنیاوی زندگی کے آخری لمحات کے دوران) راویہ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، بخاری)

- رسول اللہؐ نے فرمایا : ”مجھے اگر اپنی امت پر گرانی (مشکل) کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔“ (راوی، حضرت ابوہریرہؓ، بخاری، مسلم)
- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ روزہ نماز کی حالت میں مسواک کرتے تھے۔ (راوی، حضرت عامر بن ربیعہ، ابن ماجہ، ابوداؤد)

- جس طرح نماز کے لئے لوگوں کے لئے وضو فرض ہے اسی طرح مسواک بھی فرض کر دی جاتی۔ (راوی، حضرت عباس بن عبدالمطلب، مستدرک الحاکم)

- نبی کریمؐ نے فرمایا : ”مسواک کے بعد کی دو رکعتیں اس کے بغیر ستر سے افضل ہیں اور پوشیدہ دعوت دینا اعلانیہ دعوت سے ستر گنا بہتر ہے۔“ (راوی، حضرت ابوہریرہؓ، ابن النجار)

- رسول کریمؐ نے فرمایا : ”مسواک میں دس فوائد ہیں۔ منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ نظر کو تیز کرتی ہے، بلغم نکالتی ہے۔ سوزش کو دور کرتی ہے۔ سنت پر عمل کا باعث فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔ رب کو راضی کرتی ہے۔ نیکیوں میں اضافہ کا باعث اور عمدہ کی اصلاح کرتی ہے۔“ (راوی، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابونعیم)

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیلو (الاراک) کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔ (راوی، حضرت ابی حبیذہ الصباحی، ابن سعد)

- حضور اکرمؐ نے فرمایا : ”مسواک کے ساتھ والی نماز بغیر مسواک والی نماز سے ستر مرتبہ بہتر ہے۔“ (مستدرک الحاکم اور مسند احمد)

نوٹ: بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ ستر مرتبہ کی تاکید سے مفہوم کثرت کا ہے۔

- رسول اللہ نے فرمایا: ”مسواک تین قسم کی ہے۔ اگر پیلو (اراک) میسر نہ ہو تو عنم یا بطم۔“ (راوی حضرت ابی زید الغفقی، ابو نعیم)
- رسول اقدس نے فرمایا: ”مسواک منہ کو پاک کرتی۔ رب کو راضی کرتی۔ شیطان کو بدگمان کرتی۔ بھوک بڑھاتی اور دانتوں کو چمکاتی ہے۔“ (حضرت انس بن مالک، مستدرک الحاکم، الدیلمی)
- رسول پاک نے فرمایا: سیاہ رنگ کا کباٹ (پیلو کا پھل) سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ (راوی، حضرت جابر بن عبداللہ، بخاری، مسلم)
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ (راوی، حضرت عائشہ، بخاری، مسلم)
- رسول اللہ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو بکثرت مسواک کرنے کی تعلیم دی۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، بخاری)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ (راوی، حضرت عائشہ، مسلم)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ضرور مسواک کرتے تھے۔ (راوی حضرت عبداللہ بن عمر، بخاری)
- حضور اکرم نے فرمایا: ”مسواک منہ کی صفائی اور خدا کو خوش کرنے کی چیز ہے (خدا کی رضامندی ہے) (راویہ حضرت عائشہ، بخاری، راوی، حضرت انس بن مالک، ابو نعیم)

درخت مسواک ایک اونچا اور سایہ دار درخت ہے، اس کی دو قسمیں ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ دونوں ہی کی ٹہنیاں مسواک کے طور پر استعمال میں آتی ہیں لیکن پھل صرف *Salvadora persica* کے ہی کھائے جاتے ہیں۔

درخت مسواک عرب علاقے کا ایک اہم درخت ہے اس درخت کے بیجوں میں سرسوں کی خوشبو آتی ہے لہذا اسے شجر خردل بھی کہا جاتا ہے۔ شجر مسواک کی پتیاں پیشاب آور ہیں اور ٹانگ کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں۔ کھانسی، براؤن کا ٹینس اور قبض میں ان کا استعمال مفید سمجھا جاتا ہے۔ درخت خردل کے پھل باضم ہوتے ہیں اور انہیں قوت باہ کیلئے مفید پایا گیا ہے۔ شجر مسواک کے بیجوں سے حاصل کردہ تیل جلدی بیماریوں کے کام آتا ہے۔

قرآن پاک میں شجر مسواک کا ذکر خط کے نام سے کیا گیا ہے۔ (سورہ سبا آیت نمبر 15-16)

تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“ (Vth Ed. 2011, 1st Ed. 1989)

پیلو کے کیمیائی اجزاء:

sennegrin, tannic acid and sodium carbonate

پیلو کے طبی فوائد: Antiseptic

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈسشنری)



Chapter 5/4

Image No 4

Senna

سناء

عربی نام: سناء (حدیث)

دیگر نام: Senna (انگریزی) ☆ Sene (فرانسیسی)

☆ Sennep laenze (جرمن) ☆ Senna (انڈونیشیا)

☆ Sinemeki (ترکی) ☆ Sena (ہسپانوی) ☆ سناء ملکی (فارسی) ☆ سناء

(ہندی، اردو، بنگالی) ☆ بھوپاری، بھوپدما (سنسکرت) ☆ ٹاٹ کی سنا (گجراتی)

سناء سون پات (ہنگالی) سن فوٹا کھی، بھونی نرواد (مراٹھی) سن ٹیلا ویرائی (تامل) سن ٹیلا
تنگید (تیلگو) سن ٹیلا ورکے (کنڑ) سن ٹیلا کا (ملیالی)

نباتاتی نام : *Cassia senna* Linn., syn. *C.*

angustifolia Linn. (Leguminosae)

احادیث نبوی بسلسلہ سناء

- پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا (حضرت اسماء سے) کہ تم کس چیز (دستاور) سے پیٹ صاف کرتی ہو۔ انہوں نے کہا شبرم سے آپ نے فرمایا گرم اور مضر ہے پھر اس کے بعد ہم دستاور دوا کے لئے سناء کا استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز موت سے بچاتی تو وہ سناء ہوتی۔ (راویہ حضرت اسماء بنت عمیس۔ ترمذی، ابن ماجہ)
- میں نے رسول اللہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے تمہارے لئے سناء اور سنوت موجود ہیں۔ ان میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے۔ میں نے پوچھا سام کیا ہے؟ فرمایا: "موت"۔ (راوی حضرت عبداللہ بن ام حزام۔ ابن ماجہ۔ ابن عساکر)
- رسول اللہ نے فرمایا: "سناء اور سنوت میں ہر بیماری سے شفا ہے"۔ (راوی حضرت ایوب انصاری، ابن عساکر)
- حضور نے شبرم کے بارے میں فرمایا کہ وہ گرم ہے۔ تمہارے لئے ٹھنڈک سناء اور سنوت میں ہے۔ اس میں ہر چیز کی دوا ہے۔ (ترمذی)

ہندوستان کی سناء جسے اکثر سناء کی بھی کہا جاتا ہے وہ اصل میں *Cassia angustifolia* Vahl ہے اور جو انگریزی میں *Tinnevelly Senna* کے نام سے موسوم ہے۔ یہ *Cassia Senna* (Alexandrian senna) سے بہت مختلف نہیں۔ دونوں میں *Sennoside* کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

سے مکی چٹیاں درست آور ہوتی ہیں اور اس کا کم کیلئے ان کا استعمال دیوہیتی طریقیہ عارضی میں بھی ہوتا ہے۔

سنا کے کیمیائی اجزاء: Myricylalcohol, iso-rhamnetin, kaempferol, rhein, emodin and calcium salts

سنا کے طبی فوائد: Expectorant, wound dresser, antidysentric, carminative and laxative, loss of appetite, hepatomegaly, splenomegaly, indigestion, malaria, skin diseases, jaundice and anaemia.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی فہرستی)



Chapter 5/5

Image No 5

Indigo

نیل

عربی نام: کتم (حدیث) و سسمہ

دیگر نام: Indigo: (انگریزی) ☆ Indegotica (فرانسیسی)

☆ Indigo (اطالوی) ☆ Nila (انڈونیشیا، بھاشا) ☆ Indigotrauch

(جرمن) ☆ Anil (ہسپانوی) ☆ Indigofera (لاطینی) ☆ Civit (ترکی)

☆ نیل (فارسی، اردو، ہندی) ☆ نیلا (سنسکرت) ☆ گالی (گجراتی) ☆ نیلی (مراٹھی،

تہل، کنڑ، تیلگو) ☆ نیلم، الماری (ملیالی)

نباتی نام: Indigofera tinctoria Linn. (Leguminosae)

احادیث بسلسلہ نیل

- رسول کریمؐ نے فرمایا: ”بزہا ہے کو بدلنے کی بہترین ترکیب مہندی اور نیل۔“ (حدیث، کتم) (راوی، حضرت ابوذر غفاری،

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابو نعیم، ابن ماجہ)

- رسول اللہ کے سامنے سے ایک شخص گذرا جس نے مہندی کا خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کتنا عمدہ ہے۔ پھر دوسرا شخص گذرا جس نے مہندی اور نیل (حدیث کتم) کا خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ اس سے بھی بہتر ہے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن عباس، ابوداؤد)

انڈیگو فیرا (Indigofera) کی کئی قسمیں دنیا کے مختلف حصوں میں پیدا ہوتی ہیں لیکن جو قسم مصر اور عرب میں پائی جاتی ہے وہ *Indigofera articulata* ہے جب کہ ہندوستان میں ہونے والی انڈیگو زیادہ تر *Indigofera tinctoria* ہے۔ *Indigofera* کے علاوہ ایک دوسرا پودہ جو کتم کا ذریعہ قدیم عرب میں ہوسکتا ہے وہ Woad نامی پودہ ہے، جو سرد علاقوں کا پودہ ہے اور جس کا نام *Isatis tinctoria* ہے۔ واضح رہے کہ مہندی میں نیل ملانے سے ہی بال کالے ہوتے ہیں ورنہ صرف مہندی سے سنہرا رنگ آتا ہے۔

نیل کے کیمیائی اجزاء: Indican

نیل کے طبی فوائد: alterative and purgative, enlargement of the liver and spleen, dropsy, infections of the lungs and kidneys, whooping cough and palpitation of the heart, epilepsy, erysipelas, amenorrhoea, poultice to relieve hemorrhoids. (تفصیل کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



عربی نام : ہندہ (حدیث)، شکوریہ

دیگر نام : Succory - Chicory (انگریزی) Achicory

(ہسپانوی) Chicoree-endive (فرانسیسی) Endivie (جرمن)

Intuba (لاطینی) کاسنی (فارسی، اردو، ہندی) شکوریہ (فارسی) کاجنی

(مراٹھی) کاشنی ڈٹولو (تیلگو) کاشنی وائی (تامل)

نباتاتی نام : *Cichorium intybus* Linn. (Asteraceae)

حدیث بسلسلہ کاسنی

- رسول اللہ نے فرمایا : تمہارے لئے کاسنی موجود ہے۔ کیونکہ کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جب جنت کے پانی کے قطرے اس پر نہ گرتے ہوں۔ (راوی، حضرت ابن عباسؓ، ابو نعیم)
- رسول اللہ نے فرمایا : کاسنی لو لیکن اس کو دھومت (ابو نعیم، ذہبی)

کاسنی کے بیج کا استعمال یوں تو مختلف امراض میں کیا جاسکتا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ گردے کی پتھری کے نکلنے میں اس کا بہت خاص رول ہے۔ کاسنی کی جڑ کی بابت بتایا جاتا ہے کہ اس میں Inulin کی مقدار کافی ہوتی ہے اسی لئے اس کا استعمال ذیابیطس میں مفید سمجھا گیا ہے۔

کاسنی کے کیمیائی اجزاء :

Tartaric acid, chlorogenic acid, and chicoric acid (Aerial parts), Roots contain Inulin (up to 58%), palmitic acid, linoleic acid, lactucin and lactucopicrin, cichoriin, taraxasterol, tannins, fructose, mannose, pectin, choline.

کاسنی کے طبی فوائد :

Appetizer, cholagogue, depurative, digestive, diuretic, hypoglycaemic, laxative and tonic, jaundice, liver enlargement, gout and rheumatism (root and leaves).

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے: اختتامی صفحات میں طبعی و کثیری)



Chapter 5/7

Cress

تخم رشاد

عربی نام: ثفاء (حدیث)، حرف، حب الرشاد

دیگر نام: Cress: (انگریزی) ☆ Cresson (فرانسیسی) ☆

Kreese (جرمن) ☆ Tere Toham (ترکی) ☆ Semillas Berro

(اسپینش) ☆ تخم رشاد، تخم قرہ تیزک، حرف (فارسی) ☆ ہالم (اردو، ہندی، پنجابی، گجراتی،

بنگالی) ☆ ایلپوا (مراٹھی) ☆ ادالاولی تولو (تیلگو) ☆ الی ورائی (تامل) ☆ آلی

یجا (کنڑ) ☆ چندرشورا (سنسکرت)۔

نباتاتی ذریعہ:

Lepidium sativum Linn. (Cruciferae/Brassicaceae)

احادیث بسلسلۂ تخم رشاد

- رسول اللہ نے فرمایا: "دو تلخ چیزوں میں کس قدر شفاء ہے۔ صبر اور تخم رشاد (حدیث، ثفاء) میں۔" (راوی، ابن عباس، ابوداؤد)
- رسول اکرم نے فرمایا تھا: "تمہارے پاس تخم رشاد (حدیث، ثفاء) موجود ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔" (راوی، حضرت ابوہریرہ، ابوداؤد)

محدث ابو عبیدہ کی تحقیق ہے کہ ثفاء سے مراد حرف ہے اور حرف کو موابم الناس حب الرشاد کہتے ہیں۔ طب نبوی کی بعض کتابوں میں شیخ کو بھی حب رشاد کا نام دیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ حب رشاد جس کو ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں ہالم کا نام دیا جاتا ہے ایک چھوٹا پودہ

(Herb) ہے جس کی پتیاں سلاڈ (Salad) کے طور پر استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ یہ بے پناہ طبی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ اس میں Scorbatic اور Hepatic امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہالم کے بیج پیشاب آور ہونے کے علاوہ دستہ ور بھی ہیں۔ قوت باد کو بڑھاتے ہیں۔ ان بیجوں میں ایک قسم کا لعاب ہوتا ہے جس کی بناء پر اسے پلٹس (Poultice) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ہالم کی جڑیں Syphilis میں مفید پائی گئیں ہیں۔

تخم رشاد کے کیمیائی اجزاء:

Carbohydrates, Dietary fiber, Fat, Protein, Vitamin A, Folate, Vitamin C, Calcium, Iron

تخم رشاد کے طبی فوائد:

Indigestion, constipation, poultice, Syphilis.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی نوکثری)



Chapter 5/8

Image No 7

Aloes

گھینکواڑ

عربی نام: الہ (حدیث)، صبر (حدیث)، مصر

دیگر نام: Aloes (انگریزی، فرانسیسی، جرمن) Alon (جرمن)

Ahalin, Ahaloth (عبرانی) ☆ Acibar (ہسپانوی) ☆ Aloin

(ترکی) ☆ Obat Dr Daun Gaharu (انڈونیشیا۔ بھاشا) ☆ صبر، بول سیہ

(فارسی) ☆ ایلوہ، مصر، گھینگو اور (اردو، ہندی) ☆ کریا بولن (تامل) ☆ مشاہرم

(تیلگو) ☆ چناتاگم ایلوہ (ملیالی) ☆ مشمر (بنگالی) ☆ مسمر ابولا (مراٹھی) ☆ ایلوہ

(گجراتی) ☆ کماریکا (کنڑ)

نباتاتی نام: Aloe succotrina Linn. & other species (Liliaceae)

احادیث بسلسلہ ایلوہ

- ابو سلمہ کی وفات کے بعد میں رسول کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے ایلوہ (حدیث: صبر) میرے سامنے رکھا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلوہ (حدیث: صبر) ہے اور اس میں خوشبو نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ چہرے کو نکھارتا ہے لیکن اسے رات کے علاوہ نہ لگانا۔ انہوں نے اسے دن میں لگانے سے منع فرمایا۔ (راویہ: حضرت ام سلمہ، ابو داؤد)
- جو گروہ جنت میں سب سے قبل داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند سے زیادہ تاباں اور درخشاں ہوں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں ایلوہ (حدیث: الوہ) سلگے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبو دار ہوگا۔ (راوی حضرت ابو ہریرہ بخاری)
- رسول کریمؐ نے فرمایا: دو تلخ چیزوں میں کس قدر شفاء ہے۔ صبر (حدیث: صبر) اور تخم رشاد (حدیث: شفاء) میں۔ (راوی: ابن عباس، ابوداؤد)
- رسول اللہؐ نے فرمایا: "ان کی (جنتیوں) انگلیٹھیوں میں الوہ سلگنا ہوگا جس میں عود کی خوشبو ہوگی" (راوی حضرت ابو ہریرہ، بخاری)
- حج کے دوران رسول اللہؐ نے صحابی سے کہا جنہوں نے اپنی آنکھ کی تکلیف کا ذکر کیا کہ "اپنی آنکھوں کو ایلوہ سے دھک لو" (سیوطی)

Aloes کی متعدد قسمیں عرب، افریقہ اور ہندوستان کے گرم علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بعض ایسی بھی ہیں جن سے گٹھا ہوا رال یعنی Resin جلنے پر خوشبو نکھیرتا ہے۔ ایسے ہی Resin کو قدیم دور میں مصر کی محفوظ کی ہوئی لاشوں (Mummies) پر

ملا جاتا تھا۔ بعض Aloes کی ایسی بھی قسمیں ہیں جن سے نکالا گیا گودہ صبر کہلاتا ہے اور جس کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے۔ یہ حلوہ متوی باہ سمجھا جاتا ہے۔ Aloes کی قسمیں جو عرب و مصر میں پیدا ہوتی ہیں ان کے نام اس طرح ہیں:

- (1) *Aloe vera* Syn. *Aloe barbadensis* Mill.
- (2) *A. Ferox* Mill. (3) *A. perryi* Baker.
- (4) *A. succotrina* Lam.

گھینکواز کے کیمیائی اجزاء:

Barbaloin and Isobarbaloin resin and emodin.

گھینکواز کے طبی فوائد:

Eczema, ringworm, skin rejuvenation, healing of wounds and treatment of sunburn, arthritis pain, improving blood circulation, reducing scarring, anti-inflammatory wound healing, moisturizing agent, anti-carcinogenic, anti-tumour, purgative

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کشری)



Chapter 5/9

Image No 8

Fenugreek

میتھی

عربی نام : حلبہ (حدیث)

دیگر نام: Fenugreek (انگریزی) ☆ Alholva (ہسپانوی) ☆

Shambilit (ترکی) ☆ Fienogreco (اطالوی) ☆ Fenugreco

(فرانسیسی) ☆ Bocksho Rnklee (جرمن) ☆ غنبلید، ہملیت، فسلیز (فارسی)

☆ میتھی (ہندی، اردو، مراٹھی) ☆ میتھیکا (سنسکرت، بنگالی) ☆ میتھنی (گجراتی) ☆

منتولو (تیلگو) ☆ وندیانم (تامل) ☆ منتھیا (کنڑ) ☆ تخیم اولودا (ملیالی)

نباتاتی نام: *Trigonella foenum-graecum* Linn. (Leguminosae)

احادیث نبوی بسلسلہ میتھی

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میتھی سے شفا حاصل کرو۔" (راوی، حضرت قاسم بن عبدالرحمن۔ الجوزی)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت اگر میتھی کے فوائد کو سمجھ لے تو وہ اسے سونے کے ہم وزن خریدنے سے دریغ نہ کرے۔" (ذہبی)
- مکہ معظمہ کی فتح کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص بیمار ہوئے تو حارث بن کلدہ طبیب نے ان کے لئے "فریقہ" تیار کرنے کی ہدایت کی جس میں تھاکہ کھجور، جوکا دلیا اور میتھی پانی میں اُبال کر مریض کو نہار منہ شہد ملا کر گرم گرم پلایا جائے۔ یہ نسخہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے اسے پسند فرمایا اور مریض کو شفا ہو گئی۔ (الجوزی)

یوں تو میتھی کی طبی اہمیت سے عام واقفیت ہے لیکن حالیہ برسوں کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا متواتر استعمال ذیابیطس (Diabetes) کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ خون کے گولیسٹروئل کو کم کرنے میں مددگار ہے۔ میتھی کے بیج میں Galactomannan نامی ایک کیسایڈی جز ہوتا ہے جو دراصل خون میں شکر کی مقدار کو گھٹاتا ہے۔ ایک تجویز کے مطابق ۵ گرام سے لے کر ۳۰ گرام تک میتھی کے بیج پانی میں بھگو کر صبح نہار منہ کھالینا مع پانی کے نہایت مفید ہے۔ فی زمانہ مغربی ممالک میں ان بچوں کا استعمال ذیابیطس کے مرض میں نہایت مقبول ہو گیا ہے۔

میتھی کے کیمیائی اجزاء:

Moisture-6-8 %; Protein-9.5 %; Fat-10.0 % (oleic, linoleic and linolenic acids); Fiber-18.20%; Carbohydrates-42.9% Galacto-mannan-25%; Total ash-13.4 %; Sodium-0.09 %; Potassium-1.7 %; Calcium-1.3 %; Phosphorus-0.48 %; Iron-0.011%; Vitamin B1-0.41 mg/100 g; Vitamin B2-0.36 mg/100

g; Niacin-6.0 mg/ 100 g; Vitamin C-12.0 mg/ 100g; Vitamin A-1040 I.U. 100 g; Calorific value-360 calories/100g (USDA). Fenugreek leaves and stems are rich in calcium, iron, vitamin A and vitamin C (ascorbic acid), diosgenin, yamogenin, gitogenin, tigogenin, and neotigogens

میتھی کے طبی فوائد:

Galactagogue, potent stimulator of breastmilk production, lowers serum cholesterol and triglyceride, antidiabetic, anti-carcinogenic (cancers of the breast and colon), strengthen the back and return the uterus to its natural position, emollient, febrifuge, restorative, poultice for wounds and inflammations, conditioner for hair.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و شہری)



Chapter 5/10

Image No 9

Terebinth

کابلی مستگی

عربی نام: بطم (حدیث)

دیگر نام: Terebinth - Trebinthus: (انگریزی)

☆ Terebinthe (فرانسیسی) ☆ Terpentine (جرمن)

☆ Terebintos (ہسپانوی) ☆ Sakiz Agaci, Bittim (ترکی)

☆ مصطلح کابلی (فارسی) ☆ کابلی مستگی (اردو، ہندی)۔

نباتاتی نام: Pistacia terebinthus Linn. (Anacardiaceae)

حدیث بسلسلہ مصطلح

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا: کہ مسواک تین قسم

کی ہے۔ اگر پیلو (حدیث، اراک) میسر نہ ہو تو عنم یا بطم (راوی: حضرت ابی زید الغافقی، ابو نعیم)

Pistacia کی تین قسمیں (Species) عرب، ایران اور افغانستان میں پائی جاتی ہیں جن میں *P. vera* سے پست نام کامیوہ حاصل ہوتا ہے جب کہ *P. Lintiscus* سے روئی مصطکی نام کا گوند (Resin) حاصل کیا جاتا ہے جو دانتوں کیلئے بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ تیسری یعنی *P. terebinth* عام طور سے *Terebinth* کہلاتی ہے اس کی شاخ عود المصطکی کہلاتی ہے اور مسواک کے طور پر استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔ ارک کے علاوہ مسواک کیلئے جن درختوں کی شاخیں عرب میں استعمال کی جاتی رہی ہیں ان میں قابل ذکر زیتون اور مختلف *Acacia* کے درخت ہیں جو سب، سمر، طح وغیرہ ناموں سے پیکانے جاتے ہیں *Achyranthes aspera* اور *Aerva tomentosa* کی جڑ بھی مسواک کے طور پر کام میں لائی جاتی رہی ہے۔

کابلی مستگی کے کیمیائی اجزاء:

Turpentine, Tannin

Anti-inflammatory: کابلی مستگی کے طبی فوائد

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کشری)



Chapter 5/11

Anam

عنم

عربی نام: عنم (حدیث) مطلق

احادیث بسلسلہ عنم

- رسول اللہ نے فرمایا : "مسواک تین قسم کی ہے اگر پیلو (حدیث، اراک) میسر نہ ہو تو غنم یا بضم، (راوی، حضرت ابی زید الغافقی، ابو نعیم)

غنم کی صحیح پہچان تحقیق طلب ہے کیونکہ عربی لٹریچر کے اعتبار سے غنم ایک ایسا پودہ ہے جس کے پھل سرخ رنگ کے ہوتے ہیں چنانچہ اس پودہ کو جتا سے رنگی ہوئی انگلی سے تشبیہ دی جاتی۔ غنم کو خرنوب درخت کی چھوٹی شاخ بھی بتایا گیا ہے۔ خرنوب کا یہ درخت شام و مصر کے علاقہ کا درخت ہے جسے Carob کا نام دیا جاتا ہے نباتاتی اعتبار سے یہ *Ceratonia siliqua* ہے۔ بعض عربی کی کتابوں میں انگور کی تیل (Tendrill) کو بھی غنم کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کیکڑ کی جنس یعنی *Acacia* کے کانے دار پودوں کی شاخوں کو بھی غنم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور غالباً یہی پہچان صحیح اور قرین قیاس لگتی ہے۔ کیونکہ کیکڑ یعنی بیول کی شاخیں ہندوستان میں بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی رہی ہیں۔



Chapter 5/12

Image No 10

Marjoram

مرزنجوش

عربی نام: مرزنجوش (حدیث) مرقوش، مودقوش، مردقوش، مرزجوش
دیگر نام: Marjoram (انگریزی) ☆ Marjolaine (فرانسیسی)
 ☆ Dort (جرمن) ☆ Amaracus (یونانی) ☆ مرزنگوش (فارسی)
 ☆ مرزنجوش (اردو، فارسی، پنجابی) ☆ مرو (تیلگو) ☆ مروگا (کنڑ) ☆ مرو (تامل)
 ☆ مروما (ملیالی) ☆ مرو (بنگالی، ہندی)۔

نباتاتی نام:

1. *Origanum vulgare* Linn.

2. *Majorana hortensis* Moench.

(Lamiaceae/Labiatae)

احادیث بسلسلہ مرزنجوش

- تم لوگ مرزنجوش استعمال کیا کرو اس لئے کہ یہ زکام کے لئے مفید ہے۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، ابو نعیم، ابن السنی)
- وہ اقسام کے مرزنجوش مصر اور عرب کے علاقوں میں ملتے ہیں ایک جنگلی (*O. vulgare*) اور دوسرا حلو مرزنجوش (*M. hortensis*) کہلاتا ہے۔ یہ دونوں ہی پودے (Hrb) طبی خصوصیات رکھتے ہیں۔ ان میں ایک خوشبودار تیل (Essential Oil) بھی ملتا ہے جو Thyme کی طرح ہوتا ہے۔ مرزنجوش کا ذکر Amaracus نام سے قدیم یونان کے طبی لٹریچر میں بہت ملتا ہے۔ بقراط اور جالینوس نے ان کی خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یوعلی سینا نے جب اس کی اہمیت پر زور دیا تو ایران میں اس کی پیداوار کافی کی جانے لگی۔ آج کل اسے دنیا کے مختلف علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مرزنجوش کے کیمیائی اجزاء

Moisture-9%; Protein-14.31%; Fixed oil-5-6%; Volatile oil-1.8%; Pentosans-7.68%; Fiber-22.06%; Iron-6.1 to 7.3%; Sodium- 0.8%; Calcium-18.0 to 24.0%; Phosphorus-8.9 to 9.1%; Silica -24%; Magnesium- 6.0%; Tannin, Ursolic acid.

مرزنجوش کے طبی فوائد:

Majorana hortensis Moench.

Medicinal uses: Whole plant-stimulant, tonic, rubefacient. Given in colic, diarrhea, hysteria, rheumatism, toothache and earache. Useful in gynaecological disorders./Asthma, astringent, carminative emmenagogue expectorant, galactagogue, hysteria paralysis, stimulant, surorific, tonic.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و شریعی)



Chapter 5/13

Pseudo Saffron

ورس

عربی نام: ورس (حدیث)

دیگر نام: Pseudo Saffron (انگریزی) ورس (فارسی، اردو، ہندی)
☆ سلیم (بنگالی) ☆ واوولا (مراٹھی) ☆ کماتری (ملیالی)۔

نباتاتی نام: *Flemingia grahamiana* Wight & Arn. Syn. *Moghania grahamiana* Kuntze (Leguminosae)

احادیث نبوی بسلسلہ ورس

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلورسی (حدیث ذات الجنب) میں زیتون کے تیل (حدیث زیت) اور ورس (حدیث ورس کی تعریف فرماتے تھے۔ (راوی، حضرت زید بن ارقم، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد)
- حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ عورتیں زچگی سے فراغت کے بعد ورس (حدیث ورس) کے پانی میں چالیس دنوں تک بیٹھا کرتی تھیں اور ہم میں سے ایک اپنے چہرے پر ورس لگایا کرتی تھیں کیونکہ ان کے چہرے پر جھائیں کے داغ تھے۔ (راوی حضرت ام سلمہ، مسند احمد، ترمذی، بیہقی)

ورس ایک قسم کا پتلا رنگ ہے جو ورس نام کے درخت کی پھلی پر جمع ہو جاتا ہے اور کھرج کر نکال لیا جاتا ہے۔ یہ کمالا نام کے رنگ کی طرح ہوتا ہے جو *Mallotus* کے درختوں کے پھلوں پر جمع ہو جاتا ہے اور کھرج کر نکالا جاتا ہے۔ فی زمانہ بازاروں میں کمالا رنگ کوئی یمن کا ورس رنگ کہہ کر فروخت کرتے ہیں۔ قدیم دور میں یمن کا علاقہ ورس

کا ذریعہ تھا۔ طب نبوی کے بعض مصنفین نے ورس کا *Memecylon* دیا ہے جو قطعاً غلط ہے۔ اس جنس کے پودے سری لنکا اور جنوبی ہند کے مشرقی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا دور کا بھی واسطہ عرب اور خاص طور سے یمن سے نہیں ہے۔ ورس اور کمال رنگ کپڑوں کے رنگنے کے لئے بہت اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ان کو چلدی بیماریوں میں مفید پایا گیا ہے۔

ورس کے کیمیائی اجزاء: Red Dye

ورس کے طبی فوائد: Anthelmintic

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و مشنری)



Chapter 5/14

Image No 11

Water-Cress

جرجیر

عربی نام: جرجیر (حدیث)

دیگر نام: Rocket-Salad, Water-Cress (انگریزی)

☆ Cresson deau (فرانسیسی) ☆ Born Kresse (جرمن) ☆ تارا

میرا (ہندی)۔

نباتاتی نام: *Eruca sativa* Mill. (Cruciferae/Brassicaceae)

احادیث بسلسلہ جرجیر

- رسول اللہ نے فرمایا: "جرجیر ایک تکلیف دینے والی نبات ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ آگ سے پیدا ہوتی ہے۔" (ذہبی)
- رسول کریمؐ نے فرمایا: "جرجیر پودہ حبش کا ہے۔" (سیوطی)

یہ بات تحقیق طلب ہے کہ جرجیر کو ایک تکلیف دہ دوا بتایا گیا ہے جب کہ مندرجہ بالا مذکور پودے اس زمرہ میں نہیں آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جرجیر نام کا پودہ Cruciferae کا پودہ ہو لیکن کوئی ایسی قسم ہو جو غرب میں بھی اعتبار سے Side effect پیدا کرتی ہو۔ یا پھر جرجیر یہی پودہ ہو اور حدیث میں اشارہ اس کے بیجوں کی جانب ہو۔ نیز تک اس کے بیجوں میں نہایت کڑوا تیل ہوتا ہے۔

عربی کی کچھ تصانیف میں جرجیر کا نباتاتی نام *Nasturtium officinale* بتایا گیا ہے۔ یہ بھی Brassicaceae خاندان کا پودہ ہے اور انگریزی میں Water-Cress کہلاتا ہے۔ اس کی پتیاں سلاڈ کے طور پر یورپ میں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ بہر حال احادیث کی روشنی میں جرجیر پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

جرجیر کے کیمیائی اجزاء:

Vitamin C, Vitamins E, A.sulfur, iron.
Chlorophyll.Fibers.oils.

جرجیر کے طبی فوائد:

Expectorant Diuretic, tonic, skin diseases,
purifies the blood, rheumatism.

(اعطالات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے: اختتامی صفحات میں طبی دیکشنری)



Celery

اجمود

عربی نام: کرفس (حدیث)

دیگر نام: Celery (انگریزی) ☆ Berrodeagua (ہسپانوی)

☆ Suterefi (ترکی) ☆ Apio (ہسپانوی) ☆ Celeri (فرانسیسی)
 ☆ Kereviz (ترکی) ☆ Sellerie (جرمن) ☆ Seledri (بھاشا۔
 انڈونیشیا) ☆ کرفس (فارسی، عربی) ☆ اجمود، خلاری (ہندی) ☆ رندھونی (بنگالی)
 ☆ اجمودا (تینگو، کتھ، مراٹھی) ☆ اشمتا (تامل)۔

نباتی نام: *Apium graveolens* Linn. (Apiaceae/Umbelliferae):

احادیث بسلسلہ اجمود

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اجمود کھا کر
 سونے والے کے منہ کی بو خوشگوار ہوگی۔ دانتوں کے درد سے
 محفوظ ہوگا۔" (الجوزی)

اس حدیث کو الجوزی نے ضعیف حدیث قرار دیا ہے۔
 اجمودیوں تو مسالے کے طور پر استعمال میں لائی جاتی ہے لیکن اس کے بے پناہ طبی فوائد
 بتائے گئے ہیں اس سے بنا کچر بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔

اجمود کے کیمیائی اجزاء:

Carbohydrates -; Protein-; Fat; Calcium -;
 Phosphorus-; Iron-; Sodium-; Potassium-; Thiamine;
 Riboflavin-; Niacin; Vitamin C (ascorbic acid)-;
 Vitamin A-650 I.U;)

اجمود کے طبی فوائد:

Insomnia, anemia, indigestion, arthritis,
 rheumatism.)

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈسٹری)



Purslane

کلفا

عربی نام : بقلۃ الحمقاء (حدیث)

دیگر نام : Purslane (انگریزی) Pursolain (جرمن)
 Pourpier (فرانسیسی) Verdolaga (ہسپانوی) Semizotu
 (ترکی) Krokot (بھاشا۔ انڈونیشیا) لوناٹلا (سنگرت) خرسا، کلفا (ہندی،
 اردو) پڈالونیا (بنگالی) کرفو (مراٹھی) موٹی لونٹی (گجراتی) گنگا چولی کی کورا
 (تیلگو) کاری کیرائی (تامل) پٹی کیرائی (تامل) دووا گونی (کنڑ) کاری
 چیرا (ملیالی)۔

نباتاتی نام : *Portulaca oleracea* Linn. (Portulacaceae)

احادیث بسلسلہ کلفا

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تعریف اللہ کی جس نے تجھے اے کلفا (حدیث، بقلۃ الحمقاء) پیدا کیا" (سیوطی)
- سیوطی کے بموجب مندرجہ بالا ارشاد اس وقت ہوا جب حضور اکرمؐ کے پیروں پر کلفا کی دالیں کی جارہی تھیں۔ کلفا نہایت طبی اہمیت کی غبات ہے۔ یورپ میں اس کا استعمال بڑے پیمانے پر طبی اور غذائی ضروریات کے لئے ہوتا ہے۔

کلفا کے کیمیائی اجزاء:

Omega-3 fatty acids, eicosapentaenoic acid (EPA), vitamin A, vitamin C, vitamin B, carotenoids), magnesium, calcium, potassium and iron, betalain

کلفا کے طبی فوائد:

Antioxidants antimutagenic, treat infections the

genito-urinary tract, dysentery, relieve sores and insect or snake bites on the skin

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کشری)



Chapter 5/17

Image No 14

Colocynth

اندرائین

عربی نام: حنظل (حدیث)

دیگر نام: Apple Bitter, Colocynth (انگریزی)

Coloquinte (فرانسیسی) ☆ Colocinth (جرمن) ☆ حنظل (فارسی)

☆ اندرائین (ہندی، اردو) ☆ مکمل (بنگالی) ☆ اندرونا (گجراتی) ☆ کادورنداون

(مراٹھی) ☆ پکیوتی (تامل) ☆ انی بجا (تیلگو) ☆ پوی لکٹی، تسمی کفی (کنڑ) ☆ پیکو

متی (ملیالی)

نباتاتی نام: *Citrullus colocynthis* Schrad. (Cucurbitaceae)

احادیث بسلسلہ اندرائین

- رسول اللہ نے فرمایا: منافق کی مثال حنظل کے مانند ہے۔ نہ تو اس کی خوشبو ہے اور مزہ بھی کڑوا۔ (مسلم، بخاری)

اندرائین کے پھل نیو کے مانند ہوتے ہیں جن میں بڑی کڑواہٹ پائی جاتی ہے اور کھا جاتا ہے کہ یہ دست آور ہوتے ہیں لیکن ان کا زیادہ استعمال پیٹ میں شدید درد پیدا کر سکتا ہے اور آنکھوں میں ورم کا باعث بن سکتا ہے۔

اندرائین کے کیمیائی اجزاء:

Seeds contain protein and fatty acids like 73% linoleic acid, 10-16% oleic acid, 5-8% stearic acid, and 9-12% palmitic acid

اندرائین کے طبی فوائد:

Highly bitter, not edible

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دشستری)



Chapter 5/18

Image No 15

Caper

کبرہ

عربی نام: کبر (حدیث) کبر، قبار

دیگر نام: Caper: (انگریزی) Capriers (فرانسیسی) کبر

Kappern (جرمن) Capriola-Alcapara (ہسپانوی)

Cappero (اطالوی) Lompatan (پرتگالی)

Muziplik (ترکی) کبر (فارسی) کبرا (ہندی اردو) کبریا (تیلگو)

کبر (کنڑی) کبر، کوبرار (پنجابی)۔

نباتی نام: *Capparis spinosa* Linn. (Capparaceae)

احادیث بسلسلہ کبر

- جنت مسکرائی تو کمبھی زمین پر آگئی اور جب زمین مسکرائی تو کبر نکلی۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن عباس)

کبر کا چھوٹا سا پودہ (Herb) ہندوستان کے علاوہ افغانستان، ایران اور عرب میں کافی پایا جاتا ہے۔ کبر کے پھل، پھول، پتیاں اور جڑ سبھی طبی اعتبار سے اہم سمجھی جاتی ہیں۔ بعض کتابوں میں رائی (*Brasica nigra*) کو بھی کبر بتایا گیا ہے، جو غلط ہے۔

کبرہ کے کیمیائی اجزاء:

Carbohydrates, Sugars, Dietary fibre, Fat, Protein, Vitamin C , Iron , Sodium

کبرہ کے طبی فوائد:

Eye diseases, clear eyes, physical strength, germicide, arthritis, paralysis, parknesis, muscle pain, headache and Dizziness. Herbal Tea (Roots)

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 5/19

Image No 16

Cedar

لبنانی دیودار

عربی نام: الارز (حدیث) شجرة الرب، شجرة الله، ارز لبنان، مسدرة

دیگر نام: Cedar (انگریزی) ☆ Cedre (فرانسیسی) ☆ Zeder

(جرمن) Cedrus (لاطینی) ☆ Cedro (اطالوی، ہسپانوی) ☆ Erez

(عبرانی) ☆ kedros-cedros (یونانی) ☆ Sedir (ترکی) ☆ Pohan

Cedar (بھاشا۔ انڈونیشیا) ☆ کاج، سرو، آزاد (فارسی) ☆ لبنانی دیودار (ہندی)۔

نباتاتی نام: *Cedrus libani* Loud (Pinaceae):

احادیث بسلسلۂ ولایتی دیودار

- رسول اللہ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی (حدیث، زرع) کے پودوں جیسی ہے جنہیں ہوا کبھی ادھر کبھی ادھر جھکا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر (حدیث، ارز) کے درخت جیسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ایک ہی دفعہ میں اسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے۔" (راوی، حضرت کعب بن مالک، بخاری، مسلم)
- رسول اکرم نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے۔ جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب رُک جاتی ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے یعنی بلا سے محفوظ ہو جاتا ہے اور بدکار آدمی کی مثال صنوبر (حدیث، ارز) کے درخت

جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ چاہتا ہے تو اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینک دیتا ہے۔ (راوی، حضرت ابوہریرہ، بخاری، مسلم)

راقم الحروف کی تحقیق کے اعتبار سے جس پودہ کا ذکر قرآن پاک میں سدہ نام سے ہے وہ اصل میں الارز کا ہی پودہ ہے۔ اس کے علاوہ جن سدہ کی پتیوں کی بات میت کو غسل دینے کے لئے کی گئی ہے وہ بیر کی پتیاں نہ تھیں بلکہ وہ الارز کی ہی پتیاں تھیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنے پیش لفظ میں سدہ کی اس نئی تحقیق کو پسند فرمایا ہے۔ اس تحقیق کی تفصیل ”نباتات قرآن“ میں برہمی جاسکتی ہے۔

سدر کے نام سے دیودار کا ذکر قرآن کی جن آیتوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے:

- 1- سورہ سہا کی آیت نمبر 15 اور 16

- 2- سورہ نجم کی آیت نمبر 18 تا 17

- 3- سورہ واقعہ کی آیت نمبر 27 تا 34

لبنانی دیودار کے کیمیائی اجزاء:

Sesquiterpenes containing Essential Oil from wood and leaves.

لبثانی دیودار کے طبی فوائد:

Highly Antiseptic and used to disinfect wound.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کسٹمری)



Tamarisk

طوفان

عربی نام: طرفاء (حدیث) غازی۔

نام دیگر نام: Tammarisk (انگریزی) ☆ Pamarinier (فرانسیسی)

☆ Tamarisken (جرمن) ☆ Tamarisko (ہسپانوی)
 ☆ Tamerici (اطالوی) ☆ Algin (ترکی) ☆ درخت گاز (فارسی)
 ☆ جھاؤ (ہندی) ☆ فراش (پنجابی)

نباتاتی نام: *Tamarix articulata* Vahl (Tamaricaceae)

احادیث بسلسلۂ طرفاء

- میں پہلا عربی ہوں جس نے راہ خدا میں تیر اندازی کی۔ ہم رسول کے ہمرکاب جہاد کرتے اور ہمارے پاس (کبھی کبھی) کھانے کے لئے جھاؤ (حدیث، طرفاء) اور کیکر (حدیث، سمرہ) کی پتیوں کے اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ (راوی، حضرت سعد بن وقاص، مسلم)
- ہم رسول کے ہمرکاب تھے۔ سوائے جھاؤ (حدیث، طرفاء) کی پتیوں کے ہمارا کھانا اور نہ تھا۔ (راوی، حضرت خالد بن عمیر عدوی، مسلم)
- ایک جہاد کے لئے ہم رسول اللہ کے ہمرکاب نجد کی طرف چل دئے حضورؐ والا ایک وادی میں پہنچے جس میں جھاؤ (حدیث، طرفاء) کے بہت درخت تھے۔ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ (راوی، حضرت جابر بن عبد اللہ، مسلم)

عرب میں جھاؤ کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں جس میں ایک قسم وہ ہے جس سے من (کزنجبین) حاصل کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے نباتات قرآن۔



Chapter 5/21

Mustard

رائی

عربی نام: خردل (حدیث)

دیگر نام: Mustard (انگریزی) ☆ Mautarde (فرانسیسی)

☆ Senf (جرمن) ☆ Mostaza (ہسپانوی) ☆ Mostarda (یونانی) ☆
 Sinapis (یونانی) ☆ Senape (اطالوی) ☆ Muster-Moster
 (بھاشا۔ انڈونیشیا) ☆ خردل (عربی، فارسی) ☆ رائی (ہندی، اردو، سرخس)
 ☆ اسپندان (فارسی) ☆ سرشار پھاراجیکا (سنسکرت) ☆ رائی سورشا (بنگالی) ☆ کڑگو
 (تامل) ☆ آسر (کشمیری) ☆ آراو (تیلگو) ☆ کڈوکو (ملیالی)

نباتاتی نام :

Brassica nigra Koch. Syn. *Sinapsis nigra* Linn.

(Brassicaceae)

احادیث بسلسلہ رائی

- رسول انورؐ نے ارشاد فرمایا : "جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر غرور ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ (راوی، حضرت ابن مسعودؓ، مسلم)
- خدا کہے گا (رسول اللہؐ سے) جاؤ جس شخص کے دل میں رائی (حدیث خردل) کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ (راوی، حضرت انس بن مالکؓ، مسلم)

رائی کے بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے چھوٹے ہونے کی مثال اکثر کسی چیز سے کم ہونے کی مثال دی جاتی ہے۔ ان بیجوں میں ایک تیل پایا جاتا ہے جو غذائی اعتبار سے بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔

خردل کے نام سے رائی کا ذکر قرآن پاک میں دو موقعوں پر ہوا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے "نباتات قرآن"۔

1- سورہ انبیاء کی آیت نمبر 47 ☆ 2- سورہ لقمان کی آیت نمبر 16

رائی کے کیمیائی اجزاء: Fatty Oil

رائی کے طبی فوائد:

Aid digestion, promote the appetite, for colds,

chills, coughs, chilblains, rheumatism, arthritis, lumbago, and aches and pains.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 5/22

Image No 18

Dill

سوا

عربی نام: سنوت (حدیث)

دیگر نام: Dill (انگریزی) ☆ Anethum (لاطینی)

☆ Eneldo (ہسپانوی) ☆ Aneto (اطالوی) ☆ Aneth (فرانسیسی)

☆ Dill (جرمن) ☆ Dereotu (ترکی) ☆ شویہ (فارسی) ☆ ساتا پشی

(عسکرت) ☆ سبزی گی (کنڑ) ☆ ساتا پکی (تامل)

نباتی نام:

Anethum graveolens Linn. (Umbelliferae / Apiaceae)

احادیث بسلسلہ سنوت

- سناء اور سنوت (حدیث۔ سنوت) میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔
سسام کے سوا۔ میں نے پوچھا سسام کیا ہے۔ فرمایا موت۔ (راوی
عبدالله بن ام حزام۔ ابن ماجہ ابن عساکر)
- سناء اور سنوت میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ (راوی حضرت
ابو ایوب انصاریؓ۔ ابن عساکر)

محدثین نے سنوت کی پہچان کی بابت متضاد دعوے کئے ہیں کچھ کا خیال ہے کہ یہ سونف کا دوسرا نام ہے جب کہ بعض محدثین یہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا زیرہ ہے۔ سنوت کے معنی طب نبوی کی مختلف کتب میں سویا اور کھجور کے بھی دئے گئے ہیں۔

سیوطی نے لکھا ہے کہ سنوت سے مراد شہد کی بھی ہے الموفق عبد المظیف کے مطابق تھی۔
شہد اور سنہ کو ملا کر سنوت بنا یا جاتا ہے۔

سوا کے کیمیائی اجزاء

d-Carvone, dillapiol, dhc, eugenol, limonene, terpinene and myristicin. Fat 22% Carbohydrates 18% Protein 31%

سوا کے طبی فوائد:

Digestive problems, easing flatulence, constipation and hiccups, carminative. Seeds used for pickling and for flavoring sauces, salads, and soups. Energy, 305/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کہنے کے لئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں بھی وکشنری)



Chapter 5/23

Image No 19

Sumac

ق

عربی نام: سباق (حدیث)، کھٹم، کھٹم

دیگر نام: Sumac - Sumach (انگریزی) ☆ Sumac (فرانسیسی)

☆ Sumach (جرمن) ☆ Sumac (اطالوی) ☆ Sumak (ترکی)

☆ Sumaque (بجاشا۔ انڈونیشیا) Sumak (عبرانی) ☆ ساق، ساق مہی

(فارسی) ☆ سمن، سہاق، تر اتر اکا (ہندی، اردو، بنگالی) ☆ تلری (پنجابی)۔

Rhus coriaria Linn.(Anacardiaceae): **نباتاتی نام**

اجادیت بسلسلہ سماق

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آثار (حدیث، رمان) اور سماع (حدیث، سماع) صفراء میں مفید ہے۔ (راویہ حضرت عائشہ، ابن القیم)

Rhus جنس کے کئی پودے انگریزی میں **Sumac** کہلاتے ہیں لیکن جو سماق عرب و ایران میں ملتا ہے وہ **R. coriaria** ہے۔ اس کے پھل، پتیاں اور پھال سب ہی انتہائی مفید ادویہ ہیں۔ مندرجہ بالا حدیث سے یہ واضح نہیں ہے کہ سماق کا اشارہ کس جانب ہے۔ واضح ہو کہ انار کا چھلکا اور سماق کی خصوصیات یکساں ہیں۔

سماق کے کیمیائی اجزاء:

Dried Fruits: Tannines, malic, citric, and tatric acid, anthocyanin, caryophyllene, pinene, terpineol, carvacrol and the diterpene hydrocarbon cembrene

سماق کے طبی فوائد: Anti-diarrhoeic.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دشسری)



Chapter 5/24

Rush

سمرہ

عربی نام: سمرہ (حدیث) سر

دیگر نام: Rush (انگریزی) ☆ Carrera (ہسپانوی)

☆ Corsa (اطالوی) ☆ Andrang (جرمن) ☆ Course

☆ Precpite (فرانسیسی) ☆ Acele (ترکی) ☆ Buru-Buru

(بھاشا۔ انڈونیشیا) ☆ سر (فارسی)

نباتاتی نام:

Acacia spirocarpa Hochst. ex A. Rich.

(Leguminosae/Fabaceae)

Syn. *Acacia tortilis* (Forssk.) Hayne

احادیث بسلسلۂ سمرہ

• ہمیں (جہاد کے دوران۔ حضور اکرم کے دور میں) حبلہ کے پتوں

اور اس سمر (حدیث: سمرہ) کے علاوہ کوئی خوراک میسر نہ تھی۔ (راوی، حضرت سعد بن وقاص، بخاری)

سمرہ کا ترجمہ مدھن نے کیکر سے کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ ہندوستان کا کیکر نام

Acacia nilotica جب کہ سمرہ کا نام *Acacia spirocarpa* ہے۔ یہ

خاص عرب کا پودہ ہے جو مشرقی افریقہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ *Acacia* کے

جو دوسرے پودے عرب میں ملتے ہیں وہ طلع، سیال اور سبط کہلاتے ہیں۔ یہ سب ہی کیکر

سے مختلف ہیں۔ خیال ہے کہ ان ہی عرب کے *Acacia* میں سے کوئی ایک *Acacia*

کا درخت وہ تھا جس کے نیچے بیٹے کر حنظلہ نے بیعت لی تھی۔ اس ضمن کی دو احادیث

مسلم میں کتاب الامارات میں حضرت جابرؓ اور حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہیں۔ ان سے

اشارہ ملتا ہے کہ سمرہ کے ہی نیچے بیعت لی گئی تھی۔ یہ درخت دور خلافت راشدہ میں گنوا دیا

گیا تھا کیونکہ لوگ اس درخت کی اتنی تعظیم کرنے لگے تھے کہ خدشہ پیدا ہوا کہ ہمیں اس کی

پرستش نہ شروع کر دی جائے۔ (Blatter, 187) Ref :

Chapter 5/25

Image No 20

Daffodil

نرگس

عربی نام: نرجس (حدیث)

دیگر نام: Daffodil, Narcissus (انگریزی)

Narzirse (جرمن) ☆ Narciso (اطالوی) ☆ Narcisse (فرانسیسی)

Narciso (ہسپانوی) ☆ Nirgis (ترکی) ☆ Narsisis

(بھاشا۔ انڈونیشیا) ☆ نرگس (فارسی، اردو، ہندی) ☆ اریسا (پنجابی)

نباتاتی نام: *Narcissus tazetta* Linn (Amaryllidaceae)

احادیث بسلسلہ نرگس

• رسول اکرمؐ نے فرمایا: نرگس استعمال کرو کہ یہ وحشت

اور جذام کو ختم کرتا ہے۔ (سیوطی، الجوزی)

ابن القیم نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ لیکن نرگس کا عطر یقیناً طبی خصوصیات

رکھتا ہے جب کہ نرگس کی جڑیں (Bulbs) باکساز ہر پلا اثر رکھتی ہیں اور انہیں کھانے سے پیٹ کی مکمل صفائی ہوتی اور پیشاب کے ذریعہ جسم کا Infection نکال دیتی ہیں کیونکہ یہ پیشاب آور ہوتی ہیں۔ ان کا دستاورد اور پیشاب آور ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا زہر یا اپن رکھنا اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ جذام جیسی بیماریوں میں انہیں مغیہ پایا جاسکتا ہے۔

نرگس کے کیمیائی اجزاء:

Lycorine, benzaldehyde

نرگس کے طبی فوائد:

Demulcent, treatment of boils and mastitis, emetic (Root), relieve headaches, poultice to abscesses, boils and other skin complaints.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 5/26

Izfar

اظفار

عربی نام: اظفار (حدیث)۔

احادیث بسلسلۂ اظفار

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے خاوند کے۔ رسول نے خوشبو ملنے سے منع فرمایا (سوگ کے دوران) مگر پاک ہونے کے نزدیک تھوڑی سی قسط (حدیث۔ قسط) یا اظفار (حدیث۔ اظفار) کا استعمال کرسکتی ہیں۔ (راویہ حضرت ام عطیہؓ، بخاری، مسلم)
- ہمیں اجازت ملی کہ پلکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو کست اظفار (حدیث۔ اظفار) استعمال کرے۔ (راویہ حضرت ام عطیہؓ، بخاری)

محدثین نے ظفار کا عام طور سے کوئی ہم معنی لفظ حدیثوں کے تراجم میں نہیں لکھا ہے۔ سیوطی نے البتہ اشارہ دیا ہے کہ قسط سے مراد کست (ہندی۔ کٹھ) ہے اور ظفار سے مراد خاص قسم کی سخت بڑی ہے۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ بخاری میں مندرجہ بالا دونوں حدیثیں حضرت ام غویثہؓ سے مروی ہیں اور بظاہر ایک ہی بات دونوں میں کہی گئی ہے لیکن پہلی حدیث میں قسط اور ظفار یعنی قسط یا ظفار کا استعمال بتایا گیا ہے جب کہ دوسری حدیث میں کست ظفار تحریر ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ظفار کی کست استعمال کی جائے۔ پہلی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ قسط اور ظفار دو الگ الگ چیزیں ہیں جب کہ دوسری حدیث اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ وہ قسط یعنی کست جو ظفار سے لائی جاتی تھی۔ عسقلانی نے فتح الباری میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اور مختلف محدثین کے اقوال تحریر کئے ہیں۔ ایک قول کے مطابق ظفار نام کا ایک شہر یمن میں ہوا کرتا تھا وہیں سے کست (قسط) منگایا جاتا تھا لہذا حدیث میں کست ظفار کہا گیا۔ ظفار نام کا یہ شہر وہی ہے جہاں کے پتھروں یا موتیوں کو کات کران کا ہار بنایا جاتا ہے ایک ایسے ہی ہار کا ذکر بخاری میں کتاب الطلاق کی حدیث میں ہوا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کا ظفاری ہار کھو گیا تو وہ اسے ڈھونڈنے نکلیں اور جب واپس آئیں تو دیکھا کہ حضور اکرمؐ موعہ قلندر وانہ ہو چکے تھے۔

عسقلانی نے ایک دوسری رائے کا اظہار کیا ہے کہ ظفار ایک ایسی دوا کا نام تھا جو ناخنوں کے مانند گول شے ہوا کرتی تھی..... یہ دوا بظاہر کسی پودے سے حاصل کی جاتی تھی۔ لیکن حافظ سیوطی کے نزدیک یہ ایک بڑی تھی۔ بہر حال اس ضمن میں راقم الحروف کسی قطعی نظر یہ کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔



Chapter 5/27

Image No 21

Hawthorn

عُرْفُط

عربی نام: عُرْفُط (حدیث) مغافیر (حدیث)۔ عُرْفُط کا گوند

دیگر نام: Hawthorn (انگریزی) ☆ Espino, Oxiaacanta

(ہسپانوی) ☆ Biancospio (اطالوی) ☆ Aubepine (فرانسیسی)

Cssenacam ☆ (ترکی) Lic ☆ (جرمن) Hagedom ☆
Tumbuhan (بھاشا انڈونیشیا) ☆ رنگو، بن نخلی (بنجالی)۔

Crataegus oxyacantha Linn. (Rosaceae): **نباتاتی نام**

احادیث بسلسلۂ عُرفط

- میں (حضرت سودہؓ) عرض گزار ہوئی کہ آپؐ نے کیا مغافیر کھایا ہے۔ فرمایا (رسول اللہؐ نے) کہ نہیں..... مجھے حفصہؓ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ میں نے کھا کہ ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفط (حدیث، عُرفط) چوسا ہوگا۔ (راویہ حضرت عائشہؓ بخاری، مسلم)

عرفط کو لسان العرب میں شجر الدھاء بتایا گیا ہے۔ یہ چھوٹا درخت ہوتا ہے۔ اونٹ اور بکریاں کھاتی ہیں۔ اس میں کانٹے ہوتے ہیں۔ ابن کثیر نے مغافیر کو ایک قسم کا گوند کہا ہے جب کہ ڈاکٹر محسن نے اسے Bad Smelling Gum کا نام دے کر یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ گوند عرفط کے درخت سے حاصل ہوتا ہے۔ فتح الباری میں تحریر ہے کہ عرفط وہ درخت ہے جس کا گوند مغافیر کہلاتا ہے۔ پتے چوڑے ہوتے ہیں۔ زمین پر پھیلے ہوتے ہیں۔ بدبودار ہوتا ہے۔ عربی حوالوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ عرفط دراصل کون سا پودہ ہے۔ لیکن بعض حوالوں میں اسے Hawthorn کا نام دیا گیا ہے جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ *Crataegus* کا پودہ ہے اور گلاب کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے لہذا اس پر شہد کی مکھیوں کا آنا قرین قیاس ہے۔ باوجود کاوش کے راقم السطور کسی حکمی نتیجہ پر پہنچنے سے قاصر رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عرفط کوئی کانٹے دار *Acacia* کا پودہ ہو جن میں گوند کافی پایا جاتا ہے اور کھایا بھی جاتا ہے۔ جیسے طلح، سط، وغیرہ نامی عرب کے پودے۔



عربی نام: سعدان (حدیث)

احادیث بسلسلہ سعدان

● رسول اللہ نے فرمایا: "دوزخ کے اندر بہت سے آنکڑے اور لوہے کے کانٹے ہوں گے جیسے نجد کا ایک کانٹا ہوتا ہے جس کو سعدان کہتے ہیں۔ (راوی، حضرت ابوسعید خدری، مسلم بخاری)"

● رسول اکرم نے فرمایا: "جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ حاضرین نے کہا جی ہاں۔ (راوی حضرت ابوہریرہ، مسلم، بخاری)"

عرب سرزمین میں کانٹے دار درخت کافی ہوتے ہیں لیکن مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سعدان صرف نجد کے علاقے میں ملتے تھے۔ راقم الحروف یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہے کہ وہ کون سا درخت ہے۔ یہ ^{ظاہر} سبط، ہمرہ، سیال وغیرہ کے کانٹے دار پودے نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سب بنی مکہ اور مدینہ کے اطراف میں پائے جاتے تھے۔ بائبل کے محققین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ جن کانٹے دار پودوں یا کانٹوں کا ذکر بائبل میں ہوا ہے وہ عناب کے درخت (*Ziziphus spina - christi*) کے ملاوہ

Xanthium spinosum, Paliurus spina - christi

Rhamnus palestina اور *Centaurea calcitrapa* ہو سکتے

ہیں۔ یہ بات تحقیق طلب ہے کہ ان میں سے کون سا درخت نجد میں ملتا تھا جس کا ذکر مندرجہ بالا حدیث میں ہوا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ *Crataegus* کا کوئی درخت سعدان کہلاتا ہو کیونکہ اس میں بھی کانٹے ہوتے ہیں اور یہ نسبتاً ٹھنڈے علاقے کی پیداوار ہے۔ اسی جنس کا ایک پودہ غالباً غر فط نام کا تھا جس کا ذکر بخاری میں ہوا ہے۔



Euphorbia

شجر ملعونہ

عربی نام: شجرة الملعونه (حدیث) زقوم

دیگر نام: Euphorbia (انگریزی) ☆ Euforbia (اطالوی)

☆ Sutlegen (ترکی)

نباتاتی نام: *Euphorbia resinifera* Berg. (Euphorbiaceae)

قرآن پاک میں شجر ملعونہ بمعنی زقوم کے سلسلے کی چار آیات ہیں جن کی تفصیلات اس طرح ہیں:

1- سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 60 ☆ 2- سورہ طٰہ کی آیت نمبر 62 تا 68

3- سورہ دخان کی آیت نمبر 43 تا 45 ☆ 4- سورہ واقعہ کی آیت نمبر 52 تا 55

احادیث بسلسلۃ شجرة الملعونه

- قرآن کریم میں جو شجرة الملعونه ہے اس سے مراد زقوم ہے۔
(راوی، حضرت عبداللہ بن عباس، بخاری)

زقوم ایک انتہائی زہریلا پودا ہے جس کے استعمال سے معدہ میں زخم ہو جاتے ہیں اس پودے سے نکلا ہوا دودھ (Latex) لوگوں کو اندھا بنا سکتا ہے۔ ہندوستان میں Euphorbias کے پودے دودھی، تو ہریا سندنہ کہلاتے ہیں وہ زقونیائے ہندی کے نام سے جانے جاتے ہیں کیونکہ وہ اصل زقوم کے نقصانات اور شکل و صورت سے کافی ملتے جلتے ہیں۔

زقوم بمعنی شجر ملعونہ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہوا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

1- سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 60 ☆ 2- سورہ الطافات کی آیت کی آیت نمبر 62 تا 68

3- سورہ دخان کی آیت نمبر 43 تا 45 ☆ 4- سورہ واقعہ کی آیت نمبر 52 سے 55

زقوم کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ۔“

Euphorbia

شبرم

عربی نام: شبرم (حدیث)

دیگر نام: Euphorbia (انگریزی) Euphorbe (فرانسیسی)

شبرم (فارسی) دودھی (ہندی)

نباتاتی ذریعہ: Euphorbia pithyusa Linn. (Euphorbiaceae)

احادیث بسلسلہ شبرم

- حضورؐ نے شبرم کے بارے میں فرمایا کہ وہ گرم ہے، تمہارے لئے تھنڈک سنا اور سنوت میں ہے۔ ان میں ہر چیز کی دوا ہے۔ موت کے سوا۔ (راویہ حضرت ام سلمہؓ۔ طبری)
- مجھ سے رسولؐ نے پوچھا کہ میں کون سا مسہل استعمال کرتی ہوں میں نے عرض کیا کہ شبرم۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو بہت گرم ہے اس کے بعد سے میں سناہ کا استعمال کرنے لگی۔ (راویہ، حضرت اسماء بنت عمیسؓ۔ ابن ماجہ)

کچھ نباتاتی ماہروں نے Convolvulus کے پودوں کو بھی شبرم کا نام دیا ہے۔ واضح رہے کہ Euphorbia اور Convolvulus دونوں ہی ذاتوں کے پودے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہندوستان کے کئی Euphorbias سے نکلا ہوا دودھ دہی کہلاتا ہے۔ اسے مسہل سمجھا جاتا ہے لیکن بہت نقصان دہ۔ اندازہ ہوتا کہ شبرم بھی دودھی طرح کا مادہ ہوگا۔ Dymock نے شبرم کی پہچان Euphorbia بوعلی سینا کے حوالے سے کی ہے۔ شبرم یوں تو دست آور ہے لیکن اس کے نقصانات (Side Effects) بہت ہیں۔ ان میں موجود Terpenic Compound بہت مضر ہوتے ہیں۔

Chapter 6

باب - ۶

احادیث رسولؐ میں مذکور غذائیں

❖ 6/14 Mushroom کمبھی

❖ 6/15 Ginger ادرك

❖ 6/16 Onion پیاز

❖ 6/17 Garlic لہسن

❖ 6/18 Leek گندنا

❖ 6/19 Barley جو

❖ 6/20 Wheat گیہوں

❖ 6/21 Rice چاول

❖ 6/21 جوار

❖ 6/23 Lentil مسور

❖ 6/24 Honey شہد

❖ 6/25 Vinegar سرکہ

❖ 6/26 Wine شراب

❖ 6/1 Date کھجور

❖ 6/2 Olive زیتون

❖ 6/3 Grape انگور

❖ 6/4 Pomegranate انار

❖ 6/5 Fig انجیر

❖ 6/6 Quince بھئی

❖ 6/7 Lemon لیمو

❖ 6/8 Jujube بیر

❖ 6/9 Water Melon تربوز

❖ 6/10 Cucumber کھیرا

❖ 6/11 Gourd لوکی

❖ 6/12 Brinjal بینگن

❖ 6/13 Beetroot چقندر



Image No. 33

Cucumber-*Cucumis ulissimus*

(Arabic - Qiththa)

(See Chapter-6/10)



Image No. 34

Gourd-*Lagenaria siceraria*

(Arabic - Qar , Dubba)

(See Chapter-6/11)

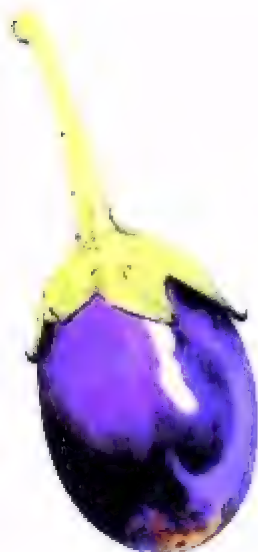


Image No. 35

Brinjal-*Solanum melongena*

(Arabic - Badhjan)

(See Chapter-6/12)



Image No. 36

Beetroot-*Beta vulgaris*

(Arabic - Silq)

(See Chapter-6/13)



Image No. 37
Desert Truffles- (Arabic- Kam'a)
(See Chapter-6/14)
Courtesy : Dr Zafar

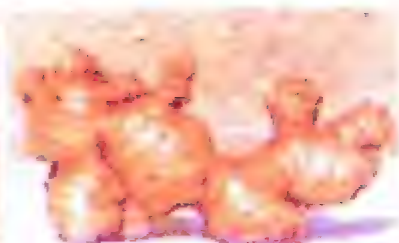


Image No. 38
Ginger-*Zingiber officinale*
(Arabic- Zanjabil)
(See Chapter-6/15)

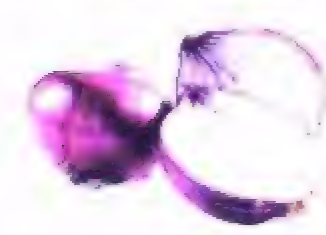


Image No. 39
Onion-*Allium cepa* (Arabic- Basaf)
(See Chapter-6/16)

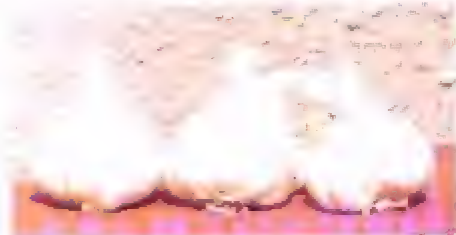


Image No. 40
Garlic-*Allium sativum*
(Arabic- Fum, Thom) (See
Chapter-6/17)



Image No. 41
Leek-*Allium ascalonicum* (Arabic - Karaffi)
(See Chapter-6/18)

Date - Palm

کھجور

عربی نام : نخل (حدیث) تمر (حدیث) تنج (حدیث) رطب (حدیث)

دیگر نام: Date - Palm (انگریزی) داتے Datte (فرانسیسی) داتے

Palmula (لاٹینی) داترو Dattero (اطالوی) داتے - Tamarim

Tamar (عبرانی) داتے Foeniks (یونانی) داتیل Datil (ہسپانوی)

Feenid (روسی) داتے Tarih Palm (ترکی) داتے Tangall Palm

(بمباشا) داتے خرمد (فارسی، پنجابی) داتے کھجور (اردو، ہندی، مراٹھی، گجراتی) داتے کھجور

(تیلگو) داتے چیری پائی، کرچیرم (تامل)، کمر پورا (کنڑا)، داتے چیمتتی پائی (میلی)

داتے پنڈ (پنجابی) داتے کمر پورا (سنسکرت) داتے کھجور (ہندو) داتے کھجور (آشیمینی)

نباتاتی نام: Phoenix dactylifera Linn. (Arecaceae/Palmaceae)

احادیث بسلسلہ کھجور

- حضور اکرم نے فرمایا: "درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جو سرد مومن کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں بھی نہیں جھڑتیں۔ بتاؤہ کون سا درخت ہے۔" خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کھجور (نخل) کا درخت ہے۔" (راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ، بخاری، مسلم)
- رسول اللہ نے فرمایا: "صبح نہار منہ کھجوریں (تمر) کھایا کرو کہ ایسا کرنے سے پیٹ کے کیزے مر جاتے ہیں۔" (راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ، مسند فردوس)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکی ہوئی تازہ کھجور (رطب) سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر وہ نہ ہو تو پرانی کھجور (تمر) سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی اور ستو سے۔ (راوی، حضرت انس بن مالک)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برقی کھجور ایک

عمدہ دوا ہے۔" (راوی حضرت ابو ہریرہؓ، ذہبی، راوی، حضرت انس بن مالکؓ، ابن السنی، ابو نعیم، راوی حضرت ابی سعید الخدریؓ، ابو نعیم)

● رسول پاکؐ نے فرمایا : "کھجور (رُطَب) کھانے سے قولنج نہیں ہوتا۔" (راوی حضرت ابو ہریرہؓ، ابو نعیم)

● نبی کریمؐ نے فرمایا : "اس عظیم عجوة کھجور میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ نہار منہ کھانے سے یہ زہروں کا تریاق ہے۔" (راوی حضرت عائشہؓ، مسلم)

● حضور اقدسؐ نے فرمایا : "عجوة کھجور جنت سے ہے اس میں زہر سے شفا ہے۔" (راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابن النجار)

● نبی کریمؐ نے فرمایا : جس کسی نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی وادی میں پیدا ہونے والی کھجوروں میں سے سات کھجوریں نہار منہ کھائیں۔ اسے شام ہونے تک کوئی زہر نہ اثر کرے گا اور جس نے شام کو کھائیں وہ صبح تک مامون رہے گا۔" (راوی حضرت عامر بن سعیدؓ، مسند احمد)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "رات کا کھانا ہر گز نہ چھوڑو، خواہ ایک مٹھی کھجور ہی کھا لو، رات کا کھانا چھوڑنے سے بڑھاپا طاری ہوتا ہے۔" (راوی حضرت جابر بن عبداللہؓ، ابن ماجہ، راوی، حضرت انس بن مالکؓ، ترمذی)

● نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ روز دار عجوة کھجور یا کیسی اور کھجور سے روزہ کھولتے۔ (ذہبی)

● رسول پاکؐ نے فرمایا : جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والے بھوکے نہیں۔ (راوی حضرت عائشہ صدیقہؓ، مسلم)

● ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم نے ان کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ کیونکہ ان کو مکھن کے ساتھ کھجوریں پسند تھیں۔ (راوی، حضرت بسر کے

صاحبزادے ابو دائود، ابن ماجہ)

● حضرت ابو اسید الساعدی نے اپنی شادی کے ولیمہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا۔ ان کی بیوی خدمت کرتی رہیں اور آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم کو کیا پلایا؟ انہوں نے رات کو مٹی کے ایک کونڈے میں کھجوریں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو آپ کو یہ پانی پلایا گیا۔ (راوی حضرت سہل بن سعد الساعدی، بخاری)

● میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں (رُطَب) کے ساتھ کھیرے (قثاء) کھا رہے تھے۔ (راوی حضرت عبداللہ بن جعفر، باری، مسلم ابن ماجہ ترمذی)

● میں نے (شادی سے قبل) کھیرے (قثاء) اور کھجور (رُطَب) کھائے اور میں خوب موٹی ہو گئی۔ (راوی، حضرت عائشہ، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقی (زبیب) اور کھجور (تمر) بیک وقت کھانے سے منع فرمایا۔ (راوی، حضرت جابر بن عبداللہ، بخاری، راوی، عبداللہ بن ابی قتادہ ترمذی نسائی)

● میں بیمار ہوا، میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھا تو ہاتھ کی ٹھنڈک میری ساری چھاتی میں پھیل گئی، پھر فرمایا کہ دل کا دورہ پڑا ہے۔ حارث بن کلدہ (طیب) سے جو ثقیف میں ہے۔ رجوع کرو، چاہئے کہ سات عجوبہ کھجوریں کوٹ کر کھلائی جائیں۔ (راوی، حضرت سعد بن ابی وقاص، ابودائود، مسند احمد، ابونعیم)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب سے فرمایا : تم کھجوریں کھا رہے ہو جب کہ تمہاری آنکھیں لٹک رہی ہیں۔ (راوی حضرت صہیب، طبری)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ

ان خوشوں سے کھجور کھانے لگے۔ پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ علیؓ تم بس کرو۔ اس لئے کہ تم ابھی کمزور ہو اور بیماری سے اٹھے ہو۔ (راوی، حضرت ام المندر، بن قیس انصاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد)

● رسول کریمؐ نے فرمایا: جس نے صبحِ مدینہ کی سات کھجوریں (عجوة) کھالیا وہ اس دن زہر (سم) اور سحر سے محفوظ رہے گا۔ (راوی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، بخاری، مسلم، حضرت عامر سعدؓ، ابوداؤد)

سم اور سحر پر علماء کرام نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ابن القیم نے لفظ سحر پر سیر حاصل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ قدیم عربی زبان میں لفظ طب اور سحر ہم معنی الفاظ سمجھے گئے ہیں اور بعض عربی اشعار کا حوالہ دے کر تحریر کیا ہے کہ مطبوع سے مراد سحر زدہ اور مسکور سے مراد بیمار زدہ لی جاسکتی ہے۔ مشہور عالم الجوبہری کا قول ہے کہ بیمار شخص پر لفظ مسکور کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

کھجور کا ذکر مختلف موضوعات کے تحت احادیث نبوی میں متعدد بار ہوا ہے۔ صرف بخاری شریف میں ہی دو سو چودہ احادیث ایسی ہیں جن میں کھجور کا ذکر کسی نہ کسی ضمن میں آیا ہے۔ ان میں کھجور کی طبی اور غذائی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ اس سے بنائی گئی شراب کا ذکر ہے جس کا عام استعمال حرمت نازل ہونے سے قبل مدینہ میں ہوتا تھا۔ کھجور کی لکڑی کی بابت بھی تذکرے ہوئے ہیں۔ کھجور کے پتوں پر قرآنی آیات لکھنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ کھجور کے باغات کی تفصیل بھی بیان ہوئی ہے جن میں اس کی فصل بیچنے، کھجوروں کے بدلے دوسری اشیاء خریدنے، بکچی اور پکی کھجوروں کو نہ ملانے وغیرہ کی ہدایات دی گئی ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضورؐ کی تکیہ اور بستر میں کھجور کی پیتیاں بھری جاتی تھیں۔

صحیح مسلم میں بھی ایک سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں کھجور کا تذکرہ ہوا ہے۔ ان میں کھجور میں تاہیر (Cross fertilization) نہ کرنے کی حضورؐ کی ہدایت بھی شامل ہے۔ (راوی، حضرت رافع بن خدیجؓ) جس کی بناء پر باغات میں پھل کم آئے تو

حضور اکرمؐ نے مومنوں کو اپنے تجربہ کی بنا پر دنیاوی کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن دینی امور میں قرآن اور رسول کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا۔ عوام کرام کے نزدیک مسلم کی یہ حدیث مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ دنیا کے دس اہم کھجور پیدا کرنے والے ممالک اس طرح ہیں: عراق، سعودی عرب، مصر، ایران، متحدہ عرب امارات، الجزائر،

پاکستان، سوڈان، لیبیا اور چین (Report FAO)

کھجور کا تذکرہ نخل اور نخل کے ناموں سے قرآن پاک میں جن آیات میں ہوا ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے:

- | | |
|-------------------------------------|--|
| 1- سورہ بقرہ کی آیت نمبر 266 | 2- سورہ انعام آیت نمبر 99 اور آیت نمبر 141 |
| 3- سورہ مدثر کی آیت نمبر 4 | 4- سورہ نخل کی آیت نمبر 11 اور آیت نمبر 67 |
| 5- سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 91 | 6- سورہ انف کی آیت نمبر 32 |
| 7- سورہ مریجہ کی آیت نمبر 23 اور 25 | 8- سورہ طہ کی آیت نمبر 71 |
| 9- سورہ مومنین کی آیت نمبر 19 | 10- سورہ شعراء کی آیت نمبر 148 |
| 11- سورہ یسین کی آیت نمبر 34 | 12- سورہ ق کی آیت نمبر 10 |
| 13- سورہ قمر کی آیت نمبر 20 | 14- سورہ رحمن کی آیت نمبر 11 اور 68 |
| 15- سورہ حاقہ کی آیت نمبر 7 | 16- سورہ یحس کی آیت نمبر 29 |

کھجور کی دیگر تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“۔

کھجور کے کیمیائی اجزاء:

Invert sugar (glucose and fructose) -65% to 80%
Phosphorus, Iron, Protein, Potassium, Fat, Vitamin
A, Thiamine, Fiber, Riboflavin, Niacin, Tryptophan,
Calcium.

کھجور کے طبی فوائد:

Nourishing and strength giving. beneficial in
plethora, flatulence, cough, cold, asthma, clearing
phlegm, hysteria, blood purifier, thirst, hunger,
fever, cystitis, gonorrhea, edema, liver and

abdominal troubles. Cures the diseases caused by alcoholism, increases weight and virility. Taking milk after eating Dates gives agility and strength. Boiled water with Hulba (fenugreek) and dates is a good tonic. Water soaked in Dates overnight and taken with honey is beneficial in cases of enlarged liver and spleen. Energy, 277 Kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/2

Image No 25

Olive

زیتون

عربی نام: زیتون (حدیث)، زیت (حدیث)

دیگر نام: Olive: (انگریزی، فرانسیسی، جرمن) ☆ Oliva (رومی، لاطینی،

اطالوی) ☆ Uliva (اطالوی) ☆ Olivo (ہسپانوی) ☆ Elia (یونانی)

☆ Zaitun (عبرانی) ☆ Zaitin (ترکی) ☆ Zaitun (بھاشا انڈونیشیا)

☆ زیتون (فارسی، اردو، ہندی، پنجابی)

نباتاتی نام: *Olea europea* Linn. (Oleaceae)

احادیث بسلسلۂ زیتون

- رسول اکرم نے فرمایا: "زیتون کا تیل کھاؤ، اسے لگاؤ، یہ پاک اور مبارک ہے۔" (راوی، حضرت ابوہریرہؓ، ابن ماجہ، ترمذی)
- نبی کریمؐ ذات الجنب (پلیوریسی، نمونیا) کے علاج میں ورس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرماتے تھے۔ (راوی حضرت زید بن ارقمؓ، ترمذی)
- نبی کریمؐ نے فرمایا: تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو۔ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ (راوی، حضرت علقمہ بن عامرؓ الجوزی)

● رسول اللہ نے فرمایا : زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگائو کیونکہ اس میں ستر (متعدد) بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں ایک کوزہ بھی ہے۔ راوی، حضرت ابوہریرہؓ، ابو نعیم

زیتون کو قرآن اور بائبل میں ایک متبرک درخت بتایا گیا ہے۔ زیتون کا تیل اپنی طبی خصوصیات کی بنا پر ساری دنیا میں مشہور ہے۔ حالیہ تحقیق سے تو اسے کینسر میں مفید پایا گیا ہے۔ اس کی مالش جلدی بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔ دنیا میں جو مالک سب سے زیادہ زیتون پیدا کرتے ہیں اس کی تفصیل اس طرح ہے: اسپین، اٹلی، یوہان، ترکی، شام، تیونس، مراکش، مصر، الجزائر اور پرنگال (FAO Report)

زیتون کا ذکر جن قرآنی آیات میں ہوا ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے:

1- سورہ النعام کی آیت نمبر 99 اور 141 ﴿۱۴۱﴾ 2- سورہ نحل آیت نمبر 11

3- سورہ مومنون آیت نمبر 20 ﴿۲۰﴾ 4- سورہ نور آیت نمبر 35

5- سورہ عبس آیت نمبر 29 ﴿۲۹﴾ 6- سورہ قین آیت نمبر 41 تا 47

تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے "نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ"

زیتون کے کیمیائی اجزاء:

Oleic Acid, Palmatic Acid, Linoleic Acid, Stearic Acid and Mystric Acid. Leaves: antihypertensive, diuretic, astringent and antiseptic: lowers blood pressure. Contain Flavonoids and Triterpenoids.

زیتون کے طبی فوائد:

Sore and inflamed skin, arthritis antioxidant, anti malignant breast tumours and anti-tumour of prostate, endometrium and digestive tract.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Grape

انگور

عربی نام: عنب (حدیث)، اکرم (حدیث)۔ زہیب (حدیث)۔

دیگر نام: Grape انگریزی Vigne (فرانسیسی) ☆ Traube (جرمن)

☆ Acinus (لاطینی) ☆ Uva (اطالوی) ☆ Enav (عبرانی)

☆ Vinograd (روسی) ☆ Frapa (یونانی) ☆ Uva (ہسپانوی)

☆ Uzum (ترکی) ☆ Grape (بھاشا) ☆ فرشک (فارسی) ☆ وراش

(سنکرت تیگو، مراٹھی، گجراتی) ☆ انگور (ہندی، اردو، فارسی، پنجابی) ☆ فرشک

(فارسی) ☆ وراکشائی (تامل) ☆ وراچہ (کشمیری) ☆ آگور (بنگالی) ☆ مترنگا (ملیالی)

نباتاتی نام: *Vitis vinifera* Linn. (Vitaceae)

احادیث بسلسلہ انگور

- رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے لئے منقی (حدیث، زہیب) موجود ہے جو چہرے کے رنگ کو نکھارتا اور بلغم نکالتا ہے۔ (راوی، حضرت علیؓ، ابو نعیم)
- منقی اور کھجور بیک وقت کھانے سے منع فرمایا گیا۔ (راوی، حضرت جابر بن عبد اللہ، ابو دائود)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منقی بھگویا جاتا تھا وہ یہ شربت اس روز پیتے! اگلے روز پیتے اور بعض اوقات اس کے اگلے روز۔ (راوی، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، ابو دائود)
- حضور اکرم نے فرمایا: جس نے روزانہ منقی کے اکیس دانے کھائے وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہے گا جن میں ڈر لگتا ہے۔ (ابو نعیم)
- انگور (عنب) کو کرم نہ کہو۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔ (مسلم)

انگور کا پھل دنیا کے چند اہم ترین پھلوں میں شمار کیا جاتا ہے یہ فرحت بخش ہے جس میں

Calorific Value بھی بہت ہے۔ اس کی کاشت دنیا کے مختلف علاقوں میں ہوتی ہے خاص طور سے افغانستان، ایران، ہندوستان، سعودی عرب، چین، تھائی لینڈ، تنزانیہ، یمن، وینیزویلا اور میکسیکو، ہندوستان میں کچھلے دودھائیوں میں انگور کی پیداوار اتنی بڑھ چکی ہے کہ فی زمانہ دنیا کی کل پیداوار کا ایک تہائی حصہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ افغانستان کی اقسام کو آج بھی اچھا سمجھا جاتا ہے۔

جن قرآنی آیات میں انگور کا ذکر عنب اور عنب سے ہوا ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے:

- | | |
|------------------------------|------------------------------|
| 1- سورہ بقرہ کی آیت نمبر 266 | ☆ 2- سورہ انعام آیت نمبر 100 |
| 3- سورہ رعد آیت 4 | ☆ 4- سورہ نحل آیت 11 اور 67 |
| 5- سورہ فی اسرا نکل آیت 91 | ☆ 6- سورہ کہف آیت 32 |
| 7- سورہ مومنون آیت نمبر 19 | ☆ 8- سورہ یسین آیت 34 |
| 9- سورہ نبا آیت 31 تا 32 | ☆ 10- سورہ یحییٰ آیت 28 |

تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے ”نباتات قرآن، ایک سائنسی جائزہ“۔ (Vth Ed.)

(2011, 1st Ed, 1989)

انگور کے کیمیائی اجزاء:

Glucose, fructose, tartaric, malic, and citric acid, resveratrol, anthocyanins, catechins, amino acids, peptides, and proteins, 2-methoxy-3-isobutyl pyrazine, terpenes, potassium, sodium, iron, phosphates, sulfate, chloride and pectic substances.

انگور کے طبی فوائد:

Antioxidant, anticancer, heart diseases, degenerative nerve disease, viral infections and Alzheimer's disease. Energy, 69 Kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کشمیری)

Pomegranate

انار

عربی نام : رُمان (حدیث)

دیگر نام: Pomegranate (انگریزی) ☆ Granade (فرانسیسی)
 Granat (روسی) ☆ Granatapfel (جرمن) ☆ Punicum (لاطینی)
 Melagrana (اطالوی) ☆ Rimmon (عبرانی) ☆ Granaa
 (ہسپانوی) ☆ Road (یونانی) ☆ Nar (ترکی) ☆ Delima (بھاشا) ☆ انار
 (فارسی، اردو، ہندی، پنجابی) ☆ ڈازم (سنسکرت، گجراتی، تیلگو) ☆ داون (کشمیری)
 ☆ ماتم (ملیالی) ☆ مادولائی (تامل) ☆ ڈالم (بنگالی) ☆ ڈالمب (مرہٹی)

نباتاتی نام : *Punica* (Punicaceae) Linn. *granatum*

احادیث بسلسلہ انار

- حضور اکرم نے فرمایا : ایسا کوئی انار نہیں جس میں جنیت کے اناروں کا کوئی دانہ نہ ہو۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، ابو نعیم)
- انار اور اس کا چھلکا معدہ کو حیات نو دیتا ہے۔ (راوی حضرت علی، ابو نعیم، الجوزی)

انار کے پھل اور درخت کی تاریخ بہت قدیم ہے کہا جاتا ہے کہ بابل کا علاقہ اپنے خوبصورت انار کے باغوں کی بنا پر بہت شہرت رکھتا تھا۔ انار کے دانے یوں تو فرحت بخش ہوتے ہی ہیں لیکن اس کا چھلکا بھی طبی اعتبار سے بہت اہم ہے مزید برآں اس سے حاصل کردہ Tannin چمڑے کو پکانے میں بہت معاون ہوتا ہے۔ اچھے قسم کے انار افغانستان، الجزائر، آذربائیجان، ایران، شام، ترکی، عراق اور طیشیا میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ افریقہ اور لاطینی افریقہ میں بھی اس کی پیداوار کافی ہوتی ہے۔ پچھلے چند دہائیوں میں جنوبی ہندوستان میں بہترین قسم کا انار پیدا کیا جا رہا ہے جبکہ جنگلی انار ہمالیہ کے علاقوں میں کافی پایا جاتا ہے

جس کا استعمال مختلف صفتوں میں کیا جا رہا ہے۔

قرآنی آیات بسلسلہ انار اس طرح ہیں:

1- سورہ النعام کی آیت نمبر 99 اور 141 ﴿۲﴾ - سورہ رومن آیت 68

تفصیل کیلئے ملاحظہ کیجئے ”نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ“ - (Vth Ed.

2011, 1st Ed, 1989)

انار کے کیمیائی اجزاء:

Juice: vitamin C, pantothenic acid, potassium and antioxidant polyphenols. Tannic Acid (Rind)

انار کے طبی فوائد:

Heart disease, effective against prostate cancer, osteoarthritis, prevent prostate cancer, reduce systolic blood pressure, vermifuge (Rind). Energy. 83 Kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کثیری)



Chapter 6/5

Image No 28

Fig

انجیر

عربی نام: تین (حدیث)

دیگر نام: Fig (انگریزی) ☆ figue (فرانسیسی) ☆ Feige

(جرمن) ☆ Inghir (روسی) ☆ Carica - Ficus (لاٹینی) ☆ Fico

(اطالوی) ☆ Teenah (عبرانی) ☆ Suiko (یونانی) ☆ Higo (ہسپانوی)

☆ Ara (بحاشا) ☆ Sekil (ترکی) ☆ انجیر (فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، بنگالی،

مرہٹی) ☆ انجیرا (سنسکرت) ☆ انجورو (تیلگو) ☆ سیمائی تی (تامل) ☆ انجورا (کنڑ)

☆ پرالے (ملیالی) ☆ در (بنگالی) ☆ انجوز (کشمیری)

نباتاتی نام: carica Linn. (Moraceae) Ficus

احادیث بسلسلہ انجیر

- رسول اللہ نے فرمایا: "انجیر کھایا کرو۔ یہ بواسیر کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے اور گنٹھیا میں مفید ہے۔" (راوی حضرت ابو ذر غفاریؓ، ابو نعیم)
- رسول اکرم نے فرمایا: "یہ جنت کامیوہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اسے کھاؤ کہ بواسیر کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے اور نقرس میں بھی فائدہ کرتا ہے۔" (راوی حضرت ابو درداءؓ، الجوزی)

طیب اعتبار سے انجیر کا پھل نہایت اہم مانا جاتا ہے۔ یہ معدے کی بیماریوں میں بہت مفید ہے اس کا ذکر قرآن اور بائبل میں جنت کے بیان میں کیا گیا ہے۔
انجیر کا ذکر تین کے نام سے سورہ تین میں آیت نمبر 41 میں ہوا ہے۔
تفصیل کے ملاحظہ فرمائیے "نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ"۔ (Vth Ed.

2011, 1st Ed, 1989)

انجیر کے کیمیائی اجزاء:

Energy-250 kcal/100 g; Carbohydrates- Sugars-;
Dietary fiber; Fat-0.93 g; Protein-; Thiamin-0.085 mg;
Riboflavin-0.082 mg; Niacin-0.619 mg; Pantothenic
acid-0.434 mg; Vitamin B6-0.106 mg; Folate-9 µg;
Vitamin C-1.2 mg; Calcium -162 mg; Iron 2.03 mg;
Magnesium -68 mg; Phosphorus-67 mg;
Potassium-680 mg; Zinc-0.55 mg

انجیر کے طبی فوائد:

Constipation, Piles, Cough, Asthma, Kidney
Diseases, General Debility, Liver ailments, Skin
diseases. Energy, 74 Kcal/100g

(احتیاطات سے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے انتہائی صفحات میں طبی دشمنی)



Quince

ہی

عربی نام: سفرجل (حدیث)، سفارج

دیگر نام: Quince (انگریزی) ☆ Cognassier (فرانسیسی)

Quitte (جرمن) ☆ hrysomela (یونانی) ☆ Mimrillo (ہسپانوی)

Ayva (ترکی) ☆ Quice (پنجاب) ☆ (فارسی، اردو، ہندی) ☆ امرت

پھلا (شکرست) ☆ شہرہ ماتحلا (تامل) ☆ سما، وانما (تیلگو) ☆ سے دالمی (کنڑ)

☆ بامسوتو (کشمیری)

نباتاتی نام: *Cydonia oblonga* Mill. syn. C.

vulgaris Pers. (Rosaceae)

احادیث بسلسلہ ہی

- رسول اللہ نے فرمایا: "یہ (بھی) دل کو طاقت دیتا ہے۔ سانس کو خوشبو دار بناتا ہے اور سینہ سے بوجھ اتارتا ہے۔" راوی: حضرت طلحہ بن عبد اللہ، ابن ماجہ، نسائی
- رسول اکرم نے فرمایا: "بھی (حدیث، سفرجل) کھائو کیونکہ یہ دل کے دورہ (تکلیف) کو ٹھیک کرتا ہے اور سینہ سے بوجھ اتارتا ہے۔" (راوی حضرت جابر بن عبد اللہ، ابو نعیم، ابن السنی)
- نبی کریمؐ نے فرمایا: "بھی (حدیث، سفرجل) کھانے سے دل پر سے بوجھ اترتا ہے۔" (راوی حضرت انس بن مالک، کنز العمال)
- رسول کریمؐ نے فرمایا: "بھی کھائو کہ دل کے دورے (تکلیف) کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں مامور فرمایا جیسے جنت کا بھی نہ کھلایا گیا ہو۔" (راوی حضرت انس بن مالک، ابن ماجہ)
- رسول اللہ نے فرمایا: "اپنی حاملہ عورتوں کو بھی کھلاؤ

کیونکہ یہ دل کی بیماریوں کو ٹھیک کرتا ہے اور اولاد کو حسین بناتا ہے۔ (ذہبی)

- نبی کریمؐ نے فرمایا : ”بھی کھائو کہ یہ دل کے دورے (تکلیف کو ٹھیک کرتا ہے اور دل کو مضبوط کرتا ہے۔ (راوی حضرت عوف بن مالک، مسند فردوس)
- رسول اکرمؐ نے فرمایا : ”خالی پیٹ میں بھی کھائو۔“ (سیوطی)

دل کے دورے کے لئے احادیث میں لفظ فواد کا استعمال ہوا ہے۔ یہی کا درخت جنوبی یورپ اور عرب کے کچھ علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ طب نبویؐ کی کچھ کتابوں میں بھی کانباتانی نام *Aegle marmelos* دیا گیا ہے جو قطعاً غلط ہے کیونکہ یہ نام ہندوستانی پھل کا ہے جسے بعض کتابوں میں سفرجل ہندی کا نام دے دیا ہے۔

یہی کے درختوں کی کاشت ہندوستان میں کامیاب نہیں ہو پاتی ہے لہذا بازاروں میں پھل دستیاب نہیں ہے۔ اسپین، لبنان اور عرب کے دیگر علاقوں میں اس کے باغات پائے جاتے ہیں۔ اس کے پھل نہایت لذیذ ہوتے ہیں اور انہیں دل کے مریضوں کے لئے ٹانک سمجھا جاتا ہے۔ کچے بھی کے پھلوں کو بھون کر کھایا جاتا ہے۔ یہی کے بیج لعاب دار ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی بازاروں میں اس سے نکالا گیا گوند *Quince Gum* کے نام سے پکنا ہے۔

بھی کے کیمیائی اجزاء:

Nutritional value per 100 g- 57 kcal,
Carbohydrates, Sugars, Dietary fiber, Fat, Protein
Vitamin A Niacin Vitamin B₆ Folate Vitamin C
Calcium Iron Magnesium, Phosphorus
Potassium Sodium

بھی کے طبی فوائد: Sore throat and relieve cough:

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Limon

لیمو، چکوٹرا

عربی نام: اترج (حدیث)

دیگر نام: Citron, Limon (انگریزی)، Citronnier (فارسی)

Limoneiro, Toranja, Zitronat (جرمن)، (فرانسیسی)

Citro (بھارتی)، Narenciye (ترکی)، Juruk (بھاشا)

Toranja (ہسپانوی)، چکوٹرا، لیمو، بڑا لیمو، ٹیما لیمو (اردو، ہندی، بنگالی)

(تیلگو) ایلیو چائی (تامل)، ایرونی چڑا (ملیالی)، لیمو، ترنج (فارسی)۔

نباتاتی نام: Citrus (Rutaceae) species

احادیث بسلسلۃ لیمو

- تمہارے لئے لیمو (حدیث، اترج) میں بے شمار فوائد ہیں۔ یہ دل کو مضبوط کرتا ہے اور دل کے دورے میں مفید ہے۔ (الدیلمی)
- قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال لیمو (حدیث، اترج) کی طرح ہے جس کا ذائقہ خوش گوار ہے اور خوشبو بھی پسندیدہ ہے۔ (راوی، حضرت ابو موسیٰ اشعری بخاری، مسلم)

اترج یا ترنج کا مفہوم بھی Citrus کے رس دار پھلوں سے لیا جاسکتا ہے جیسے کہ

Citrus aurantifolia (کائتری نیو)، Citrus limettioides

Citrus (میٹھ نیو)، Citrus (نیو)، Citrus maxima (چکوٹرا)، Citrus

medica (بڑا نیو)، Citrus reticulata (سنگترہ)، Citrus

sinensis (موکی) وغیرہ۔ بتایا جاتا ہے کہ Citrus کے پودوں کی کاشت فلسطین

وشام کے علاقوں میں حضرت عیسیٰ سے قبل شروع کی جا چکی تھی۔ Citrus پھلوں کو اترج

اور ترنج کے علاوہ جو دیگر نام عربی میں دئے جاتے ہیں وہ لیمون، نرقال، کباد، برجموت

نقاش وغیرہ ہیں۔

Citrus پھلوں کی خاصیت یہ ہے کہ وہ Vitamin C کے بہترین ذریعے ہیں۔
لیمو، چکوترا کے کیمیائی اجزاء:

Pinene, sabinene, myrcene, limonene, linalool, citronellal, neral and geranial. Vitamin C (Juice). Citric Acid (Juice).

لیمو، چکوترا کے طبی فوائد:

Fruits-Nutritive, cardiotonic, refrigerant, carminative, stomachic, appetizer. Cures catarrh, urinary calculus, Leaves and peel are highly medicina. Energy, 29 Kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ذکر شری)



Chapter 6/8

Image No. 31

Jujube

بیر

عربی نام: نبق (حدیث) بیر (حدیث)

دیسگر نام: Lote - Tree, Jujube (انگریزی) ☆ Pestilla

(ہسپانوی) ☆ Giuggiola (اطالوی) ☆ Jujube (فرانسیسی) ☆ Pastil

(ترکی) ☆ Semangka (بھاشا) ☆ بیر (ہندی، اردو، بنگالی) ☆ ہجڑی، مہجڑا

بھلا (سنسکرت) ☆ بیرا (مراٹھی) ☆ کنگیر جو (تیلگو) ☆ الامود (عربی) ☆ ملاچی

(فارسی) ☆ عتاب (کوتار، نبق) (فارسی)۔

عربی نام: Z. jujuba Ziziphus mauritiana Lam. Syn.

Lam. non Mill. Z. spina-Christi Willd. (Rhamnaceae)

احادیث بسلسلہ بیر

- حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انہوں نے یہاں کے پھلوں میں جو پھل سب سے پہلے کھایا وہ بیر (حدیث نبق) تھا۔ (ابو نعیم)

- جب رسول اللہ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی اور وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھا کہ اسے غسل دو۔ تین بار، یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ۔ یہ غسل پانی اور بیری (حدیث: سدر) کے پتوں سے دیا جائے اور اس کے آخر میں کافور (حدیث: کافور یا اس سے بنی ہوئی چیز شامل کریں۔ (راویہ حضرت ام عطیہ انصاریہ: موطا امام مالک)
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے (ایک شخص جو عرفات میں اونٹنی سے گر کر فوت ہو گیا تھا) پانی اور بیری (حدیث: سدر) کے پتوں سے غسل دو۔ (راوی: حضرت عبداللہ بن عباس، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

راقم السطور کی تحقیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس سد رکاف ذکر احادیث میں اور قرآن میں ہوا ہے وہ بیر کا درخت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ارز (Cedar) درخت سے ہے۔ اس تحقیق کو حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے نہایت پسند فرمایا ہے جس کا اظہار انہوں نے نباتات قرآن کے پیش لفظ میں کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“۔

بیر کے کیمیائی اجزاء:

Ziziphin, Mucilage, Sugars, Dietary fibre, Fat, Protein, Ascorbic acid, Thiamine, Riboflavin, Niacin, Calcium, Iron, Phosphorus.

بیر کے طبی فوائد:

Antifungal, antibacterial, antiulcer, anti-inflammatory, sedative, antispastic, antifertility/contraception, hypotensive and Antinephritic, cardi tonic, antioxidant,

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و ششمری)



Water Melon

تربوڑ

عربی نام: بطخ (حدیث)

دیگر نام: Water Melon (انگریزی) ☆ Pastequet Mielon

d'eau (فرانسیسی) ☆ Sandia Melon, (ہسپانوی) ☆ Abatichim

(عبرانی) ☆ Pepones (یونانی) ☆ Arbuse - Wasser Melone

(جرمن) ☆ Cocormero (اطالوی) ☆ Karpus (ترکی) ☆ تربوز (اردو)

☆ تربوچ، ترسوج (ہندی، بنگالی، مراٹھی) ☆ تربوزہ، ہندوانا (فارسی)۔

نباتاتی نام: *Citrullus* (Cucurbitaceae) vulgaris Schrad.

احادیث بسلسلۂ تربوز

- رسول اللہ نے فرمایا: "کھانے سے پہلے تربوز کا استعمال پیٹ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور وہاں کی بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے۔" (ابن عساکر)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ پکی ہوئی کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔ (راوی، حضرت سہل بن سعد، ابن ماجہ، ترمذی)
- حضور اکرم نے فرمایا: "تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی۔ یہ مٹانہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے۔ باہ میں اضافہ کرتا ہے۔" (راوی، حضرت عبداللہ بن عباس، ذہبی، مسند فردوس)
- میں نے حضور کو تربوز اور کھجور ایک ساتھ تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ (راوی حضرت انس بن مالک، ترمذی)
- حضور تربوز کو تازہ کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (راویہ حضرت عائشہ، ترمذی)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوانگور اور تربوز بہت مرغوب تھے۔ (ابوداؤد)

تربوز نہایت فرحت بخش پھل ہے۔ یہ پیشاب آور ہے اور قوت ہار کو بڑھاتا ہے۔ اس میں موجود شکر Mannitol جس میں Energy پیدا کرتی ہے۔ عربی زبان میں تربوز کے علاوہ فریوز کو بھی بٹخ کہتے ہیں۔ بعض اوقات بچپان کے طور پر بٹخ انصر یا جعہ اصف کا نام دیتے ہیں۔

تربوز کے کیمیائی اجزاء:

6% sugar (including Mannitol) and 92% water.
Vitamin C, citrulline, Lycopine, betacarotene

ٹریوڈ کے طبی فوائد:

Diuretic, tonic, antioxidant, asthma, atherosclerosis, diabetes, colon cancer, and arthritis. Energy, 30 Kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کہنے والا دیکھ کر سمجھنے والی اصطلاحات میں طبی و ششمری)



Chapter 6/10

Image No. 33

Cucumber

کھانا

عربی نام: قضاء (حدیث) خیابان

دیگر نام: Cucumber (انگریزی)؛ Cohombro (ہسپانوی)

☆Oyurets (روى) ☆Kishium (عبراني) ☆Sikvos (يوناني)

☆ Gurke (جرمن) ☆ Concombre (فرانسیسی) ☆ Citrida (اطالوی)

☆Pepino (پسائوی) ☆Ketimun (کیماشا) ☆مانگ، خمار (فارسی)

☆ کھرا (منہی، اردو، بنگالی، مرثیہ) ☆ دوسا کا (تلیا) ☆ ولے (لکائی) (جابل)

☆ کرکئی (شکریت) ☆ کز (مرہٹی، گجراتی) ☆ وے رکا (ملہالی)۔

نباتاتی نام: *Cucumis sativus* Linn.(Cucurbitaceae):

احادیث یسلیہ کھیرا

- میں نے دیکھا حضور اکرم کھیرا (حدیث، قتل) کو تازہ کھجور

کے ساتھ تناول فرما رہے تھے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن جعفر بخاری، مسلم، ترمذی)

• رسول اللہ کو کھیرا (حدیث، قثاء) خوب مرغوب تھی۔ (راویہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو، ترمذی)

• میں نے (رسول اللہ کے پاس جانے سے قبل) کھیرا اور کھجور کھائے اور خوب موٹی ہو گئی۔ (راویہ حضرت عائشہ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

عربی میں قثاء سے مراد کھیرا اور گکڑی دونوں کی لی جاتی ہے۔ یہ حضور کے زمانہ دستیاب تھیں۔

کھیرا یا گکڑی کے نام سے قثاء سے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 61 میں ہوا ہے۔

تفصیل کے ملاحظہ کیجئے ”نباتات قرآن“۔

کھیرا کے کیمیائی اجزاء:

Vitamins (including Vit. E), electrolytes, minerals, and phyto-nutrients. Protein: 0.34 g Carbohydrates: 1.89 g Fiber: 0.3 g Calcium: 8 mg Iron: 0.15 mg Magnesium: 7 mg Phosphorus: 12 mg Potassium: 76 mg Sodium: 1 mg; Vitamin C: 1.5 mg; Phytosterols: 7 mg

کھیرا کے طبی فوائد:

Reduce dark circles around eyes, softens skin, reduce weight, antioxidant, Energy, 8 kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دشمنی)



Chapter 6/11

Image No. 34

Gourd

لوکی

عربی نام : قرعہ (حدیث)، دباء (حدیث)، یقطین (حدیث)

دگر نام : Gourd (انگریزی) Gourde (فرانسیسی) Kurbis

(جرمن) Lagenaire (لاطینی) Zucca (اطالوی) Kolok

fenth (یونانی) Teekva (روسی) Kikiyan (عبرانی)

Calabaza (ہسپانوی) Sukabaji (ترکی) Labumanis

(بھاشا) قروغ طویل، کدو (فارسی) گھمی (سنسکرت) لوکی (ہندی، اردو)

دودھی (گجراتی) بھوپلا (مرہٹی) لاؤ (بنگالی) سرے کائے (تامل)

زیمحال (کشمیری) آن پکائے (تیباؤ)۔

نباتاتی نام : *Lagenaria siceraria* Standl. Syn. L.

vulgaris Ser (Cucurbitaceae)

احادیث بسلسلۂ لوکی

- ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا۔ رسول اللہ کے ہمراہ میں بھی تھا۔ داعی نے آپ کی خدمت اقدس میں جو کی روٹی اور خشک گوشت اور کدو (لوکی) کا اپنا سالن پیش کیا۔ میں نے کھانے کے دوران دیکھا کہ آپ پیالے کے ارد گرد سے کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔ اسی روز سے میرے دل میں لوکی سے رغبت پیدا ہو گئی۔ (راوی حضرت انس بن مالک، بخاری، مسلم)
- مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ جب تم ہانڈی پکانے کے لئے تیار کرو تو اس میں زیادہ مقدار میں کدو (لوکی) ڈال لو۔ اس لئے کہ کدو (لوکی) رنجیدہ دلوں کو مضبوط کرتا ہے۔ (راوی، حضرت عائشہ، الجوزی)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کدو (لوکی) کا استعمال فرماتے تھے۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، الجوزی)
- رسول اللہ نے فرمایا : لوکی (حدیث: قرعہ) کھلاؤ کہ یہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ (مسلم، سیوطی)
- میں حضرت انس کے پاس آیا، وہ لوکی کھا رہے تھے اور کہتے

تھے کہ اے درخت (نبات) تو بھی کیا چیز ہے۔ میں تجھے اس لئے پسند کرتا ہوں کہ پیغمبر خدا پسند کرتے تھے۔ (راوی، حضرت ابوطالوت، الجوزی)

لوکی بعض یقین کا ذکر قرآن میں سورہ صافات کی آیت نمبر 139 سے 146 تک کیا گیا ہے۔ لوکی کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“ مصنف افتخار فاروقی۔

لوکی کے کیمیائی اجزاء:

Calcium, Phosphorus, Iron, Thiamine, Niacin, Riboflavin, Ascorbic acids, Protein, Fat, Carbohydrates

لوکی کے طبی فوائد:

Arthritis, Headache, fever, Piles, lungs infection, common cold, kidney, liver disorder, heart diseases, insanity, epilepsy and other nervous diseases.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/12

Image No. 35

Brinjal

بینگن

عربی نام: باذنجان (حدیث)

دیگر نام: Egg Plant - Brinjal (انگریزی) ☆ بھنٹا، بینگن

(ہندی، اردو، پنجابی) ☆ بیگون (بنگالی) ☆ ونگی (مراٹھی، رگنی، گجراتی) ☆ چری ونگا

(تیلگو) ☆ کاتھی ریکائی (تامل) ☆ بادانے (کنڑ) ☆ وازوتھنا (ملیالی) ☆ گم

(کاشمیری) ☆ باذنجان (فارسی)۔

نباتاتی نام : *melongena* Linn. (Solanaceae) *Solanum*

احادیث بسلسلۂ اجمود

- رسول اللہ نے فرمایا : بینگن جس ارادہ سے کھائی جائے مفید ہے۔ (الجوزی)

اس حدیث کو الجوزی نے ضعیف بتایا ہے۔

بینگن کے کیمیائی اجزاء :

Energy -20 kcal/100g ; Carbohydrates -5.7 g ; Sugars -2.7g; Dietary fiber-3.5 g; Fat-0.19 g; Protein-1.0 g; Calcium-9 mg; Iron-0.24 mg; Magnesium -14 mg; Phosphorus-25 mg; Potassium-230 mg; Zinc-0.16 mg; Manganese-0.25 mg; Thiamin-0.039 mg; Riboflavin-0.037 mg; Niacin-0.649 mg; Pantothenic acid-0.28 mg; Vitamin B6-0.084 mg; Folate-22 mg; Vitamin C-2.2 mg; (USDA).

بینگن کے طبی فوائد :

Hypertenstion, anti-cancer, diabetes, insomnia, flatulence, maintain Cholesterol level.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Beet Root

چقندر

عربی نام : سلق (حدیث)

دیگر نام : Beet Root (انگریزی) ☆ Batterane (فرانسیسی)

☆ Rube (جرمن) ☆ Barbabietole (اطالوی) ☆ Ramolachas

(ہسپانوی) ☆ Cakla (بھاشا) ☆ Pancar (ترکی) ☆ چوندرو (فارسی، اردو، ہندی) ☆ پانگلی (سنسکرت) ☆ بت پنگ (بنگالی)۔

نباتاتی نام: vulgaris Linn. (Chenopodiace) Beta

احادیث بسلسلۂ چقندر

- ایک عورت چقندر (حدیث، سلق) کو جو کے آٹے کے ساتھ اس طرح پکاتی کہ بوٹیاں لگنے لگتیں۔ یہ کھانا وہ جمعہ کے دن بناتی تھی۔ سارے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کا انتظار رہتا۔ کیونکہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس کھانے کو کھاتے۔ (حضور اکرم کے دور میں مدینہ کا واقعہ، راوی، حضرت سہل بن سعد، بخاری)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور کمزور ہو لہذا زیادہ کھجوریں نہ کھاؤ۔
- حضرت ام منذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان کے لئے چقندر اور جو کا کھانا تیار کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: "علی اس کو کھاؤ کہ یہ تمہارے لئے مفید ہے۔" (راویہ حضرت ام منذرؓ، ترمذی، ابوداؤد)

چقندر کی کھیتی عرب اور مصر کے علاقوں میں بڑے پیمانے پر قدیم دور میں کی جاتی تھی یہ کھیتی اب جنوبی یورپ کے علاوہ دنیا کے کئی ملکوں میں بہت بڑے پیمانے پر کی جانے لگی ہے جس کا اصل مقصد چقندر کی شکر حاصل کرنا ہے۔ فی زمانہ ساری دنیا میں جتنی شکر گنے سے پیدا کی جاتی ہے اس سے کچھ زیادہ ہی چقندر سے پیدا کی جاتی ہے۔

چقندر کے کیمیائی اجزاء:

Sucrose, Betanins (Food Colorant), Boron

چقندر کے طبی فوائد:

Aphrodisiac (boron, plays an important role in the production of human sex hormones).

Anti-Tumour, anti-cancer, antioxidant.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دشمنی)



Chapter 6/14

Image No. 37

Mushroom

کمبھی

عربی نام: الکماة (حدیث)

دیگر نام: Mushroom (انگریزی) ☆ Champignon (فرانسیسی)

☆ Pilz (جرمن) ☆ Seta (ہسپانوی) ☆ Truffe (فرانسیسی)

☆ Truffel (جرمن) ☆ Trufa (ہسپانوی) ☆ Yermantari (ترکی) ☆

کمبھی (ہندی، اردو، پنجابی) ☆ قارچہ (فارسی)

نباتاتی نام: Agaricus species (Ascomycetes)

احادیث بسلسلۂ کمبھی

- رسول اللہ نے فرمایا: کمبھی (حدیث الکماة) من کا ایک حصہ ہے اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ (راوی حضرت جابرؓ، نسائی، راوی حضرت ابوسعید خدریؓ، ابن ماجہ، بخاری)
- رسول پاک نے فرمایا: کمبھی (حدیث الکماة) اس من میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے نازل فرمایا تھا۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔ (راوی حضرت محمد بن زیدؓ، مسلم، ابن ماجہ، راوی، حضرت صہیبؓ، ابن السنی، ابو نعیم)
- نبی کریمؐ نے فرمایا: "جب جنت مسکرائی تو کمبھی (حدیث الکماة) زمین پر آگئی۔" (راوی، حضرت ابن عباسؓ، الجوزی)
- رسول اکرمؐ کے اصحاب نے ایک روز ان کو مخاطب کر کے کھا کہ کمبھی زمین کی چیچک ہے اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ

کمبھی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کی بیماری کے لئے شفا ہے۔ (راوی، حضرت ابوہریرہ، ترمذی)۔

زیادہ تر مفسرین قرآن نے کلمۃ بمعنی من کے لئے ہیں اور من کا ذکر قرآن میں کئی بار آیا ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

1- سورہ بقرہ آیت نمبر 57 ☆ 2- سورہ اعراف آیت 160

3- سورہ طہ 80 تا 81

کمبھی بہ معنی من کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے "نباتات قرآن، ایک سائنسی جائزہ"۔

کمبھی کے کیمیائی اجزاء:

vitamin D sodium, potassium, and phosphorus,

linoleic acid

کمبھی کے طبی فوائد:

Ntiioxidants, Anti breast cancer

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/15

Image No. 38

Ginger

ادرک

عربی نام: زنجبیل (حدیث)، جنزبیل

دیگر نام: Gignger (انگریزی) ☆ Gingember (فرانسیسی)

Ingwer (اطالوی) ☆ Zingiveris (یونانی) ☆ Jengiber

(ہسپانوی) ☆ Zingiber (لاطینی) ☆ Zengero (اطالوی)

Zencefil (ترکی) ☆ Jahe (بھاشا) ☆ زنجبیل، زنجفیل، زنجیبر

(فارسی) ☆ شرنجبیر، اوراکم (سنکرت) ☆ اورک (ہندی، اردو کشمیری پنجابی) ☆ آدا

(بنگالی) ☆ انچی (تامل) ☆ الم (تیلگو) ☆ انچی (ملیالی) ☆ آل (مراٹھی) ☆ آدو

(گجراتی) ☆ سونٹھ، خشک اورک ☆ (اردو، ہندی)۔

نباتاتی نام: *Zingiber officinale*

Rosc.(Zingiberaceae)

احادیث بسلسلہ اورک

- روم کے حکمران نے سونٹھ (حدیث۔ زنجبیل) کی ایک ٹوکری نبی کریم کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ پیش کی تو رسول نے سب کو ایک ایک ٹکڑا عنایت فرمایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا دیا۔ (راوی حضرت ابو سعید خدری، ابو نعیم)

ابن سینا نے اورک کے فوائد بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ یہ مقوی باہ ہے، جبکہ حکیم جالینوس کے مطابق اس کے استعمال سے فالج سے بچا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ ذیابیطس کے مرض میں خون میں شکر کی کمی پیدا کرتا ہے۔

اورک بمعنی زنجبیل کا ذکر قرآن پاک کی سورہ دہر میں آیت نمبر 17 میں ہوا ہے۔

اورک کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے ”نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ“۔

اورک کے کیمیائی اجزاء:

Zingiberine, zingiberol phenols, Borneol, camphene, citral, eucalyptol, linalool, phenllandrene, gingerol, zingerone and shogaol

اورک کے طبی فوائد:

Analgesic, anorexia, antiallergenic, antibacterial, anticonvulsant, antifungal, antispasmodic, antitumor, antiulcer, arthritis, asthma, catarrh, chills, colic, congestion, constipation, cooling effect on body, cough, cramps, diarrhea, digestive stimulant, dog bite, dyspepsia, effective in reducing the effects of morning sickness in pregnant women, fever, flu, gastric antisecretory, headache, heart palpitation, increase urine production,

indigestion, infectious disease, Intestinal pain, intestinal swelling, loss of appetite, motion sickness, muscular aches nausea, rheumatism, sexual weakness, sinusitis, sore throats, sprains, stomach disorders, swellings, Energy. 354 kcal /100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/16

Image No. 39

Onion

پیاز

عربی نام: بصل (حدیث)

دیگر نام: Onion (انگریزی) ☆ Oignon (فرانسیسی) ☆ Zwiebe

(جرمن) ☆ Unio-cepa (لاطینی) ☆ Cippola (اطالوی)

☆ Belzilim-belsal (مہرائی) ☆ Krommva (یونانی) ☆ Cebolla

(ہسپانوی) ☆ Look (دہلی) ☆ Sogan (ترکی) ☆ Bawang (بھاشا)

☆ (پنجابی) ☆ پیاز (فارسی، اردو، ہندی، پنجابی) ☆ نڈوئی ٹرولی (تیلگو)

☆ (تیلو گونا گونا گوں) ☆ اولی (ملیالی) ☆ پانڈو (شکرت) ☆ پیانچ (بنگالی) ☆ کاندا

(گجراتی) ☆ گنڈو (کشمیری) ☆ نڈو (کنڑ) ☆ ڈونگری (گجراتی)۔

نباتاتی نام : *Allium cepa* Linn. (Liliaceace)

احادیث بسلسلۂ پیاز

- جو کوئی لہسن (حدیث، ثوم) یا پیاز (حدیث، بصل) کھائے وہ دور رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ راوی، حضرت جابر بن عبداللہؓ بخاری
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز (حدیث، بصل) گندنے (حدیث، کراث اور لہسن (حدیث، ثوم) سے منع فرمایا۔ (راوی، حضرت ابو سعید خدریؓ، طبالسی)

پیاز کا ذکر بمعنی بھل قرآن کے سورہ بقرہ میں آیت نمبر 61 میں ملتا ہے۔

لہسن پیاز کی تفصیل (قرآنی ارشادات کے پس منظر میں) کیلئے ملاحظہ کیجئے "نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ"

پیاز کے کیمیائی اجزاء:

Protein, sugars, cellulose, minerals, a fixed oil, an essential oil and over 80 per cent water. The amount of essential oil is very small but it contains the aromatic and tear-producing properties associated with onion. These are caused by sulphides which are produced by the reaction of the enzyme alliinase on an amino acid.

پیاز کے طبی فوائد:

Antidote. Antiseptic, appetizer, baldness, boils, cholera, clear face and skin spots, common cold, constipation, cough, diarrhoea, digestant, diuretic, earache expectorant fever, headache, hemorrhoids, hepatitis, improve sperm production, improves heart and nervous system, influenza, insect bites, intestinal diseases, liver stimulant menstruation and piles, respiratory complaints, rubefacient, skin problems, stimulant, stomach diseases, throat infection, toothache, vermifuge. Energy, kcal

40/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)

Chapter 6/17

Image No. 40

Garlic

لہسن

عربی نام: ثوم (حدیث)، ثوم۔ تریاقی اختصارہ یگر نام:

Garlic (انگریزی) ☆ Ail (فرانسیسی) ☆ Knoblauch (جرمن)

☆ Allium (لاٹینی) ☆ Aglio (اطالوی) ☆ Shoomim (عبرانی) ☆
 ☆ Korodil (یونانی) ☆ Ajo (ہسپانوی) ☆ Chesnok (روسی)
 ☆ Dasun (بھاشا) ☆ Sarimsak (ترکی) ☆ سر، لمبوس (فارسی) ☆ لسن
 (سنسکرت) ☆ لہسن (ہندی، اردو) ☆ تحوم (پنجابی) ☆ ولپ پانڈو (تامل) ☆ روہن
 (ہنگالی) ☆ ولون (تیلگو) ☆ ولولی (ملیالی) ☆ روہن (کشمیری) ☆ لسن (مراٹھی،
 گجراتی)۔

نباتی نام: *Allium sativum* Linn. (Liliaceae)

احادیث بسلسلۃ لہسن

- حضور اکرم نے فرمایا: "جو کوئی لہسن (حدیث، ٹوم) کھائے
 ہماری مسجد میں نہ آئے۔" (راوی، حضرت انس بن مالک،
 بخاری، مسلم)
- رسول اللہ نے فرمایا: "جو کوئی لہسن (حدیث، ٹوم) یا پیاز
 (حدیث، بصل) کھائے وہ دور رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد
 سے میں نہ آئے۔" (راوی حضرت جابر بن عبد اللہ،
 بخاری، مسلم)
- میں نے پوچھا (رسول اکرم سے) کہ کیا یہ (لہسن، ٹوم) حرام
 ہے فرمایا نہیں۔ البتہ مجھے اس کی بو ناپسند ہے۔ جس چیز
 سے وہ نفرت کرتے تھے میں بھی کرتا ہوں۔ (راوی، حضرت
 ابوایوبؓ، مسلم)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز (حدیث، بصل) گندنے
 (حدیث، کراث) اور لہسن سے منع فرمایا۔ (راوی حضرت ابو
 سعیدؓ، خدری، طیالسی)
- رسول پاک نے فرمایا: "تم اسے کھاتے ہو، تم میں سے جس نے
 اسے کھایا ہو وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کے منہ
 سے اس لہسن کی بدبو چلی نہ جائے۔" (راوی حضرت ابو سعید
 خدریؓ، ابوداؤد، ابن حبان)

● **لہسن (حدیث. ثوم)** سے علاج کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے۔ (راوی حضرت علیؓ، الدیلمی)

واضح رہے کہ رسول اللہؐ، پیار، اور گندنا کو صرف ان کی بو کی بناء پر ناپسند فرماتے تھے۔ خاص طور پر ایسے وقت جب عبادت کی جا رہی ہو۔ ان چیزوں کو نہ تو نقصان دہ بتایا ہے اور نہ ہی ان کے استعمال پر پابندی لگائی ہے۔ بلکہ بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ نے ان کی طبی اہمیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

لہسن کا ذکر ثوم کے نام سے قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر 61 میں کیا گیا ہے۔

لہسن کے کیمیائی اجزاء:

Steamed distillation of crushed fresh bulbs yields 0.1-3.6% of a volatile oil with sulfur-containing compounds.

لہسن کے طبی فوائد:

Antidote, asthma, atherosclerosis, cholera, cough, Dandruff, Diarrhea, digestive problems, Diphtheria, dog bite, Dysentery, Earache, Epilepsy, headache, Hypertension, Hysteria, intestinal pain, Nasal congestion, paralysis, Rheumatism, Snake bites, Toothache, Tumors, Typhus, Virginites, Whooping cough, Worms (parasites), worms, wound healer, Energy kcal 149/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/18

Image No. 41

Shallot

گندنا

عربی نام: کراث (حدیث)

ڈیٹا گرنام: Shallot (انگریزی) ☆ Poireau (فرانسیسی)

☆ Porro (اطالوی) ☆ Lauch (جرمن) ☆ Hatsir (عبرانی)
 ☆ Pirassa (ترکی) ☆ Hawang Paria (بھاشا) ☆ کراث (فارسی)
 ☆ گندہ (ہندی) ☆ گندہ (پگلی)

نباتیاتی نام : *ascalonicum Linn. (Liliaceae) Allium*

احادیث بسلسلہ گندہ

- رسول اللہ نے پیاز (حدیث، بصل) گندہ (حدیث، کراث) اور لہسن (حدیث، ثوم) سے منع فرمایا (بوقت عبادت)۔ (راوی حضرت ابو سعید خدریؓ، طیالسی)

پیاز یا لہسن کا استعمال بوقت عبادت منع کرنے کا مطلب یہ نہ نکالا جانا چاہئے کہ حضور اکرمؐ نے ان کو حرام قرار دیا ہے بلکہ ابوداؤدؓ کی ایک حدیث جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اس کے مطابق رسول اللہؐ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز شامل تھی۔

گندہ کے کیمیائی اجزاء:

Nutritional value per 100 g - 61kcal Sugars F a t
 Protein, Vitamin A, Thiamine , Riboflavin , Niacin,
 Vitamin B6 Folate Vitamin B12 Vitamin C Vitamin E
 Vitamin K Calcium Iron Magnesium
 kaempferol Phosphorus Potassium Sodium Zinc

گندہ کے طبی فوائد:

Anticancer, atherosclerosis, type 2 diabetes, obesity, rheumatoid arthritis,

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/19

Image No. 42

Barley

جو

عربی نام : شعیر (حدیث) تلینہ (حدیث)۔ یہ معنی جو کا بنا دیا۔

دیگر نام: Barley (اگر یزئی) Orage (فراسی) Gerste (جرمن)
 Cabada (ہسپانوی) Orzo (اطالوی) Arpa (ہسپانوی)
 Jelia (بحاشا) (فارسی، اردو، ہندی، بنگالی، گجراتی) (بارلیا) (عجمی، تیلگو)
 (چاوس، گودھی) (کنڑ) (جواکا) (تیلگو)۔

نباتی نام: *vulgare Linn. (Graminac/Poaceae) Hordeum*

احادیث بسلسلہ جو اور جو کادلیا

- حضرت ام العنذر نے حضرت علیؑ کے لئے جو اور چقندر کا کھانا تیار کیا۔ رسول اللہ نے کہا: "علی تم اس میں سے کھاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر (کھجور سے) ہے۔" (راویہ حضرت ام العنذر، ابن ماجہ، مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد)
- میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا نکڑا لیا اور اس کے بعد اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے اور کھا لیا۔ (راوی، حضرت یوسف بن عبداللہ، ابوداؤد)
- رسول اللہ اکثر جو کی روٹی تناول فرماتے۔ (راوی حضرت ابن عباس، ترمذی)
- حضرت صفیہؓ کے ساتھ نکاح کے موقع پر دعوت ولیمہ میں کھجوریں اور ستو (جو کے) تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)
- صحابہ جمعہ کے دن جو (حدیث شعیر) اور چقندر کا کھانا نماز کے بعد کھاتے۔ (راوی حضرت سہل بن سعد، بخاری)
- رسول اللہ کے اہل خانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو حکم ہوتا کہ جو کادلیا (حدیث، تلبنہ) تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے تھے کہ یہ بیمار کے دل سے غم اتارتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں ختم کر دیتا ہے جیسے کہ تم سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے گرد اتار دیتا ہے۔ (راویہ حضرت عائشہ، ابن ماجہ)
- رسول اللہ نے ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع جو صدقہ فطر

- واجب کی تھی۔ (راوی، حضرت ابن عمرؓ، مسلم)
- صدقہ فطر (حضورؐ کے عہد میں) ہم تین قسم کی اشیاء دیتے تھے۔ پنیر، چھوڑا، جو۔ (راوی، ابو سعید خدریؓ، مسلم)
- حکم ہوگا (رسول سے قیامت کے دن) اللہ کا۔ "جاؤ جس شخص کے دل میں گیہوں یا جو کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو"۔ (راوی، حضرت انس بن مالکؓ، مسلم)

"جو" جس کو عربی میں شعیر اور انگریزی میں بارلی کہتے ہیں۔ سائنسی تحقیقات کی بنیاد پر سب سے زیادہ مفید اناج سمجھا جاتا ہے۔ گیہوں کے مقابلہ میں چونکہ یہ زیادہ زود ہضم ہوتا ہے لہذا بیمار یوں یا بیماری سے ٹھیک ہوئے کمزور لوگوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس کا پانی پیشاب آور ہونے کی بنا پر ان مریضوں کو دیا جاتا ہے جو گردہ کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ پیٹ کے درد اور قلنج میں فائدہ مند بتایا گیا ہے۔ اس کے بیجوں میں بیکٹریا Bacteria اور فنگس Fungus، رنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ جو کے بیجوں میں ایک ایسا وٹامن بھی دریافت ہوا ہے جو کسی دوسرے اناج میں موجود نہیں ہے اس کا نام پانگے ایک اسڈ Pongamic Acid یا وٹامن بی پندرہ VIT.B15 رکھا گیا ہے۔ یورپین ممالک میں جو کی شراب Beer بہت پسند کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چھلکا نکلی Pearl Barley پورے یورپ میں ایک بہترین دوا تصور کی جاتی ہے۔

زراعتی اناج میں جو (نباتی نام *Hordeum vulgare*) کی تاریخ سب سے زیادہ قدیم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی کاشت بی سینا کے علاقہ میں پانچ ہزار سال قبل باقاعدہ ہوا کرتی تھی۔ مصر میں قاہرہ کے قریب فیوم کی کھدائی میں جو کی کاشت کئے ہوئے ایسے دانے دستیاب ہوئے ہیں جن کی بابت کاربن ڈیٹنگ Carbon Dating کی مدد سے بنایا گیا ہے کہ وہ آٹھ سے دس ہزار سال پرانے ہیں۔ دنیا کے تقریباً سبھی اہم عجایب گھروں میں جو کے ہزاروں سال پرانے دانے موجود ہیں۔ قبل مسیح کے ایسے اٹالوی Italian سکے بھی دستیاب ہوئے ہیں جن پر جو کی بالی بنی ہوئی ہے۔ یہ سکے قدیم دور کے

روم۔ یونان، مصر، شام اور فلسطین میں جو کی اہمیت ثابت کرتے ہیں فلسطین میں جو کی وقعت و منزلت کا اندازہ ان بتیس بائبل کی آیات سے ہوتا ہے جن میں جو کے کھیت جو کی روزنی اور جو کا چارہ وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے۔ جو کے لئے بائبل میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ ہیں ساعورہ، سعورم (عبرانی) اور مرتین (یونانی) مقدس ویدوں میں عموماً اور رگ وید میں خصوصاً جو کا ذکر 'یوا' یا 'جوا' کے نام سے ہوا ہے۔ ان تذکروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آریائی قوموں میں جو کا استعمال عام تھا۔

پیغمبر اسلام نے اپنے ارشادات کے ذریعے بہت واضح طور پر جو کی اہمیت کو بیان فرمادیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ خود بھی ساری زندگی جو کا استعمال کر کے اس کی افادیت کو بتایا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جو کی روٹی تناول فرماتے۔ (ترمذی)

صحیح بخاری کی کتاب الاطعمہ کی کئی احادیث جو حضرت انسؓ اور حضرت سوید بن نعمان سے مروی ہیں۔ کے مطابق حضور اکرمؐ بھوک لگنے پر اکثر جو کے ستو پھاٹک لیا کرتے تھے۔ حضور جو یا کسی دوسرے اناج کے باریک پیسے ہوئے آٹے کو زیادہ چھانتا پسند نہیں فرماتے تھے۔ کبھی کبھی آٹے سے پھونک کر تھوڑی سی چوکر الگ کر دیتے۔ اسی لئے سہل بن سعد سے روایت کی گئی حدیث میں کہا گیا ہے کہ "آخر عمر تک رسول اللہ کے حضور کبھی میدہ (چوکر لگی ہوئی آٹے کی روٹی) پیش نہیں کی گئی"۔ (بخاری)۔ حضور اکرمؐ کو جو کا کھانا پسند تھا اسی لئے زیادہ تر صحابہ کرام جو کو گیہوں پر ترجیح دیتے تھے چنانچہ ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس کی رو سے ایک عورت چقدر کو جو کے آٹے کے ساتھ اس طرح پکاتی کہ وہ بونیاں لگنے لگیں۔ یہ کھانا وہ جمعہ کے دن بناتی تھی سارے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کا انتظار رہتا کیونکہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس کھانے کو کھاتے۔ (بخاری)۔ کتاب الجمعہ۔ کتاب الاطعمہ۔ راوی۔ حضرت سہل بن سعدؓ)۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کے اہل خانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو حکم ہوتا کہ "اس کے لئے جو کا دلیا تیار کیا جائے پھر فرماتے تھے کہ یہ بیماریوں کے دل سے غم کو

اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ام المندرد سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ "ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کے ہمراہ تشریف لائے تو ان کی خدمات میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ اس میں سے دونوں نے تناول فرمایا۔" جب حضرت علیؑ نے چند کھجوریں کھالیں تو رسول اللہؐ نے انہیں روک دیا اور فرمایا کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور کمزور ہو۔ مزید مت کھاؤ۔ اس کے بعد ان کے لئے جو کی روٹی اور چقندر تیار کئے گئے۔ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اس میں سے کھاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ - ترمذی)۔

بخاری شریف میں مذکور ایک حدیث کے بموجب حضرت عائشہؓ اکثر بیمار کے لئے تلینہ (جو سے بنا کھانا) تیار کرنے کا حکم دیا کرتیں تھیں کیونکہ پیغمبر اسلام کے ارشادات کے مطابق "یہ بیمار کے لئے از حد مفید ہے۔"

حضرت عائشہؓ سے ہی مروی بخاری، مسلم نسائی اور ترمذی کی ایک بہت اہم حدیث بیان ہوئی ہے جس کی رو سے آنحضرتؐ تلینہ کو مریض کے دل کے امراض کا علاج بتاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا "کہ رسول خداؐ اسے جب کوئی بھوک کی کمی کی شکایت کرتا تو آپ اسے تلینہ کھانے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ تمہارے معدوں سے غلاظت کو صاف کر دیتا ہے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کو بہت پسند فرماتے تھے اس کے بظاہر دو اسباب تھے ایک تو گیہوں کی نسبت جو کا زیادہ فائدہ مند ہونا اور دوسرے گیہوں کے مقابلہ میں جو کا زیادہ ارزاں ہونا۔ بخاری شریف کی کتاب الزکاة میں مذکور ہے کہ "حضور کے عہد میں صدقہ فطر عام طور سے کھجور، گیہوں کی جو مقدار مقرر کی گئی اس کی دو گنی جو کی مقدار طے پائی۔" اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ گیہوں کی قیمت ان دنوں جو سے یقیناً دو گنی تھی۔

ایک بات یہاں واضح کر دینا مناسب ہوگا۔ وہ یہ کہ آنحضرتؐ بعض غذائی اشیاء کو بہت

پسند تو فرماتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی اس کے استعمال کی تلقین کرتے لیکن جو غذائی چیزیں ان کو ناپسند تھیں ان کو وہ کبھی برانہ کہتے۔ اسی ضمن میں ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے منسوب ہے جس کا ترجمہ مولانا عبدالحکیم نے اس طرح کیا ہے کہ حضورؐ کبھی کسی غذائی چیز میں کیزے نہ نکالتے (برانہ کہتے)۔ (بخاری)۔

بعض فائدہ مند کھانوں کو پسند کرنا لیکن ناپسندیدہ کھانوں کو برانہ کہنا میثاق نبویؐ کی وہ مثال ہے جو ”روش نبوی“ ہے اور جس کی پیروی ہم سب پر لازم ہے۔

جو کے کیمیائی اجزاء:

Carbohydrates, fiber, protein, calcium, phosphorus and vitamins, low-fat and cholesterol-free

جو کے طبی فوائد:

Regulate blood sugar, lower cholesterol, antioxidants;

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کھتری)



Chapter 6/20

Image No. 43

Wheat

گیہوں

عربی نام: حنظلہ (حدیث) البُر (حدیث)

دیگر نام: Wheat: (انگریزی) ☆ Gruau (فرانسیسی)

☆ Weizen (جرمن) ☆ Frumento (اطالوی) ☆ Frunenpo

☆ Trigo (ہسپانوی) ☆ Gandun (بھاشا) ☆ Bugday

(ترکی) ☆ گیہوں، گندم (ہندی، اردو) ☆ گودھوا (سنسکرت) ☆ گوم (بنگالی) ☆

گاسم (مراٹھی) ☆ گیوم (گجراتی) ☆ گودھو مالوڈ (تیگلو) ☆ گودھو مالی (تامل)

☆ گودھی (کنڑ) چڑ گندم، گودمیا (ملیالی)۔

نباتاتی نام: *aestivum* Linn. (Poaceae) *Triticum*

احادیث بسلسلہ گندم

- رسول اللہ کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد متواتر تین دن بھی گندم (حدیث: البر) کا کھانا (روتیاں) سیر ہو کر نہیں کھایا۔ (راویہ، حضرت عائشہؓ، بخاری)
- جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی اس وقت پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ منقہ (انگور)، کھجور، گندم (حدیث: جنطہ) جو اور شہد سے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، بخاری)
- صدقہ فطر (حضور اکرمؐ کے دور میں) عام طور سے کھجور، گیہوں (حدیث: حنطہ) اور جو کی شکل میں دیا جاتا تھا۔ گیہوں کی جو کی مقدار مقرر کی گئی اس کی دوگنی جو کی مقدار مقرر کی گئی۔ (بخاری)

گیہوں کے کیمیائی اجزاء:

Nutritional value per 100 g -360kcal,
Carbohydrates (about 65%, starch) Dietary fiber
Protein (about 13%), Low Fat Thiamine Riboflavin
Niacin Pantothenic acid Vitamin B6 F o l a t e
Calcium Iron Magnesium Phosphorus, Potassium
Zinc Manganese



Chapter 6/21

Image No. 44

Rice

چاول

عربی نام: أرز (حدیث)

دیگر نام: Paddy, Rice (انگریزی) ☆ Riso (اطالوی)

☆ Riz (فرانسیسی) ☆ Reis (جرمن) ☆ Rizī (یونانی) ☆ Arroz (ہسپانوی)
 ☆ Beras (بھاشا) ☆ Oriza (لاٹینی) ☆ Pirine (ترکی) ☆ دھان، چاول
 (ہندی، اردو) ☆ نوارا، سیاہی، دھانا (سنسکرت) ☆ چال (بنگالی) ☆ تندوای، بھات،
 دھان (مرہٹی) ☆ چوکا، ڈگر (انگریزی) ☆ وولو، پیامو (سینگو) ☆ ارلیسی، نلو (تامل)
 کنگاگی، نلو بھٹ (کنڑ) ☆ اری نلو (ملیالی) ☆ برنج (فارسی)۔

نباتی نام : *Oryza sativa* Linn. (Poaceae)

احادیث بسلسلہ چاول

- رسول اللہ نے فرمایا : "چاول میں شفا ہے اور اس میں خود کوئی بیماری نہیں۔" (راوی حضرت عائشہؓ، سیوطی)
- ابو حیان نے کہا کہ سندھ میں لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں۔ شعبی نے کہا رسول اللہ کے عہد میں نہیں بنتی تھی۔ (بخاری)

چاول کے کیمیائی اجزاء:

Energy - 170 kcal, Carbohydrates (mostly Starch), Protein, Low fat, Low salt, thiamine, niacin, iron, riboflavin, vitamin D, calcium, and fiber.

چاول کے طبی فوائد:

Non-allergenic, No cholesterol, sodium free.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)

Chapter 6/22

Image No. 45

Millet

جوار

عربی نام: ذرہ (حدیث)

دیگر نام: Millet (انگریزی) ☆ Juwa, Miglio (اطالوی)

☆ Dohan (عبرانی) ☆ Hirse (جرمن) ☆ Mijo (ہسپانوی) ☆ Akden

(ترکی) ☆ اوزن مچاؤرس، (فارسی) ☆ جوار، جوارہ (ہندی، اردو) ☆ جوئم (ملیالی،

تامل) ہٹا زونا لو (تیگلو) ہٹا جولا (کنڑ)۔

نباتاتی نام : *vulgare Pers. (Poaceae/Graminae) Sorghum*

احادیث بسلسلہ جوار

- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں جوار (حدیث ذرہ) کی ایک شراب تیار کی جاتی ہے۔ جس کو مڑر کہتے ہیں۔ فرمایا (رسول اللہ نے) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (راوی، ابو موسیٰ اشعری، مسلم بخاری)
- خدا کہے گا (رسول اللہ سے) شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ حکم ہوگا (رسول اللہ سے) جائو جس شخص کے دل میں گیہوں یا جوار کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ پھر حکم ہوگا جائو جس شخص کے دل میں رائی (حدیث خردل) کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، مسلم)

جوار کی بہت سی قسمیں کاشت کی جاتی ہیں لہذا یہ بتانا مشکل ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں کس جوار کی کاشت عرب میں عام تھی۔ لیکن واضح کر دینا ضروری ہے کہ بڑی جوار جس کو مکایا کہتے ہیں اس کا کوئی وجود اس عہد میں نہ تھا۔

جوار کے کیمیائی اجزاء:

Carbohydrates, protein, niacin, and folic acid.
calcium, iron, potassium, magnesium, and zinc

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 6/23

Image No. 46

Lentil

مسنور

عربی نام: عدس (حدیث)

دیگر نام: Lentil (انگریزی) ☆ Lentille (فرانسیسی) ☆ Lense

(جرمن) ☆ Lens (لاٹینی) ☆ Fados (یونانی) ☆ Lenticchia
 (اطالوی) ☆ Lenteja (ہسپانوی) ☆ Adashim- Adash (عبرانی) ☆
 Checheveetsa (روسی) ☆ Miju-Miju (بھاشا) ☆ Mercimek
 (ترکی) ☆ عدس، مڑہ (فارسی) ☆ مسور (ہندی، اردو، مراٹھی، گجراتی، تامل)
 ☆ مسورک (سنسکرت) ☆ مومبور (ہنگاری) ☆ میسور (تیلگو)۔

نباتاتی نام: *culinaris Medic. Syn. L. Lens:*

esculenta Moench (Leguminosae)

احادیث بسلسلۂ مسور

- رسول اللہ نے فرمایا : مسور کی پاکیزگی ستر انبیاء کرام کی زبان سے ہوئی۔ (الجوزی)
- رسول اللہ نے فرمایا : مسور رقت قلب پیدا کرتی ہے۔ (الجوزی)

ابن القیم الجوزی نے مندرجہ بالا احادیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

مسور کا ذکر بنام عدس قرآن کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 61 میں کیا گیا ہے۔ مسور کی دیگر تفصیلات کیلئے ملاحظہ کیجئے "نباتات قرآن"۔

مسور کے کیمیائی اجزاء:

Energy - 353 kca (per 100g), Carbohydrates, Dietary fiber Low Fat, Protein, Thiamine, Folate, Iron

مسور کے طبی فوائد: Health Food

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دشمنی)



Chapter 6/24

Honey

شہد

عربی نام: غسل (حدیث) غسل النحل

دیگر نام: ☆ Honey (انگریزی) ☆ Meil (فرانسیسی) ☆ Moning

☆ Meli (یونانی) ☆ Miel (ہسپانوی) ☆ Bal (ترکی) ☆ Miele

☆ Sayang (بھاشا انڈونیشیا) ☆ Ten (تامل، ملیالم) ☆ Tene

☆ Jenu (کنڑ) ☆ Mada (مرہٹی) ☆ Madh (گجراتی) ☆ انگلیش

☆ شہد (ہندی، اردو) ☆ مدھو (سنسکرت، بنگالی)

نباتاتی ذرائع: خوشبودار پھول اور پھل، جن سے شہد کی کھیاں غذا حاصل کر کے شہد تیار کرتی ہیں۔

احادیث بسلسلہ شہد:

- ایک شخص نے اپنے بھائی کے پیٹ کے تکلیف کی شکایت رسول اللہ سے کی تو آپ نے انہیں مریض کیلئے شہد کی ایک کپی عنایت فرمائی یہ کہہ کر کہ اس کا استعمال کرو۔ مریض کی تکلیف کم نہ ہونے کی خبر کے باوجود رسول اللہ نے شہد کے استعمال کی تاکید کی، چنانچہ مریض کو شفا ہوئی۔ (راوی: ابوسعید خدری۔ بخاری، مسلم)
- نبی کریمؐ مٹھائی اور شہد کا استعمال پسند فرماتے تھے۔ (راویہ: حضرت عائشہ۔ بخاری، مسلم)
- رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارے پاس دو علاج (دوائیں) ہیں، شہد اور قرآن۔ (راوی: عبداللہ بن مسعود۔ ابن ماجہ، مستدرک، حاکم)
- رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس دو بہترین علاج ہیں، پچھنا (Scarification) اور شہد۔ (راوی: جابر بن عبداللہ۔ بخاری، مسلم)
- رسول اللہؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میں تم کو مکھن اور شہد سے زیادہ چاہتا ہوں (ابو نعیم)
- رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تین علاج ہیں، ایک شہد کا استعمال

دوسرا پچھنا اور تیسرا داغنا (Cauterization) لیکن میں اپنی امت کو داغنے کے خلاف ہدایہ دیتا ہوں۔ (راوی: ابن عباس۔ بخاری، مسلم)

● میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کی جو شہید، دودھ اور منقہ سے تیار کی گئی تھی۔ (راوی: انس بن مالک، مسلم)

● میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ طبع نام کی شراب جو شہد سے بنتی ہے اس کی بابت آپؐ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے جواب دیا ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ ممنوع ہے۔ (راوی: ابو موسیٰ اشعری، مسلم)

● رسول اللہؐ ہر روز صبح کو پانی ملا کر شہد استعمال کرتے تھے۔ (ذہبی)

شہد، یوں تو شہد کی کھین کی پیداوار ہے اور اس طرح یہ Animal Product کے زمرے میں آتا ہے لیکن زیر نظر تصنیف میں اس کی شمولیت کی وجہ یہ ہے کہ دراصل شہد کی کھیاں خوشبودار پھولوں کو چوس کر ہی شہد پیدا کرتی ہیں اس طرح شہد کو نباتاتی شے کہنا بے محل نہیں ہے حالانکہ حقیقتاً یہ ایک Animal Product ہی ہیں پھر بھی شہد کو شامل کرنا بے محل نہیں ہے۔ شہد کا ذکر قرآن میں سورہ نحل کی آیت نمبر 69 میں کیا گیا ہے۔

شہد کے کیمیائی اجزاء:

Energy - 304 kcal (per 100 g), fructose (about 38.5%) and glucose (about 31.0%), trace amounts of vitamins or minerals

شہد کے طبی فوائد:

Antiseptic, antioxidant, healing and cleansing properties, skin care, eye conjunctivitis, athlete foot, digestion disorders, weight loss (with lemon), anti aging, Acne, Arthritis, Asthma, Bad Breath, Cough, Hair Loss, Insomnia Stomach ulcers

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے انتقادی صفحات میں طبی و ششتری)



Chapter 6/25

Vinegar

سرکہ

عربی نام : خل (حدیث)

دیگر نام : Vinegar (انگریزی) ☆ Vinaigr (فرانسیسی) ☆ Essiq

(جرمن) ☆ Vinagre (ہسپانوی) ☆ Cuk (بھاشا) ☆ Aceto (اطالوی)

☆ Vinagre (ہسپانوی) ☆ Sirke (ترکی) ☆ سرکہ (فارسی، اردو) ☆ سرکا

(ہندی، بنگالی) ☆ کاؤی (تامل) ☆ کاتی (ملیالی) ☆ گاوی (کنڑ) ☆ سرکو (گجراتی)

☆ گاوی ٹو (تیلگو)۔

نباتاتی ذرائع: مختلف میٹھے پھل اور کچھ اجناس، انگور، کھجور، جو

احادیث بسلسلۂ سرکہ

- سرکہ بہترین سالن ہے۔ (راوی حضرت جابر بن عبداللہ، مسلم ابن ماجہ، راویہ، حضرت عائشہ، ابن ماجہ)
- جس گھر میں سرکہ ہو، وہ لوگ غریب (بھوکے) نہیں۔ (راویہ، حضرت ام ہانی، ترمذی)
- رسول اللہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے۔ انہوں نے کھا کہ ہمارے پاس روٹی، کھجور، اور سرکہ ہے۔ رسول نے فرمایا: ”بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ تو سرکہ میں برکت ڈال کہ یہ مجھ سے پہلے نبیوں کا سالن تھا اور وہ گھر غریب نہ ہوگا جہاں سرکہ ہوگا۔“ (راویہ، حضرت ام سعید، ابن ماجہ)

حضور اکرمؐ کے زمانہ میں سرکہ کا ذریعہ زیادہ تر کھجور اور انگور تھے۔ انگور کا سرکہ عربی میں خل

☆ Vine (ہسپانوی) ☆ Sarap (ترکی) ☆ Anggur (بھاشا) ☆ مئے، پادہ
(فارسی، اردو، ہندی) ☆ شرابم (تامل) ☆ سرائی (تیلگو) ☆ حیرانم (ملیالی) ☆ دارو
(گجراتی، ہندی)۔

نباتاتی ذرائع: (Hordium vulgare) انگور (Vitis vinefera)
کھجور (Phoenix dactylifera) گندم (Triticum aestivum)

احادیث بسلسلۂ شراب

- میں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ میں انگور سے بنی شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔ حضور اکرم نے فرمایا: "وہ تو دوا نہیں ہے۔ بلکہ خود بیماری ہے۔" (راوی، حضرت طارق بن سوید جعفی، مسلم)
- جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی اس وقت پانچ اقسام کی شراب ہوتی تھی۔ یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد اور جو۔ شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ (راوی، حضرت ابن عمرؓ، بخاری)۔
- رسول اللہ نے فرمایا کہ جس کسی نے شراب سے علاج کیا اس کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی شفا نہیں۔ (ابو نعیم، فتح الکبیر)
- رسول اللہ نے فرمایا: "جس نے شراب پی اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی۔" (مسند احمد)
- رسول سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں دوا تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بیماری ہے۔ دوا نہیں ہے۔ (ابو دائود، ترمذی)
- رسول اکرم نے فرمایا: "ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔" (راویہ حضرت عائشہؓ، بخاری)
- حضور اکرم نے فرمایا: "شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔" (راوی، حضرت ابو ہریرہؓ، بخاری)

- قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ جہالت غالب آ جائے گی۔ علم گھٹ جائے گا اور شراب خوب پی جائے گی۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، بخاری)
- حضور اکرم سے طبع، جو شہد کو پکا کر بنتی تھی اور مرز، جو جوار اور جو کیو پکا کر بنتی تھی (یمن میں) کے متعلق دریافت کیا گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا : ”ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جس سے نماز کا ہوش نہ رہے۔“ (راوی حضرت ابو موسیٰ اشعری، مسلم)

صحت کے عالمی ادارہ WHO نے کئی سال کی تحقیقات کے بعد 1994ء میں ایک رپورٹ شراب پر شائع کی جس میں بتایا گیا کہ شراب کا پینا کسی بھی مقدار میں فائدہ مند نہیں۔ یعنی جو بات حضور اکرمؐ نے چودہ سو سال قبل فرمائی تھی اس کی تصدیق WHO نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد کی۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دنیا کے مذاہب میں صرف اسلام نے شراب پر پابندی لگائی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ بائبل کے محققین اب اس سچائی کو تسلیم کرتے ہیں کہ توریت اور انجیل دونوں میں ہی شراب سے دور رہنے کو کہا گیا اور جن آیات میں گویا کہ شراب پینے کا ذکر کیا گیا ہے وہ شراب نہ تھی بلکہ پھلوں کا رس تھا۔ شراب سے اجتناب کرنے کے بہت واضح اشارہ بائبل کی متعدد آیات میں ملتے ہیں۔ کتاب المثل (باب 31- آیات 6-4) میں فرمایا گیا ہے : ”شراب کی تلاش حاکموں کو شایان شان نہیں۔ مبادہ شراب پی کر قوانین کو بھول جائیں اور کسی مظلوم کی حق تلفی کریں۔“ کتاب یسایاہ (باب 28- آیات 7) میں کہا گیا ہے : ”وہ نشہ میں جھومتے ہیں، وہ رویا میں خطا کرتے ہیں اور عدالت میں اغزش کرتے ہیں۔“ کتاب یرمیاہ (باب 35- آیات 14) میں بھی بہت صاف طور سے بتایا گیا ہے : ”جو باتیں یوناداب بن ریکاب نے اپنے بیٹوں کو فرمائیں کہ مے نہ پیو وہ بجالائے اور آج تک مے نہیں پیتے۔“ کتاب المسیول (باب 5- آیت 18) میں بھی شراب سے

پر ہیز کی تاکید ہے کیونکہ فرمایا گیا ہے کہ ”اور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بد چلتی ظاہر ہوتی ہے بلکہ روج سے معمور ہوتے جاؤ۔“

مندرجہ بالا بائبل کی آیات سے صاف ظاہر ہے کہ شراب کو ایک ناپسندیدہ چیز بتایا گیا ہے۔ اسی سچائی کے پیش نظر اب عیسائی پادریوں کا ایک طبقہ یہ کہنے لگا ہے کہ بائبل میں ذکر دو قسم کی مشروبات کا ہے اور ان میں وہ مشروب جن کا ذکر نبیوں اور پیغمبر کے ضمن میں ہوا ہے وہ پھلوں کا رس تھا نہ کہ نشہ آور جمر (Fermented) شراب۔ اس طرح حالیہ بائبل کے تراجم میں عبرانی لفظ دیا نین کا ترجمہ Drink یا Juice کیا جانے لگا ہے اور جہاں اس کی برائی بیان ہوئی ہے وہاں لفظ Wine لکھا جاتا ہے۔ بہر حال حضور اکرم کے ارشادات کی سچائیاں اب مغرب پر عیاں ہونے لگی ہیں، آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر۔

شراب کا ذکر خمر اور شراب کے ناموں سے قرآنی آیات میں متعدد بار ہوا ہے جس کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے ”نباتات قرآن“ پانچواں ایڈیشن 2011

شراب کے کیمیائی اجزاء: Mainly Ethyl alcohol:
شراب کے طبی فوائد:

Antiseptic, anaesthetic and healing properties

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



باب - ۷ Chapter 7

احادیث رسولؐ میں مذکور خوشبوئیں

❖ مرمکی 7/1 Myrrh

❖ لوبان 7/2 Frankincense

❖ زعفران 7/3 Saffron



Image No. 42
Barley-*Hordeum vulgare*
(Arabic - Sham)
(See Chapter-6/19)

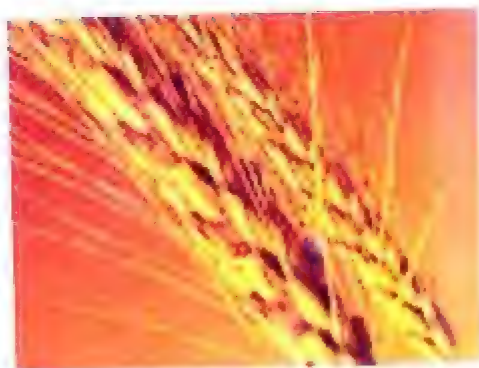


Image No. 43
Wheat-*Triticum aestivum*
(Arabic - Hintah)
(See Chapter-6/20)



Image No. 44
Rice-*Oryza sativa*
(Arabic - Uruz)
(See Chapter-6/21)



Image No. 45
Millet-*Sorghum vulgare*
(Arabic - Dhura)
(See Chapter-6/22)



Image No. 46
Lentil-*Lens Culinaris*
(Arabic- Adas)
(See Chapter-6/23)

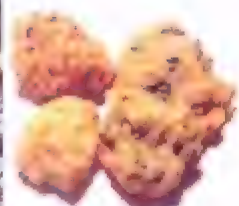


Image No. 47

Myrrh-*Commiphora maimal* (Arabic - Murr)
(See Chapter-7/1)

Courtesy : Prof. Lytton John Musselman



Image No. 48

Frankincense-*Boswellia carteri* (Arabic - Luban)
(See Chapter-7/2)

❖ 7/4 Camel Grass اذخر

❖ 7/5 Sweet Flag ذریہ

❖ 7/6 Camphor کافور

❖ 7/7 Hinna مہندی

❖ 7/8 Hanut حنوط

❖ 7/9 Musk مشک

❖ 7/10 Amber عنبر

❖ 7/11 Wormwood کرمالا

❖ 7/12 Thyme جنگلی پودینہ

❖ 7/13 Sweet-Basil ریحان

Chapter 7/1

Image No. 47

Myrrh

مُرْمِکِی

عربی نام : مُر (حدیث)

دیگر نام : Myrrh, Bdellium (انگریزی) ☆ Commiphore

☆ Mirra (ہسپانوی) ☆ Mor (عبرانی) ☆ Bolas (یونانی) ☆

Myrrhenstrauch (جرمن) ☆ Mirra (اطالوی) ☆ Mur (ترکی)

☆ Dupa (بھاشا) ☆ مُرْمِکِی (فارسی، اردو، ہندی) ☆ بول (فارسی، گجراتی، بنگالی)

☆ ویپ پولم (سنسکرت) ☆ باتا بولا (مراٹھی) ☆ گندھارش (بنگالی) ☆ ولے پولم (تامل)

نباتاتی ذریعہ : *Commiphora molmol* Syn. C. *myrrha* (Nees) Engl. (Burseraceae)

احادیث بسلسلہ مُرمکی

- رسول اللہ نے فرمایا : "اپنے گھروں میں حب الرشاد (حدیث شیخ)، مُرمکی (حدیث، مُر) اور صغتر (حدیث، صغتر) سے دھونی دیتے رہا کرو۔" (راوی حضرت عبداللہ بن جعفر، بیہقی)

مُر ایک خوشبودار گوند (Resin) کا نام ہے جو عام طور سے مُرمکی کے نام سے بازاروں میں ہکتا ہے۔ خوشبودار دواؤں میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے کی بناء پر چین الاقوامی بازاروں میں اس کی بڑی کھپت ہے۔ عرب اور مشرقی افریقہ کے کچھ ہی حصوں مُر پیدا کرنے والے درخت پائے جاتے ہیں۔ فی زمانہ سو مالیہ وہ ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مُر پیدا ہوتا ہے۔ وہاں اسے مول مول کہا جاتا ہے۔ مُر سے کافی مشابہت رکھتا ہوا ایک گوند ہندوستان میں ملتا ہے جو عربی میں مُقل اور سنسکرت میں مکمل کہلاتا ہے۔ اس خوشبودار گوند کا ذریعہ *Commiphora wightii* کے پودے ہیں جو ملک کے گرم حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

مُر کا استعمال بخور کے طور پر حضرت عیسیٰ سے دو ہزار سال قبل بھی مصر میں کیا جاتا تھا۔ خوشبودار گوندوں میں غالباً جتنی پرانی تاریخ لوہان (عربی، لیان) اور مُرمکی ہے اتنی پرانی کسی دوسری بخور کی نہیں۔ حالیہ برسوں میں مُر کو *Diphtheria* میں مفید پایا گیا ہے۔

مُرمکی کے کیمیائی اجزاء:

Pinene, cadinene, limonene, cuminaldehyde, eugenol, m-cresol, heerabolene, acetic acid, formic acid and other sesquiterpenes and acids.

مُرمکی کے طبی فوائد:

Germicides, wound healer, old cough, oral fragrance, baldness, swelling of urinary bladder.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں بھی دشمنی)



Chapter 7/2

Image No. 48

لوبان - کندر Frankincense

عربی نام: لبان (حدیث)، کندر (حدیث)

دیگر نام: Olibanum, Frankincense (انگریزی)

☆ Boswillie (فرانسیسی) ☆ Olibano (ہسپانوی)

☆ Weihrauchbaum (جرمن) ☆ Incenco (اطالوی) ☆ لوبان، کندر

(فارسی، اردو، ہندی) ☆ سلتی (بنگالی، مراٹھی) ☆ چرنگی (سہیلانی) ☆ تینگو (تامل)

☆ مادی (کنڑ) ☆ گوئل مرام (ملیالی) ☆ مکمل سلتی (گجراتی)۔

نباتاتی نام: *Boswellia carterii* & *Boswellia*

serrata Roxb. (Burseraceae)

احادیث بسلسلۂ لوبان اور کندر

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کندر (حدیث، کندر) بھگو یا۔ صبح کو اس میں شکر (منہاس) ملا کر پیا اور فرمایا کہ یہ پیشاب کی تکلیف اور حافظہ کی کمی کا بہترین علاج ہے۔ (راوی: حضرت عبداللہ بن عباس، ابو نعیم)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے گھروں میں لوبان (حدیث: لبان) اور شیع کی دھونی دیا کرو۔" (راوی: حضرت عبداللہ بن جعفر، بیہقی، شعب الایمان)
- رسول اکرم نے فرمایا: "اپنے گھروں کو لوبان (حدیث: لبان) اور صعتر کی دھونی دو۔" (بیہقی)
- ایک شخص نے آپ کی خدمت میں یادداشت کی خرابی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ کندر (حدیث: کندر) لے کر اسے پانی میں بھگو دیا جائے۔ صبح نہار منہ اس کا پانی پیاجائے

کیونکہ یہ نسیان کے لئے بہترین دوائی ہے۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، الجوزی)

لوبان اور کندر دونوں ہی کا ذریعہ *Boswellia* کے پودہ ہوتے ہیں لیکن لوبان کا پودہ (*Boswellia carterii*) عرب (خاص طور سے یمن) کا پودہ ہے جب کہ کندر یعنی *Boswellia serrata* خالص ہندوستان کا درخت ہے۔ پرانے دور میں ہندوستان سے کندر عرب کو برآمد کیا جاتا تھا اور لوبان عرب سے درآمد کیا جاتا تھا۔ یہ دونوں گوند *Olibanum* کہلاتے ہیں۔ طب نبوی کی کچھ کتابوں میں لوبان کا ذریعہ جاوا کا پودہ *Styrax benzoin* بتایا گیا ہے جو غلط ہے۔ اس پودے سے نکالا گیا گوند *Benzoin (resin)* کہلاتا ہے اور اس کا لوبان یا کندر سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

طب نبوی کی کتابوں میں لفظ لبان کے علاوہ لفظ کندر بھی استعمال ہوا ہے۔ ان دونوں کا ترجمہ لفظ لوبان سے کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں کے ذرائع مختلف پودے ہیں۔ ایک (لبان، لوبان) کا ذریعہ یمن اور مشرقی افریقہ کا *Boswellia carterii* ہے جب کہ دوسرے کا ذریعہ ہندوستان کا *Boswellia serrata* ہے۔

زمانہ قدیم سے ہی دنیا کے ہر علاقے اور ہر تہذیب میں خوشبودار اشیاء کی بڑی قدر کی جاتی رہی ہے خاص طور سے وہ اشیاء جو خوشبو کے ساتھ ساتھ دھونی (نجور) کا بھی کام دیتی ہوں کیونکہ ایسی چیزوں کو مختلف رسومات اور عبادت گاہوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مصری تہذیب میں تو یہ تک تصور کیا جاتا تھا کہ دھونی کی مدد سے انسان کے مردہ جسم سے نکلتی ہوئی روح آسمان کی جانب پرواز کر جاتی ہے صرف یہی نہیں بلکہ دھونی بنانے کی رسم کو ایک مذہبی شکل دے دی گئی تھی چنانچہ ایک خاص اور قیمتی دھونی بنام ”کونی“ کو بنانا ایک زبردست مذہبی کام تھا۔ کونی میں سولہ اقسام کی اشیاء کو مختلف مقدار میں ملایا جاتا تھا جن میں لوبان، مرکب، شہد، شراب، دارچینی کی شمولیت لازمی تھی۔ اس دھونی کی بابت مشہور تھا کہ اس سے متاثر لوگ دماغی سکون محسوس کرتے تھے اور پھر رات کو بہترین خواب دیکھتے تھے۔

مصر کے فرعون کی دور میں عوام اور خواص پر لازم تھا کہ جب وہ دربار فرعون میں حاضر ہوں تو کوئی کی دھوئی دیتے ہوئے کیونکہ فرعون سر زمین مصر میں خدا کے نائب ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور بعد میں تو خدائی کا دعویٰ بھی کر بیٹھے تھے۔ کوئی کے اجزاء فرعون کے خاندان کے لوگوں کی مومی MUMMIES کو محفوظ (EMBALM) کرنے کیلئے بھی کثرت سے استعمال میں لائے جاتے تھے۔

قدیم یہود میں بھی بغیر لوہان کی دھوئی کے عبادت کو مکمل تصور نہ کیا جاتا تھا۔ توریت کے باب جریمیا (JEREMIA) میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ”جب تمہارے اعمال سب نہیں ہیں تو ہیٹلوں میں سب کا لوہان ہمارے سامنے کیوں پیش کرتے ہو۔“

حضرت عیسیٰؑ سے قبل کے دور میں روم اور یونان کی عبادت گاہوں میں خوشبو دار کڑیوں کا جلانا لازمی مذہبی فریضہ تھا کیونکہ لوہان سے غائبانہ دلوں یونانی خاص واقفیت نہ رکھتے تھے۔ جنوبی امریکہ کے قدیم تہذیبی دور میں تہا کو کی پتیاں دھوئی کا اصل ذریعہ تھیں اس دھوئی کے دوران کرامات اور جادو کا مظاہرہ بھی کیا جاتا تھا۔

چین میں پرانے وقتوں میں باور کیا جاتا تھا کہ ہر عبادت گاہوں میں مانگی جاتی ہے اس کا آسمان تک لے جانے کا ذریعہ دھوئی کا بل کھاتا ہوا دھوئی ہوتا ہے۔ لہذا اس دھوئیں کو زیادہ گھٹنا اور گہرا کرنے کی غرض سے صندوق کی کڑی کو جاتوروں کے فنڈ کے ساتھ ملا کر جلایا جاتا تھا۔

ہمالیائی علاقوں میں دھوئی کا اصل ذریعہ بعض درختوں کی کڑیاں ہی ہوتی تھیں جبکہ جنوبی ہندوستان کی عبادت گاہوں میں کندر یا سلسکی گوند کا جلانا عام تھا۔ بعض رسوم میں سال درخت سے نکلے ہوئی رال بھی استعمال میں لائی جاتی تھی۔

انڈونیشیا اور ملایا میں عود کی دھوئی دینے کا رواج تھا خاص طور سے ان موقعوں پر جب رسوم کے ساتھ جادو کا مظاہرہ بھی مقصود ہو۔

قدیم ایرانی تہذیب میں بھی نجورات کی بڑی اہمیت تھی۔ زردشت قوم کے لوگوں میں

غیر، می سائیلا، پلساں اور لوبان کی دھونی رسومات کا اہم جز تھیں۔

عرب سرزمین میں پرانے وقتوں سے ہی تجور کے طور پر لوبان کو دوسری اشیاء دھونی پر فوقیت دی جاتی رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان کے ہیکل خوشبودار سدر (CEDRA) کی لکڑی سے بنائے گئے تھے، جن میں مسلسل وقت لوبان سلگتا رہتا تھا۔ واقعہ مشور ہے کہ 950 ق م سلطنت سبا کی شہزادی بلقیس جب بڑے ترک و احتشام کے ساتھ حضرت سلیمان کے دربار (یروشلم) میں حاضر ہوئیں تو اپنے ہمراہ اونٹوں پر لدے ہیرے، جواہرات کے علاوہ جو سب سے قیمتی تحفہ ساتھ لائیں وہ لوبان کی ایک بڑی مقدار تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوبان پیدا کرنے والے تجار کی یمن میں اتنی بھرمار تھی کہ سلطنت کا بیشتر علاقہ ان درختوں اور ان سے رستے ہوئے گوند کی خوشبو سے معطر رہتا تھا اور جنت کا سماں پیش کرتا تھا۔ ایک یونانی مورخ اگاتھینس (145 ق م) لکھتا ہے کہ ”جو خوشبو یمن اور حضرت موت کے گنجان جنگلوں سے آتی ہے وہ جنت کی خوشبو سے کم نہیں، جو لوگ اس علاقہ کے ساحل سے کشتیوں (جہازوں) پر گزرتے ہیں وہ بھی اس ہوا سے محفوظ ہوتے ہیں جو ان جنگلات کو چھو کر آتی ہے۔“ ایک دوسرا مورخ آرتی میڈرس (100 ق م) بیان کرتا ہے کہ یمن کا شہر مارب ایک پر اشجار علاقہ ہے، جہاں میوؤں کی کثرت ہے اور لوگ مست اور ناکارہ ہو گئے ہیں اور خوشبودار درختوں کی چھانوں میں پڑے رہتے ہیں۔“ تھیوفراسٹس (312 ق م) نے بھی لوبان کو سبا کی خاص پیداوار بتایا ہے۔ پلائینی (79 عیسوی) نے قدرے تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ ”سبا کے ایک حصہ کا نام حضرت موت ہے جس کے خاص شہر میں متعدد ہیکل ہیں۔ پورے حضرت موت سے نجورات (لوبان وغیرہ) جمع کر کے ان ہیکلوں میں لائے جاتے ہیں اور ان کا دھواں حصہ وہاں بھیٹ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہی یہ نجورات عرب اور مصر کے علاقوں میں بغرض تجارت لے جائے جاسکتے ہیں۔ پلائینی نے یہ بھی لکھا ہے کہ لوبان کو جمع کرنے کیلئے جو لوگ جنگلوں میں جاتے تھے ان کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ پاک و صاف ہوں اور وہاں جانے سے قبل انہوں نے نہ کسی مردہ کو ہاتھ لگایا ہو۔ ہیردوٹس (287 ق م) نے یمن کے لوبان پیدا کرنے والے درختوں کی

بابت تحریر کیا ہے کہ درختوں پر اڑنے والے سائپ لپٹے رہتے ہیں جو گویا کہ ان کی حفاظت کرتے ہیں اور دھوئی دینے پر ہی وہاں سے ہٹتے ہیں۔ مارکو پولو نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ عدن، بندرگاہ سے چار سو میل کے فاصلے پر واقع ایک شہر اشیر میں اس نے بہترین سفید لوبان کے بڑے بڑے ذخیرہ دیکھے۔

یوں تو سارے عرب میں نجورات کا استعمال زمانہ قدیم سے عام تھا حتیٰ کہ یہود قوم کیلئے حضرت عیسیٰ سے قبل یہ عبادت کا ایک اہم حصہ تسلیم کیا جانے لگا۔ لیکن عیسائیت کو فروغ ملنے ہی دھوئی کا چلن بڑی حد تک ختم کر دیا گیا۔ کچھ ہی صدیوں بعد یورپ کی عیسائی عبادت گاہوں میں دھوئی کا روانہ ایک بار پھر شروع ہو گیا۔ اب یہ دھوئی عرب کے لوبان سے ہی کی جانے لگی۔ انگلینڈ میں ہنری ہشتم کے دور میں ایک مرتبہ پھر دھوئی دینے پر بڑی حد تک پابندی لگادی گئی، جو انیسویں صدی کے آخر تک رہی بعد میں نوجو جی نام سے ایک مہم چلائی گئی جس کے تحت دھوئی دینا منسب قرار دیا گیا۔

اسلام میں مختلف موقعوں پر خوشبو اور بخور کے استعمال کو مناسبت سمجھا گیا لیکن عبادت کا حصہ بنانے سے پرہیز کیا گیا۔ یہ ہندوستان کی مسلم درگاہوں میں دھوئی دینے کا عمل ضرور شدت اختیار کر گیا جو بقول پروفیسر جے اے میکلاش ہندوستانی روایات کا اثر ہے۔

لوبان عربی لفظ لبان (عبرانی لیونہ، آرامی لی بونیہ، یونانی لباقوس) کا اردو اور ہندی روپ ہے اور اسی نسبت سے اسے انگریزی میں Frankincense کے علاوہ Olibanum کہا جاتا ہے۔ لبان کی بنیاد لفظ لبین ہے، جس کے معنی دودھ (سفید) کے ہیں۔ لوبان (لبان) جب تازہ ہوتا ہے یعنی جس وقت درختوں (اللبنی) سے رستا ہے تو دودھ کے مانند سفید ہوتا ہے اور فرحت بخش خوشبو دیتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد سفیدی میں کمی آتی ہے اور خوشبو بھی کم ہو جاتی ہے۔ لوبان پیدا کرنے والے درخت نباتاتی اعتبار سے Boswellia carterii کہلاتے ہیں۔ یوں کسی زمانہ میں ان کی پیداوار کا مرکز یمن کا سرد علاقہ ہوا کرتا تھا لیکن فی زمانہ صومالیہ میں اس کے کثرت سے جنگلات ہیں اور تجارتی لوبان کا اہم ذریعہ ہیں۔ پرانے وقتوں سے ہی لوبان کو ہندوستان میں درآمد کیا

جاتا تھا اور یہاں سے دیگر اقسام کے خوشبودار گوند یمن کے راستے عرب اور یورپ کے ممالک کو بھیجے جاتے تھے۔ ان گوندوں میں دو خاص گوند تھے ایک کا ذریعہ ہندوستانی پودہ *Boswellia serrata* اور دوسرے کا ذریعہ چاوا کے پودے *Styrax benzoin* تھے۔ ہندوستانی گوند کو عرب تاجروں نے ہند کے نام سے یورپ کی منڈیوں میں لے جاتے تھے اچھے قسم کے لوہان ہند کو کنڈر ذکر کا بھی نام دیا گیا تھا چاوا سے درآمد کیا ہوا گوند ہندوستان میں آسانی سے دستیاب تھا جو عرب تاجروں کے ذریعہ لوہان چاوی کے نام سے باہر کی منڈیوں میں فروخت ہوتا تھا۔ انیسویں صدی میں جب ہندوستانی اشیاء کی تجارت عربوں کے ہاتھوں سے نکل کر یورپی اقوام کے پاس چلی گئی تو لوہان چاوی کا نام بن چاوی کر دیا گیا اور کچھ عرصہ بعد یہ نام بگڑتا ہوا Benjamin ہوا اور پھر benzoin کہلایا۔ آج ساری دنیا میں لوہان چاوی Gum Benzoin کے نام سے موسوم ہے۔

صومالیہ اور یمن کا اصل لوہان اب ہندوستان میں کیا بے بازاروں میں جو لوہان ملتا ہے اس کے متعلق دعویٰ تو عام طور سے کیا جاتا ہے کہ یہ یمنی پیداوار ہے لیکن حقیقتاً وہ Gum Benzoin ہوتا ہے۔ راقم الحروف نے ممبئی، لکھنؤ سمیت ہندوستان کے مختلف بازاروں سے کئی درجن نمونے لوہان، لوہان دیسی، لوہان ہند، لوہان کوڑی وغیرہ ناموں سے خریدے اور ان کا کیمیائی تجزیہ کیا۔ پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نمونہ بھی اصل لوہان یعنی لوہان یمن یا لوہان صومالیہ کا نہ تھا۔ سب کے سب یا تو انڈونیشیا سے درآمد کئے ہوئے Benzoin نامی گوند تھے یا پھر برما سے درآمد کئے ہوئے *Styrax tonkinense* کے گوند تھے۔ کچھ سستے لوہان میں راجن (Rosin) کی بھی ملاوٹ تھی۔ عجیب بات ہے کہ کنڈر نام کے ہندوستانی گوند یعنی لوہان کے نام سے یورپ، امریکہ اور عرب ممالک کو برآمد کئے جاتے ہیں جبکہ خود ہندوستان کے بازاروں میں انڈونیشیا اور برما کے گوند لوہان کہلاتے ہیں۔

1940 عیسوی تک عدن کی بندرگاہ سے یمن اور صومالیہ کا اصل لوہان تقریباً ایک لاکھ کلو کی مقدار میں برآمد کیا جاتا تھا جس کا بیشتر حصہ ہندوستان اور چین کو دیا جاتا تھا لیکن

ڈاگز کٹر آف کمر شیل انھی جنس، کھکتے کی رپوٹ کے مطابق آج کل یمن اور صومالیہ سے مرکی تو خاصی مقدار میں درآمد کیا جاتا ہے لیکن لوہان کی درآمد قابل لحاظ نہیں رہی ہے برخلاف اس کے لوہان ہند (کندر) Olibanum کے نام سے ہر سال پچیس ہزار گلو برآمد کیا جاتا ہے، جس سے ملک کو تقریباً پچاس لاکھ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ ہندوستانی لوہان درآمد کرنے والے اہم ممالک میں امریکہ، انگلینڈ، نیپال، تھائی لینڈ اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔

کیمیائی اعتبار سے لوہان ایک ایسا گوند ہے، جس میں تیل اور ریزن (Resin) کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ سائنسی اعتبار سے اس کے بے پناہ فوائد ہیں۔ دھوئی کے طور پر یہ دافع عفونت اور جراثیم کش ہے اور فضا کو صاف رکھتا ہے۔ اس لئے مردے کے قبر میں لوہان (یا دوسرے بخورات) کو جلانے سے بیماری کے جراثیم فضا میں نہیں پھیل پاتے ہیں۔ طبی اعتبار سے لوہان پیٹ اور دماغ کیلئے ایک ناکہ کی حیثیت رکھتا ہے اسے فاج میں بھی مفید بتایا گیا ہے۔ متعدد ایلو پیتھک دواؤں کا یہ اہم جز ہے۔

لوہان کا ذکر لبان کے نام سے چند احادیث میں بھی ملتا ہے۔ مثلاً ترمذی اور شعب الایمان میں ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے جو اس طرح ہے:

”اپنے گھروں کو لوہان (لبان) اور حب الرشاد (شعیر) سے دھوئی دیا کرو“

ایک دوسری حدیث میں جو ذہبی میں شامل ہے، اس طرح ہے:

”اپنے گھروں کو صحر اور لوہان (لبان) سے دھوئی دیا کرو۔“

طب نبوی کے موضوع پر تھنیف کی گئی کتابوں میں لوہان اور کندر کو ایک ہی چیز بتایا گیا ہے، جو سائنسی اعتبار سے بالکل غلط ہے۔ لوہان عرب کی پیداوار ہے جبکہ کندر ہندوستان کی پیداوار ہے۔ یہ بات یقیناً قرین قیاس ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں عرب میں ہندوستانی کندر کا استعمال بعض امراض کیلئے ہوتا تھا چنانچہ حضرت انس بن مالک سے مروی حدیث کا تذکرہ ابن القیم الجوزی نے اپنی طب نبوی میں یوں کیا ہے:

”ایک شخص نے ان کی (حضور اکرمؐ) خدمت میں یاوداشت کی خرابی کی شکایت کی،

آپ نے فرمایا کہ کندر (حدیث الکندر) لے کر رات میں پانی میں بھگو دیا جائے، صبح نہار منہ اس کا پانی پیا جائے کیونکہ یہ نسیان کیلئے بہترین دوا ہے۔"

لوبان کندر کے کیمیائی اجزاء:

Pinene, cadinene, limonene, cuminaldehyde, eugenol, m-cresol, heerabolene, acetic acid, formic acid and other sesquiterpenes and acids. Boswellic acid, Water soluble gum (20%).

لوبان کندر کے طبی فوائد:

Boswellia carterii: Expectorant, bronchitis; healing wounds and ulcers and reducing scar tissue.

Boswellia serrata: Diaphoretic, diuretic, astringent, emmenagogue, rheumatism, skin eruption. Ingredient of ointments.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)

Saffron

زعفران

عربی نام : زعفران (حدیث) کر کم

دیگر نام : Saffron (انگریزی) ☆ Safran (فرانسیسی) ☆ Safran (ہسپانوی) ☆ Karkom (عبرانی) ☆ Krokus (جرمن) ☆ Azafran (ہسپانوی) ☆ Koma-Koma (یونانی) ☆ Zعفران (فارسی، اردو، ہندی) ☆ کیسہ۔ کم کم (ہندی) ☆ کیڑا (سنسکرت) ☆ جعفران (بنگالی) ☆ کیڑ (گجراتی) ☆ کیسرا (مراٹھی) ☆ کم کم پو (تیلگو) ☆ کم کم پو (تامل) ☆ کم کم۔ کیسری (کنڑ) ☆ کوگ (کشمیری) ☆ کم کم پو (ملیالی)۔

نباتاتی نام : *Crocus sativus* Linn. (Iridaceae)

احادیث بسلسلہ زعفران

- ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے، آپ نے فرمایا: "ورس اور زعفران لگا لباس نہیں۔" (راوی، حضرت ابن عمر، بخاری)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، نسائی)
- حضرت عبداللہ بن عمر اپنے کپڑوں کو زعفران سے رنگتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رنگتے تھے۔ (نسائی)

زعفران کے کیمیائی اجزاء:

Crocin (colour), picrocrocin (taste), and safranal (fragrance). About 150 volatile and aroma-yielding compounds. carotenoids, zeaxanthin, lycopene.

زعفران کے طبی فوائد:

Anodyne, aphrodisiac, antispasmodic, diaphoretic, emmenagogue, expectorant and sedative. The plant has been used as a folk remedy against scarlet fever, smallpox, colds, insomnia, asthma, tumors and cancer. Given to promote eruptions in measles. In large doses saffron is toxic. Energy, 310kcal/100g

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



دیگر نام: Camel Grass (انگریزی) ☆ Choin (فرانسیسی)
 Kopfried (جرمن) ☆ Schoenus (لاطینی) ☆ Camalerba
 (ہسپانوی) ☆ Deveotu (ترکی) ☆ اذخر (فارسی، اردو) ☆ روسا گھاس (ہندی)
 ☆ بھوڑیکا (سنسکرت) ☆ گندھینا (بنگالی) ☆ شکا نارو پلو (ملیالی)۔

نباتاتی نام: *Cymbopogon schoenanthus*
 Spreng. (Graminae/Poaceae)

احادیث بسلسلۂ اذخر

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کے لئے فرمایا کہ "اس کا کانتا (حدیث۔ شون) نہ توڑا جائے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔" قریش میں سے ایک شخص نے کہا کہ اذخر کے کاٹنے کی اجازت دیجئے کہ ہم گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ہاں۔ ہاں اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔" (راوی، حضرت ابوہریرہؓ، بخاری، مسلم)
- حضرت مصعب بن عمیر جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں ان کے کفن کے لئے ایسی چادر ملی جس سے سر ڈھانپتے تو پاٹوں کھل جاتے اور پاٹوں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ نے حکم دیا کہ ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور دونوں پاٹوں پر اذخر ڈال دیں۔ (راوی، حضرت خیابؓ، بخاری)
- حضرت ابن عباسؓ نے مکہ میں اذخر کاٹنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ سناروں اور قبروں کے لئے کام آتی تھی۔ حضور اکرمؐ نے اجازت دیدی۔ (بخاری، مسلم)
- حضرت علیؓ نے ارادہ فرمایا کہ اونٹنی پر اذخر گھاس کاٹ کر لاد لائوں اور اس کو فروخت کر کے جناب سیدہؓ کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔ (بخاری، مسلم)
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے اور حضرت سعد بن وقاصؓ پھرہ دے رہے تھے، اس وقت حضرت بلالؓ نے فرمایا:

ترجمہ کاش میں پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب گرد میرے
وہ نباتات جلیل اذخر ہوں سب۔

اذخر ایک ایسی گھاس کا نام ہے جو چار فٹ سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اس میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے جس کی بنا پر یہ گھاس جلدی سڑتی نہیں ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی عرب خوشبودار اذخر گھاس کا استعمال گھروں کی تھتھوں پر پھیلائے کیلئے، قبروں میں بچانے کیلئے اور سناروں کے کام کے دوران آگ روشن کرنے کیلئے حجاز کے علاقہ میں ہوتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اونٹوں کا بہترین چارہ بھی سمجھا جاتا رہا ہے اسے کھا کر اونٹیاں اپنے قسم کا خوشبودار دودھ پیدا کرتی ہیں۔ اسی لئے اس کو اونٹ کا چارہ (CAMEL'S HAY) بھی کہا گیا ہے۔

اذخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑی اہمیت کی حامل تھی اسی لئے فتح مکہ کے بعد وہاں ہر قسم کے نباتات کو کاٹنے سے منع فرمایا گیا لیکن اذخر کو کاٹنے کی جھوٹ دے دی گئی۔ کتاب العلم کے باب 81 (حدیث نمبر 13۔ ترجمہ: مولانا عبدالغیم خاں) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مکہ مکرمہ میں کسی جاندار کو ہلاک کرنے یا پریشان کرنے یا نباتات کو کاٹنا حرام قرار دیا اور فرمایا اس کا کاٹنا (شوگ) نہ توڑا جائے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔ قریش میں سے ایک شخص نے کہا اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے کہ ہم اسے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اذخر کے سوا۔ اذخر کے سوا۔ یہی حدیث کتاب الدیات کے باب 1003 (حدیث 1774) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مکرر درج ہے۔ اس کے علاوہ اس ضمن کی چھ دیگر احادیث حضرت عباسؓ سے روایت ہیں (کتاب اجناز باب 859۔ کتاب الجہاد والسیر باب 284) ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اذخر کی اجازت خود حضرت عباسؓ نے چاہی تھی مثلاً کتاب المیوع میں ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس کی گھاس اکیڑی جائے، نہ درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھگایا جائے نہ وہاں کی کوئی گری پڑی چیز اٹھائی

جائے الایہ کہ جو اس کی تشبیہ کر دے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے عرض کیا اذخر سنا روں اور گھر میں کی چھتوں میں کام آتی ہے، آپؐ نے فرمایا اچھا اس کی اجازت ہے۔ کتاب فی اللقطۃ میں درج ہے کہ جب رسول اللہؐ نے فرمایا اذخر کاٹ سکتے ہو تو اہل یمن میں ابو شہاب نامی شخص کھڑا ہوا کہا کہ اللہ کے رسولؐ یہ مجھے تحریر کر دیجئے آپؐ نے حکم دیا اس کیلئے لکھ دو۔

قبروں میں اذخر کے استعمال کا اشارہ کتاب الجہانز (باب 810) کتاب المغازی (باب 494) اور کتاب الرقاق (باب 822) کی تین احادیث میں ملتا ہے، ان میں حضرت خیاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصعب بن عمیر جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں ان کے کفن کیلئے ایک ایسی چادر ملی جس سے سر ڈھانچتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھانچتے تو سر نکلا ہو جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کے سر کو ڈھانچ دیں (چادر سے) اور دونوں پاؤں پر اذخر ڈال دیں۔

اذخر کا استعمال سنا اپنے کام میں اس حد تک ضروری سمجھتے تھے کہ اسے کاٹ کر سنا روں کے ہاتھ چھنا ایک نفع بخش کام سمجھا جاتا تھا۔ اس امر کی وضاحت کتاب الجہاد والسیر (باب 243) اور کتاب الساقات (باب 1479) کی دو حدیثوں سے ہوتی ہے جن میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں..... ”میرے حصہ میں بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی..... میں نے بنو قریظہ کے ایک سنا کو تیار کر لیا کہ میرے ہمراہ چلے تاکہ اذخر لے آئیں..... میرا ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر میں اپنی شادی کیلئے ولیمہ کا بندوبست کروں۔“

کتاب النکاح (باب 127) کی ایک حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے مضافات میں اذخر کے گھنے میدان ہوا کرتے تھے جن میں زہریلے کیڑے بستے تھے۔ کیونکہ یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ خوشبودار پودوں کے پاس سانپ یا بچھو پائے جاتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی بات مذکورہ حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے کہ حضورؐ رات کے وقت سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ مصروف گفتگو رہتے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ کے کہنے پر حضرت عائشہؓ نے اونٹ بدل لیا۔ سفر کے اختتام پر جب حضرت عائشہؓ سے اتریں تو

حضور کو وہاں نہ پا کر اپنے پیچہ اذخر گھاس میں ڈال دئے اور فرمائے تھیں۔ اسے رب مجھ پر کوئی سانپ یا کچھو مسلط کر دے تاکہ وہ مجھے ڈس لے کیونکہ میں شکایتا ایک لفظ بھی حضور سے کہنے کی اپنے میں طاقت نہیں رکھتی۔

عرب میں اذخر کے جنگلات اور میدان ماحول کو ایک حسن یقینا بخشے تھے کیونکہ یہ خوشبو بھی بکھیرتے تھے اس بات کا ثبوت کتاب التنبی (باب 192) کی ایک حدیث سے ہوتا ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کسی مجرم کے دوران جب ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے اور حضرت سعد بن وقاص پہ و دے رہے تھے تو اس وقت حضرت بلالؓ نے فرمایا:

الایت شعر یهدا بیتن لیلة

یواد و حوالس اذخر و جلیل

جس کے معنی یوں بیان کئے جاسکتے ہیں۔

کاش میں پھر اپنی وادی میں گذاروں ایک شب

گرو میرے وہ نباتات جلیل اذخر ہوں سب

اذخر سے متعلق مندرجہ بالا احادیث جہاں ایک جانب اذخر کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں تو دوسری جانب روزمرہ کی زندگی میں ایک متحرک مثبت اور منطقی رویہ اپنانے کی تلقین بھی کرتی ہیں۔ مکہ مکرمہ کی حرمت اور وہاں کے ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کا حکم تو دیا جاتا ہے کہ نباتات سمیت کسی بھی جاندار کو حدود مکہ میں نقصان نہ پہونچایا جائے لیکن ایک صحابی کی درخواست پر اس حکم میں رعایت کا عنصر پیدا کر کے گویا کہ تا کید کی جاتی ہے کہ عام زندگی کے مسائل سے بچنے کیلئے انسان کو اپنے رویہ اور مزاج میں لچک پیدا کرنا چاہئے۔

اذخر کے کیمیائی اجزاء: Aromatic Oil

اذخر کے طبی فوائد:

Tonic, antispasmodic, febrifuge, intestinal disinfectant, antimalaria and against Guinea worm, antispasmodic, diuretic, to treat the cough of infants and children. Also used as astringent and febrifuge.

Oil is used in rheumatism and neuralgia.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ذکر شری)



Chapter 7/5

Image No. 51

Sweet Flag

ذیرہ

(عربی نام): (حدیث) کوز الوج

Grass Myrtle - Sweet Flag: (انگریزی)

Bandera Dulca (ہسپانوی) ☆ Tatli Bayrak (ترکی)

Sweet Bendera (پشتو) ☆ اگر ترکی، وج (فارسی) ☆

(ہندی، بنگالی) ☆ ذریرہ بگ (اردو) ☆ وچ (سنسکرت) ☆ دی کھنڈ (مراٹھی، گجراتی)

☆ وسا (تیگور) ☆ وسمو (تامل) ☆ مائی گڑا (کنڑ) ☆ وسمو (ملیالی)۔

نباتاتی نام: *Acorus calamus* Linn. (Araceae)

احادیث بسلسلہ ذیرہ

● میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام باندھنے اور احرام کھولنے کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے ذیرہ کی خوشبو لگائی۔ (راویہ، حضرت عائشہؓ، بخاری، مسلم)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس آئے۔ اس وقت میرے انگلی میں دانہ نکلا ہوا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے پاس ذیرہ ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اسے اس پر لگائو۔ راویہ، ایک زوجہ مطہرہ، ابن السنی، مسند احمد، مستدرک الحاکم)

ذیرہ نام کی خوشبو اصل میں بچ پودہ کی جڑ (Rhizome) ہوتی ہے جو عربی میں عود الوج بھی کہلاتی ہے۔ عربی میں عود کے معنی ویسے تو لکڑی کے ہیں لیکن عام طور سے خوشبو کے معنوں میں بھی لفظ عود استعمال ہوتا ہے۔ ذیرہ سے ایک عطر بھی نکالا جاتا ہے جو



Image No. 49
Saffron-Crocus sativus
(Arabic - Zafraan)
(See Chapter-7/3)



Image No. 50
Camelgrass-Cymbopogon
schoenanthus
(Arabic - Islahim)
(See Chapter-7/4)



Image No. 51
Sweet Flag-Acorus
calamus
(Arabic - Dharira)
(See Chapter-7/5)



(a)



(b)

Image No. 52
(a) Cinnamomum camphora
(b) Dryobalanops aromatica -
(Sources of natural camphor)
(Arabic - Kafur)
(See Chapter-7/6)



Image No. 53

Henna Flowers-*Lawsonia inermis*
(Arabic-Hinna)
(See Chapter-7/7)



Image No. 54

Wormwood-*Artemisia maritima*
(Arabic - Shih)
(See Chapter-7/11)



Image No. 55

Thyme-*Thymus vulgaris*
(Arabic - Sa'far)
(See Chapter-7/12)



Image No. 56

Basil-*Ocimum basilicum*
(Arabic - Raihan)
Courtesy: Bernard Toutain,
CIRAD, France
(See Chapter-7/13)

Acorin کہلاتا ہے۔ خوشبو کے علاوہ ذریرہ کے بے پناہ بھی فوائد بتائے گئے ہیں۔ کالی کھانسی اور عرق النساء میں اس کا استعمال مفید ہے۔

ذریرہ کا استعمال عرب میں حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی خوشبو کے طور پر ہوا کرتا تھا۔

ذریرہ کے کیمیائی اجزاء:

ذریرہ کے طبی فوائد:

Rhizome: Emetic, antispasmodic, carminative, analgesic, stomachache, insectifuge, nerve tonic, given in dyspepsia, colic, remittent fever, epilepsy bronchial, granular tumours and snake-bite. Useful against moths and lice. Also employed for kidney and liver troubles, rheumatism and eczema.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی دیکشنری)



Chapter 7/6

Image No. 52

Camphor

کافور

عربی نام : کافور، قافور (حدیث)

دیگر نام: Camphor (انگریزی) ☆ Camphire (فارسی)

☆ Kampfer Krant (جرمن) ☆ Canfora (اطالوی)

☆ Alcanfor (ہسپانوی) ☆ Copher, Kopher (عبرانی) ☆

Kafur (ترکی) ☆ Kapur-Barus (بھاشا) ☆ کافور (فارسی، اردو، ہندی)

☆ کپور (ہندی) ☆ کرپور (سنسکرت، گجراتی) ☆ کرپورم (تامل، تیلگو، ملیالی)

☆ کرپورا (کنڑ) ☆ کھور (بنگالی) ☆ کافور قیصوری، کافور قیصوری، صورتی کافور، چینی

کافور، بیتائی کافور (کافور کی قسمیں)

نباتی نام :

(1) *Dryobalanops aromatica* Gaertn.f.

(Family : Dipterocarpaceae)

Tree. Distribution: Indonesia, Malaysia

(2) *Cinnamomum camphora* (Linn.) Nees & Eberm.

(Family : Lauraceae)

Tree. Distribution: China, Japan.

احادیث بسلسلہ کافور

- ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا۔ فرمایا اسے تین یا پانچ بار نہلاؤ، ضروری خیال کرو تو پانی اور سدر (بیرے کے پتے) سے غسل دو اور آخر میں کافور لگائو۔ (راویہ حضرت ام عطیہ انصاریہ، بخاری، مسلم)

سورۃ البقرہ میں جنت کے کیفوں کیسے ایسی شراب کا ذکر ہوا ہے، جس میں کافور کا مزہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافوراً" (ترجمہ) نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جس میں آب کافور کی آمیزش ہوگی۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 5) اسی سورہ کی ایک دوسری آیت (نمبر 17) میں فرمایا گیا ہے کہ جنت کی شراب میں سوٹھ یعنی زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔

لفظ کافور کے حوالے صحیحین کے علاوہ ابن ماجہ، ابوداؤد وغیرہ کی احادیث میں کتاب الجنائز کے ایواب میں ملتے ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے جنازہ کو غسل دیے کے بعد کافور لگانے کی ہدایت فرمائی۔ مثلاً صحیح مسلم میں حضرت ام عطیہؓ سے مروی حدیث میں درج ہے کہ رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو حضورؐ نے فرمایا: اس کو طاق عدد پر غسل دینا، تین بار یا پانچ بار، پانچویں مرتبہ میں کچھ کافور بھی شامل کروینا۔ کتاب الجنائز کی کئی احادیث میں جن میں کافور کا ذکر ہوا ہے کافور کو آخر میں ملا دینے کی بات کہی گئی ہے۔ یہ بات تحقیق طلب ہے کہ قرآن وحدیث میں مذکور کافور کیا چیز تھی۔

راقم السطور کی تحقیق کے اعتبار سے جس شے کو آج کافور کہا جاتا ہے اس کا کوئی وجود عرب میں رسول کریمؐ کے زمانہ میں نہ تھا۔ لہذا یہ دعویٰ کرنا کہ قرآن وحدیث میں جس کافور

cancerous ulcers., cholera, dermatophytosis, epilepsy, gout, inflammations, inhalant for bronchial and nasal congestion muscle pain, neuralgia, painful menses, parasites, rheumatism, ringworm, scabies, sclerosis, sinusitis, skin diseases, toothache, traumatic injuries & tumors.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ذکر شمیری)



Chapter 7/7

Image No. 53

Henna

مہندی

عربی نام: حناء (حدیث)، فاغیہ (کلی) (حدیث)

دیگر نام: Egyptian Privet - Henna (انگریزی)

Henni (فرانسیسی) ☆ Alhenna (ہسپانوی) ☆ Hinnastrauch-

Alhenne (جرمن) ☆ Kopher (عبرانی) ☆ Kufros (یونانی)

Alhena (ہسپانوی) ☆ Anai (پہاڑا) ☆ Kina (ترکی) ☆ حناء

(فارسی، اردو، گجراتی) ☆ مہندی (اردو، ہندی) ☆ مندیکا (سنسکرت) ☆ مہندی

(بنگالی) ☆ ماروتوندی (ہمال) ☆ گورشا (تیلگو) ☆ گرنے (کنڑ) ☆ گونے (کنڑ)

☆ ماروتونی (ملیالی) ☆ مانز (کشمیری)۔

نباتاتی نام: *Lawsonia inermis* L. Lythraceae

اجادیت نبوی بسلسلہ مہندی

- جیس نے پیروں میں درد کی شکایت کی اسے (حضور اکرم) مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔ (بخاری، ابوداؤد)
- رسول اللہ نے فرمایا: "یہود اور عیسائی خضاب نہیں کرتے تم ان سے مختلف کرو۔" (راوی حضرت ابوہریرہ، بخاری، مسلم)
- رسول اکرم نے فرمایا: "مہندی کا خضاب لگائو کہ یہ جوانی کو بڑھاتی حسن میں اضافہ کرتی اور باہ کو بڑھاتی ہے۔" راوی،

حضرت انس بن مالک، ابو نعیم)

● میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے نکلتے دیکھا وہ غسل کر کے تشریف لارہے تھے۔ اس لئے اپنے سر کو جہاز رہے تھے۔ آپ کے سر پر مہندی کا رنگ نظر آ رہا تھا۔ (راویہ: حضرت جہذہ، ترمذی)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں نہ تو ایسا کوئی زخم ہوا اور نہ ہی کانٹا چبھا جس پر مہندی لگائی گئی ہو۔ (راویہ، حضرت ام سلمہ، ترمذی، مسند احمد)

● حضرت ابو ہریرہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ (راوی: حضرت عبداللہ بن عمر، ترمذی)

● رسول خدا نے فرمایا: ”بڑھاپے کو بدلنے کی بہترین ترکیب مہندی اور کتم۔“ (راوی: حضرت ابو ذر غفاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابونعیم، ابن ماجہ)

● رسول کریم نے فرمایا: ”دنیا اور آخرت میں خوشبوئوں کی سردار حناء کی کلی۔“ (حدیث فاغیتہ) ہے۔ (راوی: حضرت عبداللہ بن بریدہ، شعب الایمان)

● رسول اکرم نے فرمایا: کم از کم تم اپنے ناخن ہی مہندی سے رنگ لیتیں۔ (ایک عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے) (راویہ: حضرت عائشہ، ابوداؤد، نسائی)

احادیث میں حناء کے ساتھ کتم اور وسر کے استعمال کا ذکر ہوا ہے۔ محدثین کا خیال ہے کہ کتم اور وسر اس پودے کے عربی نام ہے جس کو انگریزی میں Indigo کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ قدیم دور میں نیل یعنی *Indigofera tinctoria* (Indigo) کی پتیوں کے علاوہ *Woad* یعنی *Isatis tinctoria* بھی نیلے رنگ کا ذریعہ تھا۔ یہ دونوں پودے مصر میں دستیاب تھے اور غالباً عرب کے علاقوں میں بھی۔

مہندی کے کیمیائی اجزاء:

Lawson (0.5 to 1.5 percent), quinone and

naphthaquinone (main colouring matter), tannins, (hennotannic acid), mannite, tannic acid, 2-hydroxy-1:4-naphthoquinone, resin, mucilage, gallic acid, glucose, mannitol, fat.

مہندی کے طبی فوائد:

Astringent, antihemorrhagic, intestinal antineoplastic, cardio-inhibitory, hypotensive and sedative effects, amoebiasis, headache, jaundice and leprosy, antibacterial, antifungal

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و کشری)



Chapter 7/8

Hanut

حنوط

عربی نام: حنوط (حدیث)

احادیث بسلسلۂ حنوط

- بخاری شریف میں کتاب الجنائز کی پانچ احادیث میں ذکر ہوا ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد حنوط لگایا گیا۔
- حنوط کو محمد شین نے مختلف خوشبودار اور جزی بوٹیوں کا مرکب بتایا ہے۔ اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ حنوط میں کافور شامل ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ حضور اکرمؐ کے دور میں مکہ اور مدینہ میں کوئی بھی کافور سے نہ تو واقف تھا اور نہ ہی وہاں کے بازاروں میں یا مصر میں کافور دستیاب تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ صندل کی لکڑی دستیاب تھی جسے پیس کر حنوط میں ملا یا جاتا تھا۔ صندل کی لکڑی ہندوستان سے درآمد کی جاتی تھی۔



Chapter 7/9

Musk

مُشک

عربی نام: مُسک (حدیث)

دیگر نام : Musk (انگریزی) ، Musc (فرانسیسی) ، Moschus (جرمن) ، Muschio (اطالوی) ، Almizcle (اسپانوی) ، Misk (ترکی) ، Dedes (پرشا) ، مشک (فارسی، اردو، ہندی) ، مشک (سنسکرت، ہندی، تامل، تیلگو، کنڑ، بنگالی، مراٹھی، گجراتی)۔

حیوانی ذریعہ : (*Moschus moschiferus* Linn.)

Musk Deer

نباتاتی ذریعہ : *Abelmoschus moschatus* Medic.

(Malvaceae)

احادیث بسلسلۂ مشک

- رسول اللہ نے فرمایا : ”مَشْك اعلیٰ ترین خوشبو ہے۔“ (راوی، حضرت ابو سعید خدری، مسلم، ترمذی)
- میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام باندھنے سے پہلے اور یوم نحر کو خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے ایسی خوشبو لگاتی تھی جس میں مشک (حدیث، المسک) آمیزش ہوتی تھی۔ (حضرت عائشہ، بخاری، مسلم)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی تو فرمایا کہ یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔ (راوی، حضرت ابو سعید، نسائی، مسلم)
- رسول کریمؐ نے فرمایا : ”پھر جبرئیل مجھے لے کر چلے اور سدرة المنتہی تک پہنچا دیا اور اس پر بہت سے رنگ چھائے ہوئے تھے پھر میں جنت میں داخل ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں موتیوں کے ہار ہیں اور وہاں کی متی مشک (حدیث، مسک) جیسی ہے۔ (بخاری)
- رسول پاکؐ نے فرمایا : ”روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (حدیث، المسک) کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (راوی حضرت ابو ہریرہ، بخاری)

- رسول اللہ نے فرمایا : ”جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح تاباں و درخشاں ہوں گے۔ ان کی انگلیں انگوٹھیوں میں عود (حدیث۔ الالوہ) سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک (حدیث، مشک) کی طرح خوشبودار ہوگا۔“ (راوی، حضرت ابوہریرہؓ، بخاری)
- نبی کریمؐ نے فرمایا : ”اس کا (حوض کوثر) پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک (حدیث۔ مشک) سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔“ (راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ، بخاری)
- حضور اکرمؐ نے فرمایا : ”اس کی (کوثر) مٹی تیز مشک (حدیث۔ مشک) کی ہے۔“ (راوی حضرت انس بن مالکؓ، بخاری)
- میں نے حضور پاکؐ کی خوشبو سے عیدہ کوئی عنبر و مشک نہیں سونگھا۔ (راوی حضرت انس بن مالکؓ، بخاری)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردانہ خوشبو مشک وغیرہ لگاتے تھے۔ (راویہ حضرت عائشہؓ، نسائی)
- رسول کریمؐ نے فرمایا : ”جو خدا کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، قیامت کے دن اس کے خون کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔“ (راوی حضرت ابوہریرہؓ، مسلم)

مشک یوں تو ایک نہایت خوشبودار مادہ ہے، جس کا ذریعہ Musk Deer نام کے ہرن کے جسم سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس طرح مشک کو ایک حیوانی مادہ سمجھنا مناسب ہے۔ لیکن عام طور سے *Abelmoschus moschatus* نامی پودے کے بیجوں سے بھی ایسی خوشبو پائی جاتی ہے، جو اصل مشک سے کافی مشابہت رکھتی ہے اور اسی لئے مشک کو موجودہ تصنیف میں جگہ دی گئی ہے۔

مشک کا ذکر قرآن کی سورہ تطفیف کی آیت نمبر 23 سے 26 میں کیا گیا ہے۔



Amber

عنبر

عربی نام : عنبر (حدیث)

دیگر نام : Ambergris (انگریزی) Bernstein (جرمن)

Chshmal (عبرانی) Ambar (ہسپانوی) Ambre (فرانسیسی)

Kehribar (ترکی) Batuambar (بھاشا) Anbra (اطالوی)

عنبر (فارسی، اردو، ہندی) کھریاء (فارسی)۔

نباتاتی اور حیوانی ذریعہ :

(1) *Pinus species* (Family : Pinaceae)

(2) *Physter mac rocephalus* (Physeteridae) Sperm Whale

احادیث بسلسلۂ عنبر

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردانہ خوشبو لگاتے تھے۔ مشک اور عنبر (حدیث، مسکۃ النعنبر)۔ (راویہ حضرت عائشہ۔ نسائی)

● کوئی ریشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم اور کسی بھی مشک و عنبر (حدیث، مسکۃ ولا عبیرہ) کی خوشبو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر نہ تھی۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، بخاری، مسلم)

● ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی باہر پھینک دی، جس کو عنبر (حدیث، العنبر) کہا جاتا ہے۔ تو ہم (تین سو سواروں کا قافلہ) پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے۔ (راوی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ، بخاری، مسلم)

● رسول اللہ نے فرمایا : ”مردوں کے لئے خوشبو وہ ہے جس کی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو۔“ (راوی، حضرت ابو ہریرہ، نسائی)

سائنسی اور دینی لٹریچر میں غبر سے متعلق بڑی غلط فہمیاں ہیں۔ غبر دو قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ ہے جو ایک قسم کے چیز (Pinus succinifera) پودوں کا Fossilised Resin ہے جو نہایت سخت ہوتا ہے اور شہرا ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو بھی بہت تیز ہوتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو Whale، م کی مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور کالا ہوتا ہے لیکن بہت اچھی خوشبو لئے، عجیب بات ہے کہ بعض نباتاتی یا غیر نباتاتی اشیاء جو قدیم میں عام طور سے دستیاب تھیں لیکن ان کی اصلیت کے بارے میں تفصیلات کا علم بہت کم تھا وہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی معمر بنی ہوئی ہیں اور ان کی سائنسی پہچان سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ ایسی ہی ایک شے غبر ہے، جس کی بابت پرانی طبی کتابوں میں متضاد باتیں لکھی گئی ہیں۔ کچھ میں اس کو ایک نباتاتی شے بتایا گیا ہے تو کچھ میں غیر نباتاتی چیز سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ قدیم تاریخی، طبی اور دینی کتابوں میں غبر کا ذکر تو کثرت سے موجود ہے لیکن اس کی پہچان کی نسبت تذکرے بہت ہی کم ہیں اور جو تذکرے ہیں بھی تو ان میں تضاد ملتا ہے۔ اسی لئے موجودہ زمانہ کی انگریزی، اردو، فارسی اور عربی لغات میں غبر کے معنی اور مفہوم ایک سے زیادہ ہیں۔ لیکن اس سے قبل کہ غبر کی اصلیت پر روشنی ڈالی جائے مناسب ہوگا کہ ان دینی حوالوں کا جائزہ لیا جائے جن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

سنن نسائی کی ایک حدیث میں حضرت سعد بن علی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہؐ خوشبو لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں مردانہ خوشبو۔ مشک و غبر (مسکۃ العنبر) صحیح بخاری شریف میں ایک لفظ غبر کا استعمال ہوا ہے، جس کا ترجمہ کچھ علماء کرام نے غبر سے کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ مثلاً کتاب الصیام میں حضرت حمید سے روایت کردہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ کوئی حریر و دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم اور کسی بھی مشک و غبر (مسکۃ و لا غیرہ) کی خوشبو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر نہ تھی۔

صحیح بخاری شریف میں کتاب المغازی اور کتاب الذبائح کی تین احادیث میں (جو مکررات ہیں) غبر کو ایک مچھلی بتایا گیا ہے۔ کتاب المغازی کے باب 533 (حدیث 1489) میں ارشاد ہوا ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

عن کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سو اور رواۃ فرمائے اور جارا امیر ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں تو فقہ قریش کی کھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہم نصف ماونک ساحل سمندر پر پہنچے رہے اور ہمیں سخت جھوک کا سامنا ہوا۔ یہاں تک کہ ہم بیٹے کہنا کر وقت گزارنے لگے۔ اسی لئے ہمارے لشکر کا ہام چٹوں وان فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمیں ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عمر (بنی رسی شریف، العصر) کہا جاتا ہے۔ تو ہم چند روز تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی مٹے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے، پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی (عطر) ایک پہلی ٹڑی کروانی اور اس کے نیچے سے ایک سوار نکلی گیا۔

انگریزی، اردو اور فارسی کی مشہور لغات میں عمر (انگریزی AMBER) کو ایک خوشبودار شے بتایا گیا ہے، جس کی پینان مختلف انداز سے بیان کی گئی ہے۔ لیکن عربی کی مستند لغت المسجد میں عمر کو خوشبودار شے کے ساتھ ایک قسم کی مچھلی بھی کہا گیا ہے المسجد اور کتاب المغازی کی مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں بہتر یہ ہوگا کہ پہلے عمر یہ مٹی مچھلی کا جائزہ لیا جائے اس کے بعد ہی اس کے خوشبودار شے ہونے کی اصلیت بیان کی جائے۔

عمر مچھلی اصل میں وہیل مچھلی کی ایک قسم ہے جو منطقہ حارہ کے سمندروں میں اسپرم وہیل (Sperm Whale) کہلاتی ہے۔ وہیل مچھلی کی ایک درجن سے زیادہ قسمیں دنیا کے سمندروں میں پائی جاتی ہیں۔ 1903 میں بحرا و قیانس میں ایک وہیل مچھلی پکڑی گئی تھی جس کی لمبائی ایک سو گیارہ فٹ پانی گئی تھی اور جس کا وزن نوے ٹن تھا۔ عرب کے ساحلی سمندروں میں پائی جانے والی نر اسپرم وہیل کی اوسط لمبائی ستر فٹ ہوتی ہے۔ دنیا بھر کی وہیل کی ساری قسموں میں صرف عمر (اسپرم وہیل) ہی ایک ایسی مچھلی ہے، جس کی خلق اتنی کشادہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی اس کے راستہ مچھلی کے پیٹ میں بآسانی داخل کیا جاسکتا ہے۔ یہ سائنٹفک حقیقت تجربات سے ثابت کی جا چکی ہے۔ غالباً یہی وہ مچھلی ہے، جس کا ذکر قرآن پاک میں سورۃ الطفٹ کی آیت نمبر 139 تا 146 میں کیا گیا ہے۔ ان آیات میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے پریشان ہو کر ایک کشتی پر

سوار ہو کر سفر اختیار کیا اور کشتی والوں نے اپنی مصلحتوں کی خاطر ان کو سمندر میں ڈھکیل دیا تو ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اور بعد میں کسی ساحل پر جا کر اگل دیا۔

عنبر مچھلی کا اوسط وزن ساٹھ ٹن ہوتا ہے، جس کا نصف یعنی تقریباً تین ہزار کلو گوشت کی شکل میں ہوتا ہے باقی پسلیوں، خون وغیرہ کے طور پر۔ گویا کہ گوشت کے اعتبار سے ایک عنبر مچھلی تین ہزار اوسط وزن کے بکروں کے برابر کہی جاسکتی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ کے تین سو سواروں نے پندرہ دن تک ایک ہی مچھلی کا گوشت خوب سیر ہو کر کھایا۔ اگر ایک سوار (سپاہی) کی دن بھر کی زیادہ سے زیادہ خوراک چار پونڈ (دو کلو) گوشت تسلیم کر لی جائے تو بھی تین سو لوگوں نے پندرہ دن میں صرف نو (9) ہزار کلو گوشت بھون کر کھایا ہوگا جو ایک نسبتاً چھوٹی عنبر مچھلی میں بہ آسانی دستیاب ہوا ہوگا یا اگر بڑی عنبر ہوگی تو باقی گوشت بچ رہا ہوگا۔ یہاں اس سائنسی مشاہدہ کا ذکر بھی مناسب ہے کہ وہیل مچھلیاں جب اپنی جسامت یا زیادتی عمر سے اکتا جاتی ہیں تو اکثر سمندر کے کنارے زمین پر جا پڑتی ہیں اور وہیں دم توڑ دیتی ہیں۔ کبھی کبھی تو کئی مچھلیاں ایک ساتھ اس طرح خودکشی کر لیتی ہیں۔ وہیل کی یہ خصلت بخاری شریف کی حدیث سے صاف ظاہر ہوتی ہے کیونکہ بغیر کسی کوشش اور مہم کے حضرت عبیدہؓ کی فوج کو یہ مچھلی خود بخود میسر ہو گئی جو یقیناً خودکشی کی غرض سے ساحل سمندر پر آن لگی ہوگی۔ جہاں تک حدیث میں روایت ہے کہ عنبر کی پسلیوں کی اونچائی اتنی تھی کہ اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا تو اس کا اندازہ بردہ شخص لگا سکتا ہے جس نے یورپ کی مختلف میوزیم میں وہیل کا ڈھانچہ دیکھا ہوا پھر اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کسی مچھلی کی تقریباً ساٹھ فٹ لمبی پسلیاں کیسی ہوں گی جن کا وزن تقریباً آٹھ ٹن یعنی لگ بھگ نو (9) ہزار کلو ہو۔

وہیل کو عام طور سے مچھلی کہتے ہیں کیونکہ یہ سمندر ہی میں پائی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا اصل مچھلیوں سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ درحقیقت وہیل کا شمار دودھ دینے والے جانوروں میں ہوتا ہے۔ جن کی ممل (MAMMAL) کہا جاتا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ کئی لاکھ سال قبل سمندر میں تیرتے رہنا ان کو زیادہ آسان معلوم ہوا اور وہ سمندر ہی میں

رہنے لگے لیکن مکمل ہونے کی بجائے ان کو تاک سے سانس اب بھی لین پڑتی ہے جس کے لئے وہ ہمیشہ سے پچاس منٹ بعد سمندر کی سطح پر آتے ہیں۔ فارسی کی بعض اصطلاحات میں عنبر کے معنی کبریا کے دئے گئے ہیں۔ یعنی ایک ایسی شے جو گھاس کو اپنی طرف مچھلتی ہے۔ عربی لغات میں مچھلی کے علاوہ عنبر (عربی میں ممبر بھی کہتے ہیں) کو قرن البحر بھی کہا گیا ہے، جس کے معنی سمندر کے سیٹھ یا سمندر کی زخف کے ہیں۔ اسے مصباح الروم بھی بتایا گیا ہے۔ یعنی روم کا چراغ، عنبر کا ایک عربی نام انقڑیوں بھی بتایا گیا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو کی لغات میں عنبر کو ایک ایسی خوشبو کہا گیا ہے، جس کا رنگ کالا ہوتا ہے، برخلاف اس کے انگریزی کی دشمنیوں عنبر (AMBER) کی سنبری رنگ کا ایک سخت مادہ ہوتا ہے۔ عنبر کا یہی مفہوم بائبل کی کتاب اسکا ٹیل کی تین آیات سے بھی ظاہر ہوتا ہے جہاں سنبری رنگت کا ذکر ہے۔

ساتھ ہی اعتبار سے عنبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کا ذکر یہ نباتات ہیں اور دوسری کا بعض مچھلیاں۔ خاص طور سے اسپرم، مکمل مچھلی جس کا ذکر عنبر نام سے بخاری شریف میں کیا گیا ہے۔ نباتات سے حاصل کردہ عنبر اصل میں وہ گوند ہے جو بالک سمندر کے زہلی ساحلوں میں معدنی شے کے طور پر دستیاب ہوتا ہے۔ یہ چیز کی ذات کے پودے (PINES) سے نکلا ہوا تار مشین تھا جو لاکھوں سال قبل زمین پر جمع ہو گیا اور معدنی گوند کی شکل اختیار کر کے سخت ہو گیا۔ اس کا پتہ حضرت عیسیٰ کے دور سے بہت قبل ہی مصر کے مہموں نے لگایا تھا۔ سولہویں صدی کے بعد اس کے ذخائر بڑے پیمانے پر دریافت کئے گئے۔ یہ عنبر یورپ میں بہت مقبول ہوا۔ یہ خوشبو دار بھی تھا اور سخت اور سنہرا ہونے کے بنا پر مختلف مصنوعات کے بنانے میں کام آتا تھا۔ یورپ کے رو سے اس کا سگار بنواتے تھے۔ شہزادیاں اس سے بنا کر یورپ لیتی تھیں۔ یوں تو یہ عنبر آج بھی میسر ہے لیکن اس کے ذخائر تقریباً ختم ہو چکے ہیں۔ یورپ کے بازاروں میں آج کل ایک کلو عنبر کی قیمت تقریباً دس ہزار ڈالر (ڈھائی لاکھ روپے) بتائی جاتی ہے۔

معدنی عنبر میں کسی چیز کو کھینچنے کی طاقت ہوتی ہے۔ رگڑنے سے اس میں کرٹ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے غالباً فارسی کے بعض مستند لغات میں عنبر کے معنی کبریا کے دئے گئے ہیں۔ پرانے اعتقاد کی رو سے عنبر سے بنا تعویذ محبوب کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور رغبت پیدا

کرنے کیلئے بڑا کام ہے۔ عنبر کی دوسری قسم وہ ہے، جو اسپر مینٹل کے جسم سے پیدا ہوتی ہے۔ ان مچھلیوں کی آنٹوں میں ایک خاص قسم کا زخم پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں مواد اکٹھا ہونے لگتا ہے۔ یہ مواد جب بڑھتا ہے اور زخم پھوٹتا ہے تو پورا مادہ مچھلی کے منہ سے باہر آ کر سمندر کے پانی سے مل کر جم جاتا ہے۔ یہ مادہ سمندر میں تیرنے لگتا ہے اور اس میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور موم کے مانند سخت ہوتا ہے، جس میں اسی (80) فیصد کو لیسٹرول پایا جاتا ہے سیاہ ہونے کی بنا پر اسے انگریزی میں (Ambergris) کہتے ہیں کیونکہ انگریزی اور فرانسیسی میں (GRIS) کے معنی بھوری اور کالی رنگت کے ہیں۔ عربی میں مچھلی سے پیدا شدہ عنبر پر یونانی سینا نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اسی لئے کئی طبی ادویات کا عنبر اہم جز ہے۔ یہ بتانا تو مشکل ہے کہ مصر، عرب اور روم وغیرہ میں سنہرے عنبر پہلے دریافت ہوا یا سیاہ عنبر، لیکن ایک بات یقینی ہے کہ سیاہ عنبر کی تیاری میں مصر اور عرب کے لوگ بڑی مہارت رکھتے تھے۔ سنہرے عنبر کی تجارت مصر، یونان اور روم میں بڑے پیمانے پر ہوتی تھی جبکہ سیاہ عنبر کے مراکز ایران، مصر اور عراق میں ہوا کرتے تھے۔ فی زمانہ معدنی ذخائر کے ختم ہونے اور عنبر مچھلی کی تعداد بری طرح گھٹنے کی بنا پر دونوں اقسام کے عنبر کی تجارت تقریباً ختم ہو گئی ہے اور اس کی جگہ مصنوعی عنبر نے لے لی ہے یا بعض خوشبودار کٹڑیوں کے کوکلوں کو بھی عنبر کا نام دے کر ان کی تجارت کی جاتی ہے۔ انگریزی، اردو اور فارسی ادب میں عنبر کا لفظ ادیبوں اور شاعروں کیلئے دلفریبی کا باعث رہا ہے حالانکہ انگریزی میں یہ دلفریبی عنبر کی خوشبو اور سنہرے پن کی بنا پر ہے، جبکہ اردو اور فارسی میں خوشبو اور سیاہی کی وجہ سے ہے۔ عنبریں، عنبر آگیس، عنبر آلودہ، عنبر بار، عنبر پوش، عنبر دان اور کیسو عنبر وغیرہ نہ جانے کتنی تشبیہات ہیں جو اردو اور فارسی ادب کا حصہ ہیں۔



دیگر نام: Sage Brush, Satonica- Wormwood: (انگریزی) Amoise (فرانسیسی) Berfuss (جرمن) Pelin (ترکی)

(اسپانوی) Ajeno (پرتگالی) Assenzio (ایتالی) - ورمو (فرانسیسی) - کرمالا (ہندی) - گداواری (سنسکرت) - کرہ یوا (مراٹھی) - بنہ مورنی (کنڑی)۔

نیماتائسی نام: *Artemisia maritima* Linn.: (Compositae/Asteraceae)

احادیث بمصلہ کرمالا

- رسول اکرم نے فرمایا: اپنے گھروں کو لوہان اور کرمالا (حدیث، شیخ) کی دھونی دیتے رہو۔ (راوی حضرت عبداللہ بن جعفر، بیہقی)
- رسول اللہ نے فرمایا: اپنے گھروں کو کرمالا (حدیث، شیخ) مرمکی (حدیث، مؤر) اور صغتر کی دھونی دیا کرو۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن جعفر، بیہقی)

Artemisia کی کئی Species خوشبودار تیل اور Saponin کا ذرائع

ہیں جن میں ایک خراسانی شے کہہ سکتے کافی مشہور ہے۔ اس کے علاوہ ایران، عراق، مصر وغیرہ میں جو *Artemisia* کے پودہ پائے جاتے ہیں وہ سب ہی جی اعتبار سے اہم ہیں چند کائناتیں، ارطاماسیا، سویلا، برنجا، صف، قیصہ، وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے۔ کچھ کے نباتاتی نام اس طرح ہیں۔ *A. nilagirica* (*A. vulgaris*), *A. persica*, *A. roxburghiana* *A. absinthum*.

Artemisia جنس کے کئی پودے جنوبی عرب میں بھی پائے جاتے ہیں اور یہ سب ہی خاص قسم کے تیزبو لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ میں کا فور کی بھی بو آتی ہے۔ ایسے ہی ایک پودہ کا ذکر بائبل میں عبرانی نام "لاند" سے ہوا ہے۔ یہ *A. herba-alba* نامی پودہ ہے اسے بھی عربی میں شج کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سے ایک قسم کی شراب بھی بنائی جاتی تھی۔ بہر حال *Artemisia* کے پودے دھونی کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

کرمالا کے کیمیائی اجزاء:

Thujone, b-thujone, sabinene, myrcene, trans-sabinol, trans- sabinyl acetate, linalyl acetate and geranyl propionate.

کرمالا کے طبی فوائد:

Antiperiodic, deobsruent, stomachache, tonic and anthelmintic. It is given internally in dyspepsia, jaundice, flatulence and worms. It is used externally as antiseptic.

(اصطلاحات کے معنی و مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی ڈکشنری)



Chapter 7/12

Image No. 55

Thyme**جنگلی پودینہ**

عربی نام : صعتر (حدیث) صعتر رقیق

دیگر نام: Thyme (انگریزی) ☆ Thym (فرانسیسی) ☆
 Serpolito (ہسپانوی) ☆ Thymian (جرمن) ☆ Timi (بھاشا)
 Tino (اطالوی) ☆ Kikik (ترکی) ☆ صعتر، صعتر خراسانی (فارسی) ☆ جنگلی
 پودینہ (ہندی، اردو) ☆ ماشو (پنجابی)۔

نباتاتی نام: *Thymus serphyllum* (Labiatae: Lamiaceae)

احادیث بسلسلہ صعتر

- اپنے گھروں کو شیع، سرمکی اور صعتر کی دھونی دیا کرو۔
 (راوی، عبداللہ بن جعفر، بیہقی)
- اپنے گھروں کو صعتر اور لوبان کی دھونی دیا کرو۔ (ذہبی، الجوزی)

Thymus کی دو قسمیں عام طور سے ملتی ہیں ایک کو Wild Thyme

Garden Thyme (*Thymus serpyllum*) اور دوسرے کو **Thymus vulgaris** (Thymus vulgaris) کا نام دیا جاتا ہے۔ حدیث میں مذکور صقران دونوں میں سے کوئی بھی پودہ ہو سکتا ہے۔ محدثین نے جو خصوصیات صقر کی شناخت کی بہت بتائی ہیں جیسے کہ پودہ بڑے گول پتے، دوان دونوں قسموں میں ملتے ہیں۔ بعض عربی کے سائنسی کتابوں میں مرنجوش کو بھی صقر کا نام دیا ہے۔ لیکن محققین نے صقر کو *T. serpyllum* ہی کہا ہے۔

جنگلی پودینہ کے کیمیائی اجزاء: Thymol

جنگلی پودینہ کے طبی فوائد: Anthelmintic,

antioxidant, strongly antiseptic, antispasmodic, carminative, deodorant, diaphoretic, disinfectant, expectorant, sedative and tonic. Internally, it is taken in the treatment of bronchitis, catarrh, laryngitis, flatulent indigestion, painful menstruation, colic and hangovers. Externally, it is applied to minor injuries. Mastitis, mouth, throat and gum infections.

(اصطلاحات کے معنی، مفہوم کیلئے ملاحظہ کیجئے اختتامی صفحات میں طبی و شریعی)



Chapter 7/13

Image No. 56

Sweet-Basil

ریحان

عربی نام: ریحان (حدیث) شاہسفرم، جیق، جوگ، ریحان سلیمان

دیگر نام: Sweet-Basil (انگریزی) ☆ Basilic (فرانسیسی) ☆

Basilien (جرمن) ☆ Basilica (لاطینی) ☆ Basilico (اطالوی) ☆

Bazilik (روسی) ☆ Basilik (روسی) ☆ Reyhan (ترکی)

☆ Albahaca Dulce (ہسپانوی) ☆ ریحان، شاہ، مسہرم، شاہسفرم، ناز پودان

شباب (فارسی) ☆ بابوی تلمی، بن تلمی گلال تلمی (ہندی) ☆ ریحان (اردو) ☆ سبزہ

(اردو، گجراتی) ☆ سبجا (ہنگلی، مراٹھی) ☆ تکار یہ (مراٹھی) ☆ نیاز بو (کشمیری)
☆ تیر و پتر و پچائے (تامل) ☆ درو اچھا (تیلگو) ☆ تیر و پتو (ملیالی)۔

نباتاتی نام: *Ocimum basilicum* Linn.:
(Labiatae/Lamiaceae)

احادیث بسلسلہ ریحان

- رسول اللہ نے فرمایا: "جس کو ریحان پیش کیا جائے وہ انکار نہ کرے۔" (راوی، حضرت ابی عثمان، ترمذی)
- رسول اکرم نے فرمایا: "یہ (حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ) دنیا میں میرے ریحان (خوشبو، یا خوشبودار پھول) ہیں۔" (راوی، حضرت ابن ابی نعیم، بخاری)

ریحان کے کئی نام عربی زبان میں *Ocimum* کی مختلف قسموں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ریحان کو تلمسی کہہ کر اسے *O. Sanctum* سے تعبیر کرتے ہیں جو غلط ہے۔ ریحان *Ocimum* کی وہ قسم ہے جس کا پورا پورا خوشبودار ہوتا ہے اور شمالی افریقہ اور جنوبی یورپ میں غذا کو خوشبودار بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بیج تخم ریحان کہلاتے ہیں جنہیں تخم مریم کا نام بھی دیا جاتا ہے چنانچہ مہاراشٹر میں انہیں تکار یہ نام سے فروخت کیا جاتا ہے۔

ریحان کا ذکر قرآن کریم کی جن دو آیتوں میں ہوا ہے وہ اس طرح ہیں:

1- سورہ رخصن کی آیت نمبر 12 ☆ 2- سورہ واقعات آیت نمبر 89

دیگر تفصیلات کے ملاحظہ کیجئے۔ "نباتات قرآن۔ ایک سائنسی جائزہ"۔

ریحان کے کیمیائی اجزاء:

Caffeic acid - 1,8-Cineole - p-Coumaric acid -
p-Cymene - Limonene-Linalool-Methylchaviol-Methyl
cinnamate-Myrcene - alpha-Pinene - B-Pinene
-Quercetin Rutin-Safrole-alpha-Terpinene -

Tryptophan.

رءءان كے طبى فواءء:

Anorexia, Antibacterial; Antispasmodic; anxiety, Aromatherapy; Fatigue, bronchitis, Carminative; coughs, cramp, depression, digestive spasm, Digestive; dyspepsia, ear infections, fflatulence, Galactagogue; gout, hysteria, insomnia, mental fatigue, migraine, multiple sclerosis, muscular aches nausea, neurasthenia, Ophthalmic; paralysis, respiratory disorders, rheumatism, scanty periods, sedentary state, sinus problems, spinal problems, Stomachic; Tonic, vomiting, whooping cough.

(اصءاءاء كے معنى ء مفهوء كىلئے مءءظ كىجئے انءءامى معءءاءاء مىں عىب ءاشءى)



كءءاءء طبىب | Facebook

Bibliography

ببلىوءرافى

1. Al-Jauzi (Al-Jozi), Ibn al-Qayyim, Tibb an-Nabbi (from Zad al-Ma'ad) (Trans. Eng. by Ahmad Thomson, London, Trans. Urdu by Maulana M.A. Nadvi, Bombay).
2. Arnold, Thomas and Guillaume, Alfred, The Legacy of Islam, Oxford 1949.
3. Atiya, R. Edward; The Arabs; London, 1952.
4. Badar Azimabadi; Prophetic Way of Treatment, New Delhi, 1996
5. Baihaqi Ahmad bin Abu Baqar; Shaa'b al-Iman, Sunnan (Traditions)
6. Blatter, E; Flora of Arabia, Calcutta, 1919.

7. Bokhary, H.A.; Arab Gulf J. Agric Biol. Res., B 5 245, 1987.
8. Bokhary, H.A and Sarvat Pervez. J.King Saud Univ. vol. 7, 1985.
9. Bokhary H.A and Sarvat Pervez; Mycopathologia, 118, 103, 1992.
10. Briffault, Robert; , The Making of Humanity, London, 1983.
11. Brill, E.J.: The Encyclopaedia of Islam. Leiden, 1960.
12. Brouk, B: Plants Consumed by Man, London, 1975.
13. Browne, Edward, G; Arabian Medicine, N.York, 1960.
14. Bukhari, Imam Muhammad Ibn Ismael; Al-Jami al Sahih (Trans. in English by M. Mohsin Khan, Trans. in Urdu by Abdul Hakim and others).
15. Bucaille, Maurice; The Bible, The Quran and Science, London, 1980.
16. Cambell, Donald; Arabian Medicine, New York. 1926.
17. Cash, W.W; The Expansion of Islam, 1942.
18. Cowan, J.M.; Arabic –English Dictionary, New York, 1976.
19. Darimi, Abdullah bin Abd at Rahman; Sunnan (Traditions) 20 Dar al-Qutni, Sunan (Tradition).
20. Dawud, Abu, Sulaiman. Sunnan (Traditions)-Eng. Trans. by Prof. A.Hasan, 1993.
21. Dhahbi, Abu Abdullah: Tibb-an-Nabbi (Prophet's Medicine)
22. Deboire; Islamic Thought, 1937.
23. Denffer, Ahmad Von; A Day With the Prophet, Delhi.
24. Davenport, J; Muhammad and Teaching of Quran, Lahore, 1994.
25. Duke, J.A; Handbook of Medicinal Herbs, New York, 1986.
26. Dymock, W.; Warden, C.J.H. and Hooper, D.; Pharmacopoeia India, London, 1981 (Reprint).
27. El-Ezabi; English – Arabic Dictionary, Oxford, 1980.

28. Elias A. Elias; English –Arabic & Arabic –English Dictionaries.
29. Emile Derminghan; The Life of Muhammad, London, 1930.
30. Esposito, J; Islam –The Straight-Path, 1939.
31. Fakhri, Ibn al- Tiqataqa; Tarikh al-Duwal al-Islamia, Beirut, 1960.
32. Farooqi, M.I.H., Plants of the Quran, Sidrah Publishers, C-3/2 Shahid Apts, Golaganj, Lucknow – 226018, First published in 1989, Vth Ed 2003.
33. Feinbrun, Naomi; Flora Palestine, 1978.
34. Galwarth, A.A.; The Religion of Islam, Cairo, 1945.
35. Ghaznavi, Khalid; Tibbe Nabvi Aur Jadid Science, (Urdu) Lahore, 1994.
36. Ghulam Sarvar; Muhammad The Holy Prophet, Lahore, 1961.
37. Gibb, H.A.R., Kramers, J.H.Provencal, E.I; The Encyclopaedia of Islam, 1978.
38. Gibbon, Edward; The Decline and Fall of Roman Empire, 1911.
39. Grinden L.H.; Scripture Botany,c London, 1883.
40. Guillaume, A; The Life of Muhammad 1955.
41. Guillaume, Alfered; Islam, London, 1992.
42. Guthrie, Douglas; A History of Medicine, London, 1945.
43. Hakim, Muhammad bin Abdullah; Mustadrak (Traditions)
44. Hasan Kamal; Encyclopaedia of Islamic Medicine, Cairo, 1975.
45. Hasting, James; Encyclopaedia of Religion and Ethics, Edinburgh, 1956.
46. Haykal, Muhammad Husain; Hayat Muhammad (The Life of Muhammad), Eng. Trans. –I.R.A. Farooqi), 1984.
47. Hareman, Samuel; Paxton's Botanical Dictionary, London, 1953.

48. Hill D.R.; Islamic Science and Technology, Edinburgh, 1993.
49. Hitti, Phillips, K; The Histroy of Arabs, London, 1953.
50. Holt, P.M., Lambton, K.S., and Lewis, B.; The Cambridge History of Islam.
51. Hourani, G.; Reason and Tradition in Islamic Ethics, Cambridge, 1985.
52. Havannisian, R; Ethics in Islam, California, 1985.
53. Howes , E.N. A Dictionary of Useful and Everyday Plants, Cambridge, 1974.
54. Hunbal, Imam Ahmad Bin; Musand Ahmad (Traditions), Cairo, 1955.
55. Husaini, M.Mazhar, Islamic Dietary Concepts and Practice, Delhi 1955.
56. Hyams, E.; Plants in the Service of Man, London, 1971.
57. Ibn Abi Bakr al-Razi; Mukhar al-Sahih; Beirut, 1988.
58. Ibn Hajar, Asqalani, Fath al-Bari, (Commentary on Bukhari in Arabic) Beirut, 1988, (Reprint).
59. Ibn Hisham, Abdul Malik Hamiri, Sirat Rasul Allah (The Life of Prophet).
60. Ibn Khaldun; Muqaddima (English Trans. by Rosenthal), London 1957.
61. Ibn Maja, Mohammad bin Yaizid; Sunnan (Tradition), Egypt, 1952.
62. Ibn Manzur, Adul Fazal; Lissan al-Arab, Beirut, 1994, (Reprint).
63. Ibn al-Sani, Abu Bakr, Tibb-an-Nabvi (Prophet Medicine)
64. Ibn Seerin; Dictionary of Dreams, (Trans. by M.M. al-Akili), Phil.,1992.
65. Kazi, Mazhar U.; A Treasury of Hadith and Sunnah, Delhi, 1977.
66. Khan, M.S.; Islamic Medicine, London, 1986.
67. Khan, M.H.; The Unified Medical Dictionary (English –

- Arabic), Cairo, 1977.
68. Khory, R.N.: *Materia Medica of India and their Therapeutics*, London, 1926.
69. Klein, F.A.: *The Religion of Islam*, 1982.
70. Krumbhar, E.B.: *A History of Medicine*, London, 1912.
71. Lanepole, S.: *Moors in Spain*, 1930.
72. Lapidus, I.R.: *A History of Islamic Societies*, 1988.
73. Landau, Rom. *Islam and Arabs*, London, 1958.
74. Lewis, B., Pellet, C., Schacht, J.: *The Encyclopaedia of Islam*, Luzac, 1978.
75. Macura, B.: *Dictionary of Botany*, Amsterdam, 1979.
76. Malik, Imam, *Al-Muwatta* (Traditions).
77. Mirza Abdul Fazal: *Sayings of Muhammad*, Islamabad, 1992.
78. Moldenke, H.N., Moldenke, A.L.: *Plants of the Bible*, London, 1952.
79. Munjid: *Arabic Dictionary*, Beirut, 1973.
80. Muir, W.: *The Life of Muhammad*, London, 1894.
81. Muschler, R.A.: *Manual Flora of Egypt*, Verlag, New York, 1970. (Reprint).
82. Muslim, Imam: *Al-Jami al Sahih* (Traditions) (English Trans. by M. Matraji and Urdu Trans. by Jalali etc).
83. Mustafa Azami: *Studies in Early Hadith Literature*, Beirut, 1968.
84. Muttaqi al-Hindi: *Kanz al-ummal*, 1920
85. Nadvi, Syed Suleiman, *Arab -o-Hind Taalluqat* (Indo-Arab Relations), 1970.
86. Najibullah: *Islamic Literature*, New York, 1963.
87. Nasai, Ahmad bin Ali: *Sunnan* (Traditions).
88. Nasr, S.H., *Ideals and Realities in Islam*, Cambridge, 1985.
89. Nasr, S.H., *Science and Civilization in Islam*, 1987.
90. Nawwi, Yahya: *Commentary on Sahih Muslim*, Delhi, 1930.
91. Nu'aim, Abu: *Tibb an-Nabvi* (Prophetic Medicine)

- Beirut, 1956.
92. Nu'mani, M. Shibli; Sirat al-Nabi (Life of the Prophet), Allahabad, 1970.
 93. Plaifair, George; Taleef Sharif (English) Calcutta, 1833.
 94. Post, George. E; Flora of Syria, Palestine and Sinai, Beirut, 1932.
 95. Rahman, F.; Health and Medicine in the Islamic Tradition, N.York 1987.
 96. Rastogi, R.S. and B.N. Malhotra; Medicinal Plant Compendium, Delhi, 1986.
 97. Radih, Amin; Al-Tadavi Bil Aashab , (Arabic) Beirut, 1983.
 98. Rechinger, K.H., Flora Iranica, 1945.
 99. Rida, Muhammad; Muhammad the Prophet, Cairo.
 100. Roxburg, William; Flora Indica, 1928.
 101. Sarton, George; An Introduction to History of Science, London, 1936.
 102. Selin, Helaine, Encyclopaedia of History of Science, Technology and Medicine in Non-Western Culture, Kluwer, 1997.
 103. Sheriff, Moideen; A Catalogue of Indian Synonyms of Medicinal Plants.
 104. Siddiqi, Abdul Hamid; Selection from Hadiths, Delhi, 1989.
 105. Siddique. M.Z.; Studies of Arabic and Persian Literature, Calcutta, 1961.
 106. Sinclair, M.J.; History of Islamic Medicine, London, 1978.
 107. Steingass F.; Comprehensive Persian, - Arabic Dictionary, 1962.
 108. Sugden, A.; Dictionary of Botany –Eng.-Arabic, Beirut, 1984.
 109. Suyuti, Jalauddin Adb al-Rahman; Tibb an-Nabvi (Medicine of the Prophet Muhammad – Eng. Trans. by Ahmad Thomson) London, 1994.

110. Tabari. Abu Jaffar Ibn Jarir, Tarikh Tabri (Life History of the Prophet)
111. Tabrani, Suleiman bin Ahmad: Al- Jami al-Saghir, 1923.
112. Tahir, Mohammad Pathani: Majmau Bihar-il-Anwar (Arabic Dictionary of Hadiths), Hyderabad, 1967.
113. Tirmidhi, Mohammad bin Isa: Al-Jami al Sahih (Traditions).
114. Washington Irving, Life of Muhammad, London, 1850.
115. Wariti, Nayyar: Muslim Contribution to Medicine, Lahore 1962.
116. Watt, George: A Dictionary of Economic Products of India, Calcutta, 1896.
117. Wensinck, A.J. and Mensing, J.P.: Concordance at indices de la Tradition Musalmane, Leiden, 1962.
118. Waliuddin, Sheikh: Mishkat al-Masabih (Traditions-Translated in English by A.N. Mathews).

طبی ڈکشنری

Antomy	علم تشريح	Abscess	مذہب
Aperient	مطبخ، مسهل	Acidic	حامضی
Aphrodisiac	مقوی باہ	Acidity	حدۃ، تیزابیت
Appetite	اشتهاء، بھوک	Acne	مہ سے
Appetizer	بھوک بڑھانے والا	Acrid	مزہ تیز
Aquatic	مائي، آبی	Affection	متعدی
Aqueous	آبی	Albumen	سویدا
Aromatic	طیبہ، خوشبودار	Alcohol	کحل
Artery	شریان	Algae	طحالب
Arthritis	گھٹیا، ورم مفاصل	Alkaline	قلوی
Asthma	ربو، دھم	Allergy	حساسیت
Astringent	العقول، کسلی	Alterative	مدل
Bacteria	جراثیم	Ammonia	نوشادر، امونیا
Bark	قشر، چھال	Amnesia	فقدان الذاكرة
Bacillary	عضوی	Amulets	عوذہ، تعویذ
Benign	تمیدہ	Analgesic	دافع المہ، درد کش
Bile	مرارۃ، پتہ، صفراء	Anatomy	علم التشريح
Bilious	صفراوی	Anemia	فقر الدم، خون کمی
Biopsy	خرعہ	Angina	ذبحۃ، وجع القلب
Bladder	مئانہ	Antibiotic	مضاد حیوی
Blood circulation	دوران خون	Anorexia	فقدان اشتہاء
Breastmilk	شیر مادر	Anthelmintic	کیرمے مار
Bronchitis	التهاب شعبی	Antibacterial,	جراثیم کش
Buds	زہر، کلی	Anti-carcinogenic	سرطان کش
Bulb	بصلۃ	Antidiabetic	دافع دباہطس
Cactus	بنات الصبار، کیکنس	Antidysentric	دافع پیچش
Calculus	پتھری	Anti-inflammatory	دافع ورم
Cancer	سرطان	Antioxidants	مضادات الاکسدہ
Carbohydrate	کاربوہائیڈریٹ	Antiseptic	معقم، ضد عفونی، مطہر
Carcinoma	سرطان	Anti-tumour	نیو مہر کش

Cough	کھانسی، سرفہ	Cardiology	علم القلب
Cross-fertilization	تلفیح خلطی	Carminative	محرق الريح،
Cross-pollination	ابر تلفیح، تابر	Carotene	حرورین، کیروٹین
Croup	خناق، عذوق	Cataract	مدلال، موتاسد
Cupping	حجامہ، سگی	Catarrh	زالہ، زکام
Cyst	کیس، کیست	Cautery	سکری، داغنا
Dandruff	نحان، روسی	Cellulose	حبور، سینیلوز
Debility	ضعف	Charm	سحر، تعویذ
Decoction	جوشانہ	Catheter	قسطرہ
Delirium	ہریان، سرسام، حقدان	Cerebral	مغزی
Dementia	مرض یاداشت	Cervix	عق گردن، ورحہ
Demulcent	منسف	Chemo herapy	علاج کیمیائی
Dengue	قلم بخار	Chlorophylls	بجسوریہ، کلوروفیل
Dermatology	علم الجلدیہ	Cholagogue	سدر الصفراء
Diaphoretic	مفرق	Cholera	ہیضہ
Diabetes	ذیابیطس	Cholesterol	کولیسٹرول
Dialysis	دہ ہاشدگی	Chronic	برانی
Diarrhea	اسهال	Cirrhosis	مرض جگر
Diastase	دیاستاز	Colic	قولنج، مقص
Digestion	هاضمہ	Colon	بڑی آنت
Digestive	هاضم	Colitis	ورہ قولون
Diphtheria	خناق، پای	Coma	نسد بیهوشی
Diuretic	پیشاب آور، ادرار البول	Compound	مركب کیمیائی
Dizziness	چکر	Congenital	حلقی، پیدائشی
Drowsiness	غندگی	Congestion	احتقان
Dysentery	رحیر، پیچش	Conjunctivitis	آشوب چشم
Dyspepsia	ضعف معده	Constipation	قبض
Earache	کان کا درد	Contagious	متعدی
Eczema	احزیما	Convalescence	دور نقاہت
Edema	وذعد، ورم	Convulsion	تشنج
Elixir	اکسیر	Convulsive	ہرہ، تکان دہندہ
Elephantiasis	فیل پا	Cooling	خنک ساز
Embryology	علم الاجنہ	Cordial	قلبی
Emetic	مقی، قے آور	Cornea	پردہ پتلی

Grass عشب، گھاس
Gynaecology امراض نسوان
Haematuria خون، پیدائش میں خون
Hallucination دماغ
Haemorrhage خون، جریان خون
Headache صداع، درد سر
Healing علاج، کا پھروا
Heart trouble امراض قلب
Hepatitis التهاب کبد، مرض جگر
Herb عشب، جڑی بوٹی
Herpes نسل
Hernia فتق
Hydrocele ورم بیضہ
Hydrophobia داء الکلب
Hypoglycaemic شکر کی کمی
Hysteria تھنج، ہڈیان، دیوانگی
Incantation تعویذ، جادو منتر
Indigestion بدہضمی
Infantile طفلی
Infection عدوی پھول
Inflammation ورم، التهاب
Infusion منقوع
Insect حوام، کیڑے مکوڑے
Insomnia بے خوابی
Internal داخلی
Intestine امعاء، آنت
Jaundice یرقان
Latex لبن النواة
Laxative مسهل
Leprosy جذام، برص، کوڑھ
Leucoderma ابیضاض الجلا
Leukemia سرطان خون
Lichen اشنہ، کاننی نما گھاس
Liver جگر

Emmenagogue مدد الطمث
Emmolient ملین
Encephalitis التهاب دماغ
Endocrinology علم، تعداد
Enema سفیجہ
Enzyme خمیرہ کیمیائی
Epidemic وباء
Epilepsy صرگی، صرع
Erysipelas تھرجہ
Esophagus صری
Expectorant بنعمہ نکالنے والی
Fatigue تھک
Fatty acid حمض دھنی
Febrifuge بخار اتارنے والی
Fecundation تلحیح
Fermentation تخمر
Fissure شکاف، اختطاب
Fistula ناسور
Flatulence نفخ
Flower پھول، زھرہ
Flu انفلونزا
Fossil حضورہ، پتھر بنا ہوا
Fungi مستحجر
Galactagogue فطور
Gall Bladder کیسہ صفراء
Gangrene غفریہ، عضو جسم کی مڑن
Gases نفخ
Gelatin ہلام
Gestation دور حمل
Gingivitis التهاب دندان
Glaucoma سبز موتیا، زرق
Glycosuria بول مسکری
Gonorrhoea سوزاک
Gout نقرس، گتھیا

Pediatrics	طب اطفال	Lumbago	اکھر درد
Pestilence	وبا	Laryngitis	مرمہ نخرہ
Pharmacology	علم الادویہ	Malaria	ایڈا، ملیریا
Pharmacy	علم دواسازی	Malignant	مہلک
Pharyngitis	ورہ گنگہ	Mania	جان
Phlegm	بلغم	Measles	نسرہ
Physiology	علم الاعضاء	Melancholia	مالتی خولیا، حشفان
Piles	یواسیر	Meningitis	نمرام
Plague	طاعون	Menorrhagia	نرہ رحمی
Pleurisy	ذات الحیاہ، پیلیزوں میں پانی	Menstruation	حیض
Pneumonia	ذات الریہ، صوبیا	Migraine	حشفہ، آدھے سر کا درد
Pollen	لقاح، زرنگل	Morphology	علم التشکل
Pollination	القاح، تلخیم، تابیر	Mucus	بلغم، رطوبت
Poultice	پلنس	Mummy	مومیاء
Precipitation	رسوب	Mushroom	کشفہ، کمبشی
Preservative	تحفظاتی کیمیا	Myopia	کوتا نظری
Prostrate Gland	غدد سجدہ	Narcotic	مخدّر، نشہ آور
Protein	لحمیہ، پروٹین	Nausea	نیوع، متلی
Puerperal	زچگی سے متعلق	Nephritis	التهاب الکلیہ
Pulmonary	ریوی، متعلق بپیرہ	Nephrology	طب الکلی
Pupil	پنلی	Neuralgia	درد عصبی
Purgative	دواء مسهل، دستاور	Neurology	علم الاعصاب
Purging	اسہال	Nutrition	غذائیت، تغذیہ
Putrefaction	عفویہ، تعفن	Ointment	مرهم
Renal	کلوئی، متعلق گردہ	Ophthalmia	رمد مدمن، متعلق چشم
Resin	زال، راتنج	Organic	عضوی
Restorative	صحت بخش	Orthopedics	جراحة العظام
Rheumatism	وجع مفاصل، حذار	Paliative	مسکن
Rhizome	جز	Palm	اقسام نخلہ
Rickets	کساح الاطفال، موکفی کی بیماری	Palpitation	خفقان
Ringworm	داد	Papyrus	قرطاس
Scabies	خارش	Paralysis	فالج
Scarification	قسط، پچھنے	Parasite	طفیلی
Sciatica	عرق النساء	Pathology	علم الامراض

Suppository	بنی	Scrofula	کلیجہ ملا
Sunstroke	حرب شمس	Scurvy	بحری مہرولا، ایک مرض
Syndrome	علامات	Sedative	مسکن، سکون بخش
Synthesis	تعلیق، کیمیائی ترکیب	Serum	ماء الدم، آب خون
Syphilis	آنشیک، مرضی الزہری	Sexual	جنسی
Tachycardia	سرعت قلب	Shrub	چھوٹا درخت
Taproot	جذر تندی	Skin Disease	حیالان، جلدی امراضی
Tapeworm	کرم معدہ	Semen	منی
Tenesmas	رحیو، مروڑ	Sensory	حسی
Theriac	تریاق	Serum	مصل الدم، آب خون
Thrombosis	ثقب	Sinus	نحویف
Thyroid	عدہ درقیہ	Skull	کاسہ سر
Tonsilitis	التهاب اللوزین	Smal Pox	چیچک
Toothache	درد دندان	Snore	خرائی
Toxicology	علم السموم	Snuff	نشوق، ناس
Triglyceride	خون کا جز	Soporific	خواب آور
Trachoma	حرب العین	Sorcery	سحر، جادو ٹونا
Tuberculosis	التدرن، ذق	Sores	سوجن
Tumour	جیدت، ٹیومر	Spasmodic	تشنجی
Ulcer	قرحہ	Sperm	نطفہ
Ureter	حالب	Spermatorrhoea	جریان
Urology	مسالك البولية	Spinal Cord	نخاع، ہڈی ریزہ
Uterus	رحم مادر	Spleen	تلی
Vaccine	ضد رینی، لقاح	Sprains	موج
Vascular	رگوں سے متعلق	Sputum	بضاق، تھوک، بلغم
Venereal	متعلق آنشک و سوزاک	Starch	نشاء، نشاستہ
Vesicant	منفط	Sterile	معقم، جراثیم پاک
Vinegar	خل، سرکہ	Stigma	سمہ، بھول کا بالائی حصہ
Vitamin	جمنین، حیالین	Stimulant	محرق، نشاط آور
Volatile	متحر، خوشبودار	Stomach	معدہ
Vomitting	قی، قے	Stomachaches	درد معدہ
Wart	زگیل، مہ	Stomachic	اصطیخون، بمعلق معدہ
Whooping Cough	کالی کھائی	Styptic	قابض خون
Yeast	خمیرہ، خمیر	Sudorific	معرق

نباتات قرآن ایک نظر میں

قرآنی نام	نباتی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام
المن	<i>Aihagi maurorum</i>	ترنجبین	Manna
نخل	<i>Phoenix dactylifera</i>	کھجور	Date-Palm
زیتون	<i>Olea europaea</i>	زیتون	Olive
عنب	<i>Vitis vinifera</i>	انگور	Grape
رمان	<i>Punica granatum</i>	انار	Pomegranate
تین	<i>Ficus carica</i>	انجیر	Fig
سدرة	<i>Cedrus libani/Ziziphus spp.</i>	سدر	Cedar/Lote-tree
اثل	<i>Tamarix aphylla</i>	جھاؤ	Tamarisk
خضط	<i>Salvadora persica</i>	پلیو	Tooth Brush Tree
کافور	<i>Lawsonia inermis/Cinnamomum camphora/Dryobalanops aromatica</i>	حناء یا کافور	Henna / Camphor
زنجبیل	<i>Zingiber officinale</i>	سونٹھ	Ginger
عدس	<i>Lens culinaris</i>	مسور	Lentil
بصل	<i>Allium cepa</i>	پیاز	Onion
فوم	<i>Allium sativum</i>	لہسن	Garlic
قثاء	<i>Cucumis melo</i>	کھیرا، انگڑی	Cucumber
طلح	<i>Acacia seyal</i>	کیر	Acacia
یقطين	<i>Lagenaria siceraria</i>	لوکی	Gourd
خردل	<i>Brassica nigra</i>	راکی	Mustard
ریحان	<i>Ocimum basilicum</i>	تھمس	Sweet Basil
زقوم	<i>Euphorbia resinifera</i>	تھوڑ	Euphorbia
ضریع	<i>Not Identified</i>	ضریح	Bitter Thorn
طوبی	<i>Not Identified</i>		Blessed Tree

نباتات قرآن میں نباتاتی عمومی نام

قرآنی نام	تعداد حوالے	ہندوستانی نام	فرانسیسی نام	جرمن نام	انگریزی نام
شجر	25	درخت	Arbre	Baum	Tree
فاکھہ، ثمر	35	پھل	Fruit	Frucht	Fruit
ورقہ	3	پتہ	Feuille	Blatt	Leaf
حبہ	11	اناج	Grain	Korn	Grain
زرع	9	فصل	Recolte	Ernte	Crop
آبنا	2	چارہ	Fourrage	Fodder	Fodder
بقولہ، قضب	2	ہری	Legume	Pranze	Vegetable
نبات	24	پودہ	Plante	Pflanze	Plants

قرآن اور بائبل کے کچھ یکساں نباتاتی نام

قرآنی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام	بائبل کے نام
عدس	مسور	Lentil	Adasha
رمان	انار	Pomgranate	Rimmon
زیتون	زیتون	Olive	Zaith
عنب	انگور	Grape	Enav
قثاء	کھیرا	Cucumber	Kissa
بصل	پیاز	Onion	Belsal

نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ

ڈاکٹر محمد اقدار حسین فاروقی

Vth Edition, 2010, Price: Rs 150/=

Sidrah Publishers,

C-3/2 Shahid Apartments, Golaganj, Lucknow-226018

Tel. No. 2610683, 9839901066 Email: mihfarooqi@sify.com

نباتات قرآن میں نباتاتی عمومی نام

قرآنی نام	تعداد حوالے	ہندوستانی نام	فرانسیسی نام	جرمن نام	انگریزی نام
شجر	25	درخت	Arbre	Baum	Tree
فاکھہ، ثمر	35	پھل	Fruit	Frucht	Fruit
ورقہ	3	پتہ	Feuille	Blatt	Leaf
حنہ	11	اناج	Grain	Korn	Grain
زرع	9	فصل	Recolte	Ernte	Crop
اٹیا	2	چارہ	Fourrage	Fodder	Fodder
بقلة، قضا	2	مہزی	Legume	Pranze	Vegetable
نبات	24	پودہ	Plante	Pflanze	Plants

قرآن اور بائبل کے کچھ یکساں نباتاتی نام

قرآنی نام	ہندوستانی نام	انگریزی نام	بائبل کے نام
عدس	مسور	Lentil	Adasha
رمان	انار	Pomgranate	Rimmon
زیتون	زیتون	Olive	Zaith
عنب	انگور	Grape	Enav
قضاء	کھیرا	Cucumber	Kissa
بصل	پیاز	Onion	Belsal

نباتات قرآن - ایک سائنسی جائزہ

ڈاکٹر محمد اقدار حسین فاروقی

Vth Edition, 2010, Price: Rs 150/=

Sidrah Publishers,

C-3/2 Shahid Apartments, Golaganj, Lucknow-226018

Tel. No. 2610683, 9839901066 Email: mihfarooqi@sify.com

Scientific Publications By Dr. M.I.H. Farooqi

1. **Plants of the Quran**
224 Pages, 8th Ed. 2011
Rs. 300/- Colour Photos
2. **Medicinal Plants in the Traditions of Prophet Muhammad (Prophetic Medicine)**
4th Ed. 2010 Rs. 300/- Colour Photos
3. **Nabatat-e-Quran (Urdu)**
5th Ed. 2010 Rs. 150/-
Colour Photos
4. **Tibbe Nabvi (Urdu)**
2nd Ed. 2011 Rs. 150/- Colour Photos
5. **Qurani Paudhe (Hindi) Rs. 150/-**
6. **Indian Plants of Commercial Value**
Ed. 2011 Rs. 300/-
7. **Maashi Ahmiat Ke Paudhe (Urdu)**
Ed. 2011 Rs. 150/-
8. **Dictionary of Indian Gums, Resins, Dyes** Ed. 2009 Rs. 850/-
9. **Dunya-e-Islam (Urdu)**
Ed. 2011 Rs. 150/-
10. **Status of Muslim Societies**
11. **Quranic Plants at a Glance**
12. **Nabatat Fil Quran Wa Ahadith (Arabic)**
13. **Medicine of the Prophet**
14. **Manna and Cedar in Quran, Bible & Science**
15. **Tahzib Nau Se Ladna (Urdu)**
16. **Mann aur Sidr (Urdu)**
17. **Samrat Fil Quran (Urdu)**

Sidrah Publishers

C-3/2, Shahid Apartments, Golaganj, Lucknow-226 01 (India)

E-mail : mihfarooqi@yahoo.com; mihfarooqi@sify.com

Tel. : 0522-2610683, Mob. : 09839901066

Books also available at :

Millat Book Centre

34-A Mount Kailash, New Delhi-65

Tel: +91 11 46637786, +91 11 26234253-55

Email: sgagan@del5.vsnl.net.in

Idara Impex

80- Abul Fazal Enclave - 1,

New Delhi-25 Tel. : 011-26956832

E-mail : yunus@idaraimpex.com

Islamic Book Service

2872-74, Kucha Chelan,

Darya Ganj, New Delhi-2.

Tel : +91-11-2325 3514/2328 6551/2324 4556

E-mail : islamic@eth.net

Idara Kitabushshifa

2075, Masjid Mazar Wali, Kucha Chelan

Daryaganj, N. Delhi-2 Mob. 91-9312273887

E-mail: idara.asad@gmail.com

UBS (Book Distributor)

5, Ansari Road, Post Box No. 7015,

New Delhi-110002

E-mail : queries@gobookshopping.com

Halalco Books

108, East Fairfax, St. Falls

Church, VA-22046, USA

Tel. : 703-523202

E-mail : halalco@halalco.com

Taha Publishers Ltd.

1, Wynne Road, London

Sw9 0BB, U.K. Tel. : 071-777266

E-mail : sales@taha.co.uk

Taj Publishers

36, Mohammad Ali Road

Opp. Minara Masjid, Mumbai-3

Tel. : 2342210 E-mail : tp786@hotmail.com

Scholars without Borders

D 107 Saket, New Delhi 110 017, India

Tel. : +91 (0)26851590, 9871985620

E-mail: mail@scholarswithoutborders.in

Motilal Banarsidass

41-U.A. Bungalow Road, Jawahar Nagar,

Delhi-110 007, Tel.: +91 (0)11 23851985,

E-mail: mlbd@vsnl.com

Vedams Books

Vardhaman Charve Plaza IV, Building # 9, K.P

Block, Pitampura, New Delhi 110 034, India

E-mail: vedams@vedamsbooks.com

Al-Furqan Booksellers

114/31, Naya Gaon, West Nazirabad,

Lucknow-18 Tel: 0522-6535664,

Email: alfurqan_iko@yahoo.com

Universal Booksellers

Hazratganj, Lucknow

Tel. : 0522-2625894